اور اللہ (کی خوشنودگی) کیلئے حج اور عمرہ پورا کرو۔ (البقرہ ۱۹۶)

مناسِکِ حج و عمرہ



ریحانہ جوہر ایم ایس سی، ایم اے اسلامیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡكُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ط ۔ (ترمذی)

ترجمہ : ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے حمد ہے اس کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

مناسکِ حج و عمرہ

(قرآن و سنت کی روشنی میں)

''جس نے حج کیا اور پھر اس دوران اس نے نہ کوئی شہوت کی بات کی نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جس طرح وہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔'' (بخاری و مسلم)

بَلَغَ الۡعُلٰی بِکَمَالِہٖ — کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

بلندیوں کو پہنچے اپنے کمال کے ساتھ — (کفر کے) اندھیروں کو دور کیا اپنے جمال کے ساتھ

حَسُنَتۡ جَمِیۡعُ خِصَالِہٖ — صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ

اچھی ہیں آپؐ کی تمام کی تمام عادات — درود و سلام آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر

ترجمہ: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا ہے وہی ہے جو مکہ ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لیے (مرکز) ہدایت ہے۔"

(آل عمران:96)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عمرہ ان گناہوں کا کفارہ ہے جو اُس کے اور اس سے پہلے عمرہ کے درمیان کیے گئے ہیں اور حج مبرور کا ثواب تو صرف جنت ہے۔" (بخاری ومسلم)

تلبیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَا شَرِیْکَ لَکَ۔

ترجمہ: "میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔"

کتاب : مناسک حج وعمرہ

مؤلفہ : ریحانہ جوہر (ایم۔ایس سی۔ایم اے اسلامیات)

نظر ثانی : انجینئر جوہر

تقسیم : فی سبیل اللہ (جب اس کتاب کی ضرورت نہ رہے تو کسی دوسرے ضرورت مند کو دے دیں۔)

رابطہ کے لیے: 0300-4193804+0300-4212219

rajoher77@gmail.com

فہرست

ماخذ

قرآن پاک، حدیث مبارکہ صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی، شعب الایمان، درمختار، فتاویٰ عالمگیری، الھدایہ، علم الفقہ، آسان فقہ، غنیۃ الناسک، بلوغ المرام، حج کا انسائیکلوپیڈیا وغیرہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض مؤلفہ ومقصد تالیف

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

قرآن پاک اور احادیث میں حج کی فرضیت، افادیت اور فضیلت ثابت ہے جس کی وجہ سے ہر مسلمان کے دل میں خواہش وتڑپ ہوتی ہے کہ وہ بھی اس مقدس فریضے کو احسن طریقے سے ادا کرنے کا علم حاصل کرے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ لاعلمی کی وجہ سے بہت سی کوتاہیاں اور غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے اجر میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ مجھ ناچیز نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ کیوں نہ ایسی کتاب تالیف کی جائے جس میں عمومی غلطیوں و کوتاہیوں کی نشاندہی کی گئی ہو اور عازمین حج ومعتمر حضرات ان غلطیوں سے بچ سکیں۔

اس لیے حج وعمرہ کے فرائض، واجبات، سنتیں اور مستحبات ترتیب سے مرحلہ وار بیان کیے گئے ہیں۔ حج اور عمرہ کے افعال، ادائیگی کا طریقہ نہایت مفصل، عام فہم اور آسان زبان میں تحریر کیا گیا ہے۔جن مسائل سے عموماً واسطہ پڑتا ہے وہ آسان اور مختصر انداز میں تحریر کر دیئے گئے ہیں حرم اور مسجد حرام کے بعض مقامات جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کی نشاندہی کی گئی ہے۔ میقات اور حدود حرم کی معلومات اور اہمیت کا ذکر کیا گیا ہے حج یا عمرہ کے احکام کی خلاف ورزی کی جنایات بھی دی گئی ہیں ۔ حج کا فلسفہ، حکمتیں، فوائد اور حج بدل کی شرائط بھی شامل کی گئیں ہیں تاکہ قارئین کے علم میں اضافہ ہو۔ اس کتاب کا مواد مستند کتب اور احادیث سے لیا گیا ہے۔ اُن کے حوالہ جات دیے گئے ہیں۔ اکثر مقامات پر شرعی اور منطقی دلائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام کو سمجھنے میں آسانی رہے۔عمرہ و حج کے طریقے اور افعال کی ادائیگی کو مختصر کر کے ایک چارٹ کی شکل میں علیحدہ سے شامل کردیا گیا ہے، تاکہ یاد رکھنا اور ادائیگی آسان ہوجائے۔ کتاب کے آخر میں کچھ مسنون دعائیں اور نفل نمازیں بھی دی گئی ہیں۔

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو شرفِ مقبولیت بخشے اور یہ کتاب حجاج کرام اور معتمرین حضرات کے لیے مفید اور رہنمائی کا باعث بنے۔ آمین

ریحانہ جوہر

یکم مئی ۲۰۱۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حج کا بیان

حج کے لغوی وشرعی معنی:

حج کے لغوی معنی زیارت کے ہیں۔شریعت کی اصطلاح میں حج سے مراد وہ جامع عبادت ہے جس میں مسلمان بیت اللہ پہنچ کر خصوصی اعمال اور عبادت کرتے ہیں۔

حج کا فلسفہ حکمتیں اور فوائد

باقاعدہ سلسلہ حج کا آغاز رسول اکرم ﷺ کی نبوت سے کوئی تین ہزار سال قبل ہوا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مقرر کردہ حج کے طریقوں میں تحریف اور تبدیلی کی جانے لگی اور اس کی شکل مسخ ہوتی چلی گئی اس کا ذکر قرآن پاک کی کئی آیات میں آیا ہے۔ سورۃ انفال آیت ۳۵ میں دور جہالیت میں اہل عرب کا طواف کعبہ برہنہ ہو کر تالیاں پیٹتے اور سیٹیاں بجاتے ہوئے کرنے کا ذکر آیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی منشا کے مطابق حج کی ان قبیح اور بے ہودہ رسموں کا قلع قمع کر دیا۔

حج میں دینی اور دنیاوی بے شمار فوائد ہیں قرآن پاک میں سورۃ حج آیت ۱۸ میں ارشاد فرمایا گیا ہے: ''اس میں دونوں فائدے ہیں۔'' حج اور عمرہ کے نتیجہ میں انسان کا نفس گناہوں کے اثرات سے پاک ہوجاتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے اعزازات حاصل کرنے کا اہل اور مستحق بن جاتا ہے۔

سورہ البقرہ میں آیات 192 تا 200 میں مناسک حج بیان ہوئے ہیں۔

مناسک حج کا فلسفہ قرآن حکیم کی ان آیات کریمہ سے جھلکتا نظر آتا ہے۔

☆ ''بے شک صفا اور مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ چنانچہ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ

کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے۔'' (البقرہ 158)

☆ ''یہی (حکم) ہے اور جو شخص شعائر اللہ (اللہ کی نشانیوں) کی تعظیم کرتا ہے تو یہ تعظیم دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔'' (الحج 32)

شعائر اللہ کی تعظیم اور ان کا ادب کا اللہ کی نظر میں اتنا مقام ہے کہ اسے دلوں کے تقویٰ (پرہیزگاری) سے تعبیر کیا ہے ورنہ پہاڑ، پتھر اور قربانی کے جانوروں کی حیثیت عام چیزوں جیسی ہے لیکن اللہ کے محبوب اور مقبول بندوں کی نسبت ہونے کی بنا پر ان کی تعظیم و ادب اتنی بڑی عبادت بن گئی اور اسے دلوں کے تقویٰ سے تعبیر کیا گیا ہے اور مناسکِ حج کا جز بنا دیا گیا ہے۔

سعی کی حکمت:

دنیا کے لاکھوں پہاڑوں میں سے صفا و مروہ کو اللہ کی نشانیاں قرار دینے کی حکمت یہ ہے، اس کے پیچھے وہ سچی داستان ہے جس کے مرکزی کردار حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جن کی آزمائش اور امتحان کے واقعات کو اللہ نے حج کی صورت میں قیامت تک جاری و ساری کر دیا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا (وہ ملک شام میں رہتے تھے) جاؤ اپنے شیر خوار بیٹے اور بیوی کو مکہ معظّمہ چھوڑ آؤ۔ اس وقت مکہ معظّمہ بالکل چٹیل میدان تھا، وہاں نہ کوئی عمارت نہ آدم زاد۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی اور شیر خوار بچے کو وہاں چھوڑ دیا ساتھ ہی تھوڑی کھجوریں اور پانی رکھ دیا لہٰذا وہ اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو ان کے جسم سے دودھ بھی خشک ہو گیا بچے کو بھوک کی شدت محسوس ہونے پر ماں کی ممتا بے قرار ہو گئی۔ تو وہ پانی کی تلاش میں قریب ترین پہاڑیاں صفا اور مروہ کے درمیان دیوانہ وار دوڑنے لگیں کہ شاید کہیں پانی کا چشمہ مل جائے اس بے چینی کی کیفیت میں انہوں نے سات چکر لگائے اور نشیبی جگہ سے گزرتے ہوئے بچہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا تھا

لہٰذا وہاں سے وہ دوڑ کر گزرتی تھیں۔

حضرت ہاجرہ علیہاالسلام آخری مرتبہ جب مروہ پر تھیں کہ انہیں ایک آواز سنائی دی اچانک زمزم کی جگہ ایک فرشتہ نظر آیا جس نے اپنے پَر سے زمین کھودی وہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جسے آب زمزم کہتے ہیں۔ حضرت ہاجرہ علیہاالسلام نے چشمہ کے گرد منڈیر بنا کر اسے حوض کی شکل دے دی لہٰذا خود بھی زمزم پیتیں اور بچہ کو بھی اطمینان سے دودھ پلاتی تھیں۔ آب زمزم بابرکت خوراک بھی ہے اور بہت سی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ (بخاری ومسلم) اللہ تعالیٰ کو سیدہ ہاجرہ علیہاالسلام کی صبر اور عاجزی اتنی پسند آئی کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کو مناسک حج میں شامل کر دیا۔

قربانی کی حکمت:

قربانی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی سچی اور قلبی قربانی کی یادگار ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور بیٹے کی خیریت معلوم کرنے کے لیے شام سے تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تشریف لائے تو خواب میں انہیں اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دو تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام (عمر ۱۳ سال) کو لے کر منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔ شیطان نے کوشش شروع کر دی کہ اس حکم پر عمل نہ ہو۔ لہٰذا جمرہ عقبہ کے قریب شیطان ظاہر ہو گیا تو آپ نے سات کنکریاں ماری، یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، دوسرے جمرہ اور تیسرے جمرہ کے پاس بھی نمودار ہوا تو آپ نے اسی طرح سات سات کنکریاں ماریں۔ اس یاد کو تازہ رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو بھی حج کے مناسک میں داخل کر دیا پھر جب مروہ کے مقام پر باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹا دیا اور بیٹا ذبح ہونے کے لیے بخوشی لیٹ گیا اور باپ نے گردن پر چھری رکھ دی مگر اللہ کے حکم سے اسمٰعیل علیہ السلام محفوظ رہے اور ان کی جگہ مینڈھا ذبح کیا ہوا پڑا تھا جو اللہ نے بیٹے کے عوض بھیج دیا تھا۔ اس واقعہ کی منظر کشی سورۃ الصّافات آیات ۱۰۲ تا ۱۱۰ میں ہے۔

''جب دونوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم مان لیا اور باپ نے بیٹے کو کروٹ پر لٹایا اور ہم نے ان کو آواز دی، کہ اے ابراہیم علیہ السلام تم نے خواب کو سچ کر دکھایا، بلاشبہ ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ بنا دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیم علیہ السلام کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا کہ ابراہیم علیہ السلام پر سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔'' (سورۃ الصافات ۱۰۴۔۱۰۶)

اللہ تعالیٰ کو باپ بیٹے کی یہ فرمانبرداری اتنی پسند آئی کہ تا قیامت مناسک حج میں جز عبادت بنا دیا۔ لہٰذا منیٰ کے علاوہ بھی پورے عالم اسلام میں ہر سال کروڑوں جانوروں کی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ صفا و مروہ پر نگاہ ڈالتے ہی ایک مسلمان کے دل میں قربانی اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی بندگی کی پوری تصویر نگاہوں میں پھر جاتی ہے۔

کعبہ کی تعمیر کا حکم:

کعبہ جسے اللہ کے حکم سے فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے تعمیر کیا تھا حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے اسے آباد کیا یہاں تک کہ طوفان نوح علیہ السلام میں وہ غرق ہو گیا پھر انہی بنیادوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ کی تعمیر کا حکم ہوا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام تعمیر فرماتے جاتے تھے۔ اور دونوں یوں دعا کرتے تھے ''اے ہمارے رب ہم سے قبول فرما بے شک تو سننے والا ہے جاننے والا ہے'' (سورہ بقرہ ،۱۲۷) جب تعمیر قدرے اونچی ہو گئی تو وہ پتھر لایا گیا جسے مقام ابراہیم کہا جاتا ہے، اس پر کھڑے ہو کر تعمیر فرماتے تھے۔ (بخاری) اس پتھر کی خصوصیت تھی کہ حسب ضرورت اونچا نیچا ہو جاتا تھا۔ اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کے نشان محفوظ ہیں۔ اہل ایمان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ''مقام ابراہیم'' کو نماز پڑھنے کی جگہ بنا لو۔ (البقرہ ۱۲۵)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا کہ لوگوں کو حج کی دعوت دو۔ (الحج ۲۷)

تلبیہ: تلبیہ اللہ کی اس پکار کا بندوں کی طرف سے جواب ہے۔ ''اے اللہ میں حاضر ہوں۔''

تعمیر کعبہ کے وقت دونوں باپ بیٹا دو سادہ چادریں زیب تن کیے ہوئے تھے۔ یہ سادہ لباس اللہ کو اتنا پسند آیا کہ حجاج کو حکم دیا گیا کہ اپنے مخصوص لباس اتار کر فقط دو چادریں ایک اوڑھ لیں دوسری باندھ لیں جنہیں احرام کا نام دیا گیا ہے۔

رمل: خانہ کعبہ کے طواف میں حاجیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ پہلے تین چکروں میں رمل (اکڑ اکڑ کر چلنا) کریں اس میں جو حکمت مختلف روایات سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ مسلمان مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد مسلسل جہاد اور ریاضت ومشقت کی بنا پر کمزور ہو گئے تھے، طواف کعبہ کے دوران کفار طعنہ زنی کرنے لگے کہ مدینہ جا کر مسلمانوں کی حالت ابتر ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے باخبر کر دیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ کافروں کی بات غلط کرنے کے لیے اکڑ اکڑ کر کندھے ہلا کر چلیں۔ اس وقت سے یہ انداز مناسک حج میں شامل ہو گیا ہے۔

عرفات کی حکمت: عرفات کے لغوی معنی پہچاننے کے ہیں اور یہ اس یادگار ملاقات کی علامت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کے درمیان جنت کے نکالے جانے اور طویل عرصہ کی جدائی کے بعد اس میدان میں ہوئی جس میں انہوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دو مقبول بندوں کے اس ملاپ کی اس یاد کو تاابد زندہ وجاوید رکھنے کے لیے ہر سال نو ذی الحج کو حج کے لیے آنے والے لوگوں کی عرفات میں حاضری کو مناسک حج کا اہم رکن قرار دے دیا۔ مناسک حج اللہ سے محبت، اطاعت اور بندگی اور عشق کا مظاہرہ ہے اور یہ اللہ کی راہ میں قربانیاں دینے اور تکلیفیں اٹھانے والوں کی یاد تازہ رکھنے کا مظہر ہے۔

فوائد حج: حج میں دینی برکات وثمرات بھی حاصل ہوتے ہیں اس سے عالم اسلام میں دینی رابطے مضبوط ہوتے ہیں اور اس میں دنیاوی فائدے بھی بہت زیادہ ہے۔ اس میں

اہل عرب اور مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کی اور دنیا کی معیشت پر اچھے اثرات پڑتے ہیں اور دور دراز سے آئی ہوئی اشیاء کی خرید و فروخت سے مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حج مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہے جو دنیا کو مسلمانوں کی یکجہتی، تعاون اور بھائی چارہ کا ایک مثبت پیغام دیتا ہے۔

اصطلاحاتِ حج وعمرہ

آفاقی: میقات سے باہر کے علاقوں میں رہنے والوں کو آفاقی کہتے ہیں یہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل نہیں ہو سکتے۔ جیسے پاکستانی، ہندوستانی، عراقی، شامی وغیرہ۔

احرام: حج یا عمرے کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کا نام احرام ہے۔ احرام باندھنے والے مرد کو مُحرم اور عورت کو مُحرمہ کہتے ہیں۔ عام طور پر لوگ احرام کی چادروں کی بھی احرام کہتے ہیں۔

استلام: حجر اسود کو چھونے یا ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ چومنے کو استلام کہا جاتا ہے۔ طواف کے ہر چکر میں استلام کرنا ضروری ہے۔

اشہر حج: حج کے مہینے شوال، ذی قعد اور ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہیں ان مہینوں میں حج کے مناسک ادا کیے جاتے ہیں۔ ایام حج سے مراد ۸ سے ۱۳ ذی الحج (البقرہ ۱۹۷)

اضطباع: طواف کے وقت احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں۔ طواف کے سات چکروں میں اضطباع سنت ہے۔

ایّام تشریق : ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک کے ایّام کو ایّام تشریق کہتے ہیں۔ ان پانچوں ایّام میں فرض نمازوں کے فوراً بعد تکبیر تشریق کم از کم ایک بار پڑھنا واجب ہے۔

بیت اللہ: یہ عبادت الٰہی کے لیے دنیا کا پہلا گھر ہے اللہ کے عرش کے نیچے فرشتوں کے طواف اور عبادت کے لیے بیت المعمور اور زمین پر مومنوں کے لیے بیت اللہ ہے۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ **تہلیل** لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ **تسبیح** سُبْحَانَ اللّٰہِ **تحمید**: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تکبیرِ تشریق:

نبی ﷺ نے فرمایا عشرہ ذی الحجہ میں بہت زیادہ یہ تکبیر کہو۔ (طبرانی)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ

جبل نور: وہ پہاڑ ہے جس میں غار حرا ہے جہاں نبی ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی یہ منیٰ کو جاتے ہوئے راستے میں آتا ہے۔

جنایت : ممنوعات احرام اور احکام حج کی خلاف ورزی کو جنایت کہا جاتا ہے۔

جمرات و رمی: منیٰ میں جن تین ستونوں (جمرہ عقبہ، جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ) پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان ستونوں کو جمرات کہتے ہیں اور کنکریاں مارنا رمی کہلاتا ہے۔

حجر اسود: یہ سیاہ پتھر کعبہ کی دیوار میں نصب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ (بیہقی) نبی ﷺ نے فرمایا ''جس نے حجر اسود کا استلام کیا اس نے اللہ کے ہاتھ پر مصافحہ کیا۔'' (ابن ماجہ)

حرم: مکہ مکرمہ شہر کے چاروں طرف کی زمین حرم کہلاتی ہے۔ جس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا اور گھاس وغیرہ اکھیڑنا حرام ہے۔ اس کی حدود پر چاروں طرف نشان لگے ہوئے ہیں۔ حرم کے اندر رہنے والوں کو اہل حرم یا مکی اور میقات کے اندر رہنے والوں کو میقاتی کہتے ہیں۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی دیوار کی طرف نیم دائرہ جگہ ہے اس کے باہر دیوار ہے یہ جگہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ دورِ جاہلیت میں قریش نے دوبارہ تعمیر کعبہ کے وقت خرچ میں کمی کے باعث اسے باہر چھوڑ دیا تھا اور اس کے اندر داخل ہونا کعبہ شریف میں داخل ہونا ہے۔ طواف کرتے وقت حطیم کے اندر سے نہیں گزرنا چاہئے۔

حل: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف حرم سے باہر اور میقات کے اندر والی زمین کو حل کہتے ہیں حل میں رہنے والوں کو اہل حل یا حلی اور حرم میں رہنے والے کو اہل حرم کہتے ہیں۔

دم: غلطی سرزد ہو جانے پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ دم ہے۔ دم سے مراد ایک سال کی بکری یا بھیڑ ہے یا اونٹ یا گائے وغیرہ کا ساتواں حصہ بھی اس کا قائم مقام ہوسکتا ہے۔

رمل: طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ اکڑ کے شانے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیزی سے چلنے کو رمل کہتے ہیں۔طواف میں رمل سنت ہے۔

شوط: شوط کے معنی ہیں چکر لگانا بیت اللہ کے گرد ایک چکر لگانا شوط کہلاتا ہے۔

طواف: بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

عرفات: مکہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے یہ جس میدان میں واقع ہے اس کو میدان عرفات کہتے ہیں۔اس میدان کی لمبائی ۴ کلومیٹر اور چوڑائی کہیں ۳ اور کہیں ۴ کلومیٹر تک ہے۔

قارن: حج قران کرنے والے کو قارن کہتے ہیں حج قران حج افراد اور حج تمتع سے افضل ہے۔

کفارہ: کسی شرعی کوتاہی کی تلافی کے لئے شریعت نے جو عمل بتایا ہے اسے کفارہ کہتے ہیں۔

محرَم: ایسے رشتے دار کو کہتے ہیں جس سے زندگی میں کبھی بھی نکاح نہ ہوسکتا ہو۔ جیسے حقیقی بھائی، باپ، دادا، تایا، چاچا وغیرہ۔عورت کے لئے سفر حج میں شوہر یا محرَم کا ہونا ضروری ہے۔

متمتع: حج تمتع کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔

مستجاب: رکن یمانی اور رکن اسود کی درمیانی دیوار کو مستجاب کہتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہاں پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو دعا پر آمین کہتے ہیں۔

مسجد خیف: میدان منیٰ کے شمال کی جانب ایک بہت بڑی مسجد ہے۔ نبی ﷺ نے یہاں حج کے موقع پر پڑاؤ ڈالا تھا۔

ملین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے جن میں سعی کرنے والے مرد دوڑ کر گزرتے ہیں۔

مشعر حرام: مزدلفہ میں ایک مسجد کا نام ہے نیز مزدلفہ کے پہاڑ جبل قزح کو بھی مشعر حرام کہا جاتا ہے۔

مطاف: طواف کرنے والی جگہ کو مطاف کہتے ہیں، یہ بیت اللہ کے چاروں طرف مسجد حرام کے اندر ہے۔ صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ کو **مسعٰی** کہتے ہیں۔

معتمر: عمرہ کرنے والے کومعتمر کہتے ہیں۔

مفرد: جوشخص صرف حج کا احرام باندھے اسکومفرد کہتے ہیں اور ایسے حج کو حج افراد کہتے ہیں۔

مقام ابراہیم: کعبہ کے قریب حطیم کے سامنے ایک پتھر شیشے کے فریم میں بند ہے اس پر کھڑے ہوکر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر فرمائی تھی۔ آج بھی اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان باقی ہیں۔

ملتزم: حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی دیوار کوملتزم کہتے ہیں اس کا عرض تقریباً دومیٹر ہے۔ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے۔

میزاب رحمت: حطیم کے اندر خانہ کعبہ کی چھت پر بارش کے پانی کے لئے پرنالہ ہے جو سونے کا ہے اس کے نیچے کھڑے ہوکر دعا مانگنی چاہئے یہ دعا کی مقبولیت کی جگہ ہے۔

میقات: وہ مقام ہے جہاں سے حج وعمرہ کرنے والوں کو بغیر احرام آگے جانا جائزنہیں، یہاں سے حج وعمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔

وادی محسر: مزدلفہ کے متصل ہی ایک میدان کا نام ہے یہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ حاجیوں کو یہاں سے دوڑ کر نکلنے کا حکم ہے۔

احکام شرعیہ کی قسمیں

فرض: وہ حکم شرعی جس کا ثبوت یقینی اور قطعی دلیل سے بلا شبہ ثابت ہو اس کا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جوشخص کسی عذر کے بغیر ترک کر دے تو وہ فاسق ہے اور مستحق عذاب ہے۔ فرض کی دوقسمیں ہیں: (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔

فرض عین: جس کا کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے مثلاً نماز پنجگانہ، نماز جمعہ رمضان کے روزے وغیرہ۔

فرض کفایہ: جس کا ادا کرنا ہر ایک مسلمان پر ضروری نہیں بلکہ چند لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا۔ اگر ایک آدمی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے مثلاً نماز جنازہ غسل میت وغیرہ۔

واجب: یہ وہ عمل ہے جس کا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے جو کوئی اسے بغیر کسی عذر کے چھوڑے تو وہ فاسق اور گمراہ ہے۔ اس کا ایک بار چھوڑنا گناہ صغیرہ اور چند بار ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے اس کے منکر کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ واجب سنت موکدہ سے زیادہ اہم ہے۔

سُنّت: سنت وہ فعل ہے جس کو نبی ﷺ نے اور صحابہؓ نے کیا ہو اس کی دو قسمیں ہیں سنت موکدہ اور سنت غیر موکدہ۔

سُنّت موکدہ: سنت موکدہ وہ فعل جس کو رسول پاک ﷺ یا صحابہؓ نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو۔ سنت موکدہ ادا کرنے پر ثواب اور ترک کرنے پر عتاب و ملامت ہے۔

سُنّت غیر موکدہ: وہ فعل ہے جو رسول پاک ﷺ یا صحابہؓ نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے ترک بھی کیا ہو۔ سنت غیر موکدہ ادا کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر عتاب و ملامت نہیں۔

مُستحب: وہ عمل ہے جس کو رسُول اللہ ﷺ نے کبھی تو کیا ہو، اور کبھی چھوڑ دیا ہو، اور بزرگان دین نے اس کو اختیار کر لیا ہو۔ مُستحب کے کرنے سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے، مگر ترک سے کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔

مُباح: مباح وہ ہے جس کے کرنے اور چھوڑنے میں کچھ ثواب و عذاب نہ ہو۔ بلکہ کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

حرام: حرام وہ ہے جس کی ممانعت دلیلِ قطعی کے ساتھ ثابت ہو۔ حُکم اس کا یہ ہے کہ حرام کو ترک کرنے میں ثواب ہے، اور اس کے کرنے میں عذاب اور گناہ کبیرہ ہے اور اس کو حلال اور جائز جاننے میں کُفر ہے۔ مثلاً شراب نوشی، زنا وغیرہ۔

مکرُوہ: مکرُوہ، وہ ہے جس کی ممانعت دلیلِ ظنیّ کے ساتھ ثابت ہو۔مکرُوہ کی دو قسم ہیں :

ا۔مکرُوہ تحریمی ۲۔مکرُوہ تنزیہی

(ا) مکرُوہ تحریمی: وہ ہے کہ جو حرام کے قریب ہو۔ اِس کا حُکم یہ ہے کہ اِس کو چھوڑنے سے ثواب اور اس کے کرنے سے عذاب ہے۔

(۲) مکرُوہ تنزیہی :وہ ہے جس کے کرنے سے اُس کا چھوڑنا بہتر ہے۔

سفر میں نماز کے احکام (نماز قصر)

جب کسی شخص کا ارادہ ۹۳ کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا ہو تو وہ شرعی طور پر مسافر کہلاتا ہے۔ مسافر کو اپنی بستی (آبادی) سے نکلنے کے بعد فرض نمازوں میں قصر کرنا واجب ہے۔ اگر پوری نماز پڑھے گا تو گنہگار ہو گا۔جب تک سفر میں رہے قصر نماز ہی پڑھے۔یعنی نماز ظہر،عصر،عشاء کے چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھے۔ فجر،مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں پوری پڑھے۔ اگر کسی مقام پر ۱۵ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا ارادہ ہو تو قصر ترک کر کے پوری نماز پڑھے۔ فجر کی سنتوں کے علاوہ باقی سنتیں اور نفل چھوڑنا چاہے تو چھوڑ دے اور جو پڑھے اس کے لیے زیادہ فضیلت ہے۔ (عالمگیری)

مسافر جب مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو پوری نماز پڑھے گا۔

قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے :

قرآن میں ارشاد ہے ’’نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرو‘‘(البقرہ ۱۴۴)

اگر کوئی شخص جہاز، ریل یا بس وغیرہ میں سفر کر رہا ہے اور نماز پڑھنی ہے اگر قبلہ کے رخ کا پتہ نہ چل رہا ہو اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو پھر اپنے اندازے سے کام لے کر اس طرف رخ کر لے اگر نماز پڑھنے کے بعد اندازہ غلط نکلا تب بھی نماز ہو گئی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر نماز کے دوران ریل یا بس یا جہاز کے رخ بدلنے کا علم ہو

جائے تو نمازی کو چاہیئے کہ اسی طرح اپنا رخ بدل کر قبلے کی طرف کر لے۔ بس، ریل، کار یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں کیونکہ نماز میں قیام فرض ہے۔ البتہ نفل بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے مگر ثواب نصف ہو جائے گا۔

نماز کے مکروہ اوقات:

نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک۔ عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک۔ سورج کے قائم ہونے سے زوال تک اس مسئلہ کو یوں یاد رکھیں کہ سورج نکلنے سے ۲۰ منٹ بعد اور سورج ڈوبنے سے ۲۰ منٹ پہلے اور زوال کے وقت نماز کی ممانعت کے اوقات ہیں نیز نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک۔ عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نفل پڑھنے منع ہیں۔ (بخاری ومسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

سفر حج وعمرہ کے آداب

سفر حج وعمرہ پر جانے سے پہلے دل کو ہر طرح کی ریاکاری سے پاک کر کے صرف اللہ کی رضا کے لیے حج وعمرہ کا ارادہ کریں۔ زندگی میں نماز، روزہ، زکوۃ جیسے اہم فرائض میں کوتاہیوں اور اپنے چھوٹے بڑے گناہوں کی اللہ سے سچے دل سے توبہ واستغفار کریں۔ نماز پنجگانہ ادائیگی کا خاص اہتمام کریں۔ حج کرنے سے دوسرے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن حقوق العباد معاف نہیں ہوتے لہٰذا اگر کسی کا قرض دینا ہو یا امانت واپس کرنی ہو یا کوئی مال ناحق لیا ہو تو اسے واپس کردیں یا ادائیگی کے لیے کسی کو وصیت کردیں یا معاف کروالیں۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے مل کر ان سے اپنے قصور معاف کرالیں اور ان سے دعا کرائیں۔ سفر سے پہلے استخارہ کرلینا مستحب ہے لیکن یہ حج کے لئے نہیں۔ حج تو سراسر نیکی ہے۔ بلکہ سفر میں اللہ سے خیر طلب کرنے کے لیے نماز استخارہ کریں۔

سفر میں کنگھا، مسواک، قینچی، سرمہ، آئینہ، سوئی دھاگہ اپنے ساتھ رکھنا سنت

ہے۔ اس کے علاوہ ضرورت کی اشیاء احرام کی چادریں، چپل پاسپورٹ ائیر ٹکٹ وغیرہ اپنے ساتھ رکھیں۔اپنے ہم سفروں کے ساتھ حسن سلوک اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنا لیں (ابوداؤد) لہٰذا اپنے ساتھیوں میں سے زیادہ دینی معلومات رکھنے والے کو امیر بنا لیں۔ حج کا سیکھنا فرض ہے اور بغیر سیکھے چلے جانا گناہ ہے۔ لاعلمی کی وجہ سے صدقہ و دَم لازم آتا ہے۔ زیر مطالعہ کتاب کو اپنے ساتھ رکھیں اور وقتاً فوقتاً اس کا مطالعہ کرتے رہیں۔ حج وعمرہ کے تمام مسائل و مراحل اس میں بیان کیے گئے ہیں ان کو ذہن میں رکھیں۔گھر سے نکلنے سے پہلے حسب توفیق صدقہ کریں اہل وعیال کو اللہ کے سپرد کریں۔سفر پر جانے سے پہلےاور سفر سے واپسی پر دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے۔گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی سورہ القریش اور سورہ قدر پڑھ لیں۔ دوران سفر تلبیہ دعائیں اور درود شریف پڑھتے رہیں۔ (سفر کی دعائیں اس کتاب کے آخر میں دی گئی ہیں، وہاں سے ملاحظہ فرمائیں)

حج کی فرضیت و اہمیت

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہےجس کی فرضیت قرآن اور سنت سے ثابت ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

”لوگوں پر اللہ تعالی کا یہ حق (یعنی فرض) ہے کہ جو کوئی بیت اللہ تک آنے کی قدرت رکھتا ہو وہ حج کے لیے آئے اور جس نے کفر کی روش اختیار کی وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔“ (سورۃ آل عمران ۹۷)

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا کافرانہ روش ہے۔

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) کلمہ شہادت (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں) (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) خانہ کعبہ کا

حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔ (بخاری ومسلم)

- رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے ''کہ اے لوگو! تم پر حج فرض ہے پس تم حج کرو'' (مسلم)

رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے: ''جسے کسی بیماری نے یا کسی واقعی ضرورت نے یا کسی ظالم حکمران نے نہ روک رکھا ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی مرے اور چاہے نصرانی۔'' (ترمذی)

- نبیؐ نے فرمایا بوڑھے، کمزور، اور عورت کا جہاد حج مبرور ہے (نسائی)۔
- ایک حدیث میں ہے فرض حج ادا کرو وہ بیس جہاد کرنے سے بڑھا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا عورت بغیر محرم حج نہ کرے۔ (دارقطنی) • حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اگر وہ اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اگر اس سے بخشش چاہتے ہیں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)
- رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ جس بندے کو میں نے جسمانی صحت اور روزی میں وسعت دی ہے وہ پانچ سال گزرنے کے بعد بھی میرے پاس نہیں آتا تو وہ محروم ہے۔ (بیہقی، ابن حبان)

حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے:

حج فرض ہونے کی ساری شرائط موجود ہوں تو حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج ایک بار ہے جو اس سے زائد کرے گا تو یہ نفل ہے۔

(ابوداؤد، مسند احمد و مستدرک حاکم)

اگر کوئی شخص دوبارہ حج کی نذر مان لے تو اُس کے لیے دوبارہ حج کرنا ضروری ہوگا۔

حج فرض ہونے کے بعد جلد ادا کرنا ضروری ہے:

حج فرض ہوجانے کے بعد فوراً اسی سال ادا کرلینا چاہیے۔ فرض ہوجانے کے بعد بلاوجہ تاخیر کرنا اور ایک سال سے دوسرے سال پر ٹالنا گناہ ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص حج کا ارادہ کرے اُسے جلدی کرنا چاہیے ہوسکتا ہے کہ وہ بیمار پڑ جائے یا اونٹنی گم ہوجائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اور ضرورت پیش آ جائے۔'' (ابن ماجہ)

اونٹنی گم ہونے سے مراد یہ ہے کہ سفر کے ذرائع باقی نہ رہیں، راستہ پُرامن نہ رہے یا اور کوئی ایسی ضرورت پیش آ جائے کہ پھر حج کرنے کا امکان نہ رہے اس لیے حج فرض ہونے کے بعد جلد ادا کرنا چاہیئے۔

حج کے فرض ہونے کی شرائط

شرائط حج یہ ہیں۔ ۱۔مسلمان ہونا۔ ۲۔عاقل ہونا۔ ۳۔ بالغ ہونا۔ ۴۔استطاعت رکھنا استطاعت سے مراد ہے کہ اہل وعیال کے لیے حج سے واپسی تک کا خرچ دینے کے بعد گھر سے مکہ مکرمہ تک آمدورفت اور دوران حج کے دیگر اخراجات رکھتا ہو۔ صحت وتندرستی ہو، راستہ پرامن ہو، عورت کے لیے محرم یا خاوند ہو۔ اگر کوئی عورت بغیر محرم کے حج کرے تو حج ہو جائے گا لیکن حدیث کے خلاف کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔ ۵۔زمانہ حج کا ہونا حج کے یہ تین مہینے ہیں شوال، ذیقعد اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن جن میں حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔ اگر استطاعت کے بعد ان مہینوں کے آنے سے پہلے کوئی مر گیا تو گنہگار نہیں ہوگا۔ ۶۔عورت کا حالت عدت میں نہ ہونا۔ (چاہے شوہر کی وفات کی ہو یا طلاق کی)

حج کے احکام

(۱) فریضہ حج ادا کرنے کے لیے جن لوگوں سے اجازت لینا شرعاً ضروری ہے، مثلاً کسی کے والدین ضعیف یا بیمار ہوں اور اس کی مدد کے محتاج ہوں یا کوئی شخص کسی کا مقروض ہو یا ضامن ہو تو ایسی صورت میں ان سے اجازت لیے بغیر حج کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (علم الفقہ)

(۲) حرام ذرائع سے کمائے ہوئے مال سے حج کرنا جائز نہیں۔

(۳) حج فرض ہوجانے کے بعد کسی نے تاخیر کی اور پھر وہ معذور ہوگیا، نابینا، اپاہج یا سخت بیمار

ہوگیااور سفر حج کے قابل نہ رہا تو وہ اپنے مصارف سے دوسرے کو بھیج کر حج بدل کرائے۔

حج کے فرائض یا ارکان

حج کے فرائض یا ارکان تین ہیں، ان کو ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کے مخصوص مقام اور وقت میں ادا کرنا ضروری ہے۔ ان فرائض میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ جائے تو حج ادا نہیں ہوگا۔ دم وغیرہ دینے سے بھی ازالہ نہیں ہوگا۔

(۱) احرام:اس میں حج کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

(۲) وقوف عرفات :۹ ذی الحجہ کے زوال آفتاب کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کے دوران کسی بھی وقت عرفات کے میدان میں ٹھہرنا۔ اگرچہ ذراسی دیر کے لیے ہو۔

(۳) طواف زیارت : ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک سر کے بال منڈوا کر یا ترشوا کر طواف کرنا،لیکن ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے۔

حج کے واجبات

ان واجبات میں سے اگر کوئی چھوٹ جائے یا بے وقت کیا جائے تو حج تو ادا ہو جاتا ہے البتہ دم (ایک بکرا ذبح کرنا) واجب ہو جاتا ہے۔لیکن دم سے گناہ معاف نہیں ہو گا جب تک توبہ نہ کریں۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا:(الف) اگر کوئی میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لے تو جائز ہے۔(ب) جو کوئی بغیر احرام باندھے میقات سے آگے بڑھ جائے تو اس پر ایک بکری ذبح کرنا لازم ہو گی۔

(۲) ۹ ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد عرفات سے روانہ ہو کر رات مزدلفہ میں ٹھہرنا اور وہاں مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنا۔

(۳) وقوف مزدلفہ:۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے کچھ دیر

مزدلفہ میں ٹھہرنا یعنی نماز فجر کے بعد وقوف کی نیت سے ٹھہرنا۔

(۴) صفا و مروہ کے درمیان حج کی سعی کرنا۔

(۵) سر منڈوانے سے پہلے جمرہ عقبہ کی رمی اور ۱۱، ۱۲، ۱۳ کو تینوں جمرات کی رمی۔

(۶) سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

(۷) قران اور تمتع کا احرام باندھنے والوں کو قربانی کرنا۔

(۸) پہلے رمی پھر قربانی اور پھر حلق یا تقصیر تینوں کو ترتیب وار کرنا۔

(۹) آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) کے لیے طواف وداع کرنا۔

حج کی سنتیں

ان کے ترک سے دم لازم نہیں آتا البتہ انسان بہت سے اجر سے محروم ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو میری سنت پر عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں۔ (ابن ماجہ)

(۱) آفاقی مفرد کو طواف قدوم کرنا اور آفاقی قارن کو عمرہ کے بعد طواف قدوم کرنا

(۲) امام کو تین مقام پر خطبہ پڑھنا۔ ۷ ذی الحجہ کو مکہ میں ظہر کی نماز کے بعد، ۹ ذی الحجہ کو مسجد نمرہ میں نماز سے پہلے اور ۱۱ ذی الحجہ کو منیٰ میں ظہر کی نماز کے بعد۔

(۳) ۸ ذی الحجہ کو فجر کے بعد مکہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہونا۔ رات کو منیٰ میں قیام کرنا اور منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ (ظہر، عصر، مغرب، عشاء ۹ ذی الحجہ کی فجر)

(۴) ۹ ذی الحجہ کو آفتاب نکل آنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو جانا۔

(۵) وقوف عرفات کے لیے غسل کرنا۔

(۶) عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا اور صبح کی نماز کے بعد وقوف کرنا۔

(۷) آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو چلے جانا۔

(۸) منیٰ سے مکہ واپسی پر محصب کے مقام پر ٹھہرنا اگرچہ ذرا سی دیر کے لیے ٹھہرے۔

حج مبرور:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرہ ان گناہوں کا کفارہ ہے جو اس کے اور اس سے پہلے عمرہ کے درمیان کیے گئے ہیں اور حج مبرور کا ثواب تو جنت ہے۔ (بخاری ومسلم) حج مبرور سے مراد نیکیوں والا حج ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے سنت کے مطابق کیا جائے اور اس میں کوئی فحش یا بیہودہ بات اور لڑائی جھگڑا شامل نہ ہو علماء کرام کے مطابق حج کے بعد اگر دینی حالت بہتر ہو جائے تو یہ حج مبرور ہے۔

حج کی تین اقسام

عمرہ کو حج میں جمع کرنے یا نہ کرنے کے اعتبار سے حج کی تین اقسام ہیں۔

(۱) حج افراد (۲) حج قران (۳) حج تمتع

آفاقی کے لیے ان میں سے کسی ایک کی نیت کرنا ضروری ہے۔ ان تینوں اقسام میں حج تمتع نسبتاً آسان ہے فضیلت کے اعتبار سے حج قران تینوں میں سے افضل ہے۔ پھر تمتع پھر افراد۔ (درمختار، ردالمختار)

حج اِفراد

اِفراد کے لغوی معنی اکیلا یا تنہا کام کرنا۔ حج افراد کا مطلب یہ ہے کہ حج کے مہینے (شوال، ذی قعدہ، ذی الحجہ کے پہلے دس دن) شروع ہوجانے کے بعد آدمی صرف حج کی نیت سے احرام باندھے اور اس میں عمرہ کی نیت نہ کرے، مکہ مکرمہ پہنچ کر صرف طواف کرے۔ اس طواف کو طواف قدوم کہتے ہیں اور یہ طواف سنت ہے۔ طواف کے بعد احرام ہی کی حالت میں مکہ مکرمہ میں رہے اور اسی احرام سے حج کرے اور ۱۰ ذی الحجہ کو حلق یا قصر کے بعد احرام کھول لے اب احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں ۔ حج اِفراد کرنے والے کو **مفرد** کہتے ہیں۔ اس حج میں عمرہ شامل نہیں ہے اس احرام سے کوئی عمرہ نہیں کر سکتے، البتہ نفلی

طواف کر سکتے ہیں۔ حج اِفراد والے پر قربانی واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

غیر آفاقی یعنی اہل مکہ (مکی) اور اہل حل (حلی) مثلاً جدہ وغیرہ اور میقات پر رہنے والے (میقاتی) ان لوگوں کے لیے صرف حج افراد ہے تمتع اور اور قرآن نہیں (البقرہ ۱۹۶) اگر تمتع یا قرآن کریں گے تو دم واجب ہوگا۔

حج قِران

قِران کے لغوی معنی ہیں دو چیزوں کو ملانا۔ شرعی اصطلاح میں قِران سے مراد عمرہ اور حج دونوں کو ایک احرام کے ساتھ ادا کرنا ہے اور ایسا شخص حج کے مہینوں میں ایک ہی احرام میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرے، ایسا حج کرنے والے کو **قارن** کہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر اس احرام میں پہلے عمرہ کرے، یعنی یہ شخص پہلا کام، بیت اللہ کا طواف کرے اس کے بعد دوسرا کام صفا مروہ کی سعی کرے لیکن اس کے بعد تیسرا کام سر کے بال آج نہ منڈوائے بس طواف اور سعی کے بعد اس کا عمرہ پورا ہوگیا۔ البتہ اس کا احرام حج تک بندھا رہے گا اور احرام کی تمام پابندیاں برقرار رہیں گی۔ اسی احرام سے یہ حج کرے گا اور ۱۰ ذی الحجہ کو سر منڈوا کر یا بال کٹوا کر احرام کھولے گا، قران والے کے لیے افضل یہ ہے کہ عمرہ کر لینے کے بعد طواف قدوم کر کے حج کی سعی بھی اسی دن کر لے اور نیت کرے کہ یہ حج کی سعی کر رہا ہوں، اب دس ذی الحج کو حج کی سعی نہیں کرنا ہوگی۔ قارن پر قربانی واجب ہے اگر قربانی کرنے کی وسعت نہ ہو تو پھر دس روزے رکھے۔ تین روزے احرام باندھنے کے بعد سے ۸ ذی الحجہ تک اور سات روزے ایامِ تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحج) کے بعد۔

حج قِران افضل ہے۔

حج قِران افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حج قران ہی ادا کیا تھا (ترمذی)، بظاہر یہ ایک احرام ہے مگر حکماً دو احرام ہیں لہٰذا اگر اس حج میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا کفارہ

بھی دگنا دینا پڑتا ہے احرام کی جنایت پر دو کفارے اور باقی جنایتوں پر ایک کفارہ واجب ہوگا۔ اس لیے اس میں احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، جو حضرات آخری تاریخوں میں یعنی حج کے قریب مکہ جائیں تو وہ حج قران کا احرام باندھ لیں تو ان کے لیے اچھا موقع ہے۔

احرام کی چادریں بدل سکتے ہیں :

احرام کی چادریں اگر گندی یا میلی ہوں تو بدل لیں مگر اس چادر کی جگہ دوسری چادر ہی باندھیں، سلا ہوا کپڑا نہ پہنیں، چادر کے بدلنے سے احرام پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

حج تمتع

حج کی یہ قسم تمام قسموں میں سب سے آسان ہے کیونکہ اس میں احرام کی مدت مختصر ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں عمرہ کیا جاتا جسے عمرہ تمتع کہا جاتا ہے اور دوسرے حصے میں حج کیا جاتا ہے عمرہ اور حج ملا کر حج تمتع کہتے ہیں ایسا حج کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں، اس میں حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کرنے کی نیت سے احرام باندھیں، مکہ مکرمہ پہنچ کر اس احرام سے عمرہ کریں اور عمرہ کے تینوں کام کریں، یعنی (۱) پہلے بیت اللہ کا طواف کریں۔ (۲) پھر صفا، مروہ کی سعی کریں۔ (۳) پھر سر کے بال منڈوائیں یا کٹوائیں۔ ان تینوں کاموں کے بعد احرام کھول دیں آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا اور احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔ اب مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے رہیں، آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ سے حج کا احرام باندھ کر منیٰ جائیں، نویں تاریخ کو عرفات آئیں، رات کو مزدلفہ جائیں، دسویں ذی الحجہ کو واپس منیٰ آ کر پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں پھر قربانی کریں۔ پھر حلق یا قصر کے بعد احرام کھول دیں۔ حج تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے۔ اگر قربانی کی وسعت نہ ہو تو ۱۰ روزے رکھیں ۔جیسا کہ حج قرآن میں بتایا گیا ہے۔

حج تمتع کرنے والا حج سے پہلے مزید عمرے کرسکتا ہے اس کے لیے حدود حرم سے باہر

جا کر مسجد عائشہ یا جعرانہ سے احرام باندھے۔

عمرہ کا بیان

عمرہ کے لغوی معنی ہیں زیارت کرنا۔ شرعی اصطلاح میں میقات یا حل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنا۔ عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔ عمرہ حج کے ساتھ بھی کیا جاتا ہے اور حج سے علیحدہ بھی۔ عمرہ کرنے والے کو معتمر کہتے ہیں۔ حنفی مسلک میں عمرہ زندگی میں ایک بار کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ امام شافعی کے نزدیک واجب ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: اللہ کی رضا کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو۔ (البقرۃ: ۱۹۶)

عمرہ کی فضیلت اور ثواب

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج وعمرہ کیا کرو کیونکہ یہ تنگدستی اور گناہوں کو یکے بعد دیگرے اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کی میل کو دور کر دیتی ہے۔ (ترمذی، نسائی)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم)

☆ مسلم میں ایک روایت یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور حج مبرور (مقبول) کا بدلہ صرف جنت ہے۔ (بخاری، مسلم)

فرائض عمرہ :

عمرہ کے فرائض دو ہیں ۔(۱) احرام باندھنا۔ (۲) طواف کرنا۔

واجبات عمرہ:

عمرے کے واجبات دو ہیں ۔

(۱) صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (۲) حلق یا قصر کرنا۔

اوقات عمرہ: عمرہ سال بھر میں جب چاہیں کرسکتے ہیں مگر ذی الحجہ کی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ان پانچ دن میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔

حج اور عمرہ کے افعال کی ابتداء

جس طرح نماز کی ابتداء تکبیر تحریمہ (اَللّٰہُ اَکْبَر) سے ہوتی ہے اسی طرح حج اور عمرہ کی ابتدا احرام سے ہوتی ہے۔ احرام باندھنے کے بعد بہت سی حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

حج اور عمرہ میں فرق

بیت اللہ کے ساتھ دو بڑی عبادتیں تعلق رکھتی ہیں۔ (۱) حج (۲) عمرہ

حج فرض ہے اور عمرہ سنت۔ حج کے لیے ماہ ذالحجہ کے پانچ دن مخصوص ہیں آٹھ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک۔ عمرہ جو حج کے پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں کر سکتے ہیں۔ احرام کے احکام حج اور عمرہ میں ایک جیسے ہیں عمرہ کے تین کام ہیں۔ ۱۔ میقات یا اس سے پہلے عمرے کا احرام باندھیں۔ ۲۔ مکہ معظّمہ آ کر بیت اللہ کا طواف کریں۔ ۳۔ صفا ومروہ کی سعی کریں۔ اس کے بعد سر کے بال منڈوا کر یا کٹوا کر احرام کھول دیں۔ جبکہ حج میں وقوف عرفات، وقوف مزولفہ، رمی، قربانی، طواف زیارت، سعی اور طواف وداع شامل ہیں۔

میقات اور اس کے احکام

اہل آفاق (آفاقی) کے لیے میقات:

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی نشاندہی پر مکہ مکرمہ

کے چاروں طرف کچھ مقامات مقرر فرمادیئے جہاں پہنچ کر مکہ جانے والے کے لیے بغیر احرام آگے جانا جائز نہیں ان مقامات کو مواقیت کہتے ہیں میقات کی جمع مواقیت ہے۔مواقیت کے باہر پوری دنیا آفاق ہےآفاق میں رہنے والے کو آفاقی کہتے ہیں جوشخص آفاق سے مکہ مکرمہ یا حدودحرم میں آرہا ہو اسے میقات یا اس سے پہلے احرام باندھ لینا ضروری ہے اگرچہ حج یا عمرہ کا ارادہ نہ بھی ہوتب بھی۔ اگرحج کا زمانہ ہوتو حج ورنہ عمرہ کرکے احرام کھول لے پھراپنے دوسرے کاموں میں مشغول ہو۔

آفاقی کے لیے مواقیت کی تعداد پانچ ہیں۔(صحیح مسلم)

(۱) یلملم: یہ پاکستان، ہندوستان اور یمن وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔یہ مکہ سے ۹۶ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے جولوگ ہوائی جہاز کے ذریعے جدہ آئیں تو وہ لاہور کراچی یا بمبئی سے احرام باندھ لیں۔ بغیر احرام جدہ نہ پہنچیں کیونکہ راستہ میں ہوائی جہاز میقات سے گزرتا ہے۔ اگرکسی شخص کا حج سے پہلے مدینہ منورہ جانا ہوتو اسے چاہیے یلملم سے احرام نہ باندھے بلکہ جدہ اتر کر مدینہ منورہ احرام کے بغیر چلا جائے پھر وہاں سے واپسی پر مدینہ منورہ کے میقات یعنی ذوالحلیفہ(بیئرعلی) سے احرام باندھے۔

(۲) بیئرعلی: مدینہ منورہ سے آنے والوں کا میقات ہے۔ یہ مدینہ سے تقریباً ۶ سے ۷ کلو میٹر اور مکہ سے ۴۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔اس کا پرانا نام ذوالحلیفہ ہے۔

(۳) جُحفہ: یہ مصر، شام، مراکش اور مغرب کی طرف سے تمام ممالک والوں کے لیے میقات ہے۔ یہ مکہ سے ۱۸۳ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

(۴) ذات عرق: یہ عراق والوں کا میقات ہے۔ یہ مکہ سے ۹۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

(۵) قرن المنازل (جسے آج کل سیل کہا جاتا ہے): یہ نجد طائف سے آنے والوں کا میقات ہے۔ یہ مکہ سے تقریباً ۹۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اہل حرم اوراہل حل والوں کے لیے میقات:

اہل حرم (مکہ میں رہنے والے) حج کے لیے تو اپنے گھروں سے احرام باندھیں گے جبکہ عمرہ کے لیے انہیں حدود حرم سے باہر یعنی حل (مقام جعرافہ یا تنعیم مسجد عائشہ) سے احرام باندھنا ہوگا۔اہل حل اور اہل حرم صرف حج افراد کریں گے۔ان کے لیے حج قران اور تمتع منع ہے (البقرہ ۱۹۶) مکی اور حلی کے لیے طواف قدوم نہیں

اہل حل حرم کی حدود سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والے مثلاً جدہ وغیرہ، وہ عمرہ اور حج دونوں کے لیے اپنی رہائش گاہ یا حدود حرم سے پہلے احرام باندھیں گے۔میقاتی اپنے گھر سے احرام باندھیں گےحلی اور میقاتی (میقات میں رہنے والے) میں سے کوئی مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہو اور اگر حج یا عمرہ کی نیت نہیں تو وہ بغیر احرام کے آسکتا ہے (لباب المناسک)۔

احرام کا بیان

حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں احرام کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) حج افراد کے لیے (۲) حج قران کے لیے (۳) حج تمتع کے لیے (۴) عمرہ کے لیے

احرام کے فرائض :

احرام کےدو فرائض ہیں (۱) عمرہ کی نیت کرنا یا حج کی نیت کرنا یا حج اور عمرہ (قران) دونوں کی نیت کرنا (۲) زبان سے تلبیہ پڑھنا۔اگر دل میں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔

احرام کے واجبات:

احرام کے دو واجبات ہیں (۱) میقات (یا اس سے پہلے) سے احرام باندھنا (۲) ممنوعات احرام سے بچنا۔

احرام کی سنتیں:

غسل کرنا، ناخن کاٹنا، مونچھیں کتروانا، بغل اور زیر ناف بال صاف کرنا، حالت بدلنے پر تلبیہ کا تکرار کرنا، تلبیہ کے بعد دعا اور رسول ﷺ پر درود پڑھنا۔

احرام باندھنے کا طریقہ

مناسک حج و عمرہ کا پہلا عمل احرام باندھنا ہے۔گھر سے روانگی سے پہلے مستحب ہے کہ بدن کے غیر ضروری بال بڑھے ہوں تو صاف کر لیں مثلاً زیر ناف بال، بغلوں کے بال، ناخن تراش لیں، وغیرہ۔ اس کے بعد غسل کر لیں، احرام باندھنے کے لیے غسل سنت ہے، اگر کسی وجہ سے غسل نہ کر سکیں مگر بدن پاک ہو تو وضو کر لینا بھی کافی ہے۔ اس کے بعد مرد احرام کی دو چادروں (بہتر ہے اگر سفید ہوں) میں سے ایک چادر ناف سے اوپر کر کے تہبند کی طرح باندھیں تا کہ ناف ڈھکی رہے اور ٹخنے کھلے رہیں۔ ٹخنے ہمیشہ ہی کھلے رکھنے چاہئیں۔ جو چادر باندھیں اس چادر کے دونوں پلّے اوپر نیچے کر کے چاروں طرف سے اڑس لیں کہ مضبوط ہو جائیں، کوئی کانٹا اور بکسوا (سیفٹی پن) وغیرہ بھی نہ لگائیں۔ دوسری چادر دونوں کاندھوں پر ڈال کر اوڑھ لیں۔

نوٹ بعض حضرات یہیں سے احرام باندھتے وقت دایاں کندھا کھول لیتے ہیں، جو خلاف سنت ہے۔ یہ طواف کے وقت کھولا جائے گا اور طواف کے بعد ڈھانپنا ضروری ہے۔

احرام کے دو رکعت نفل:

احرام کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھ لیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو ورنہ بغیر نفل پڑھے احرام باندھ لیں۔نفل پڑھتے وقت اسی چادر کے پلو سے سر ڈھانپ لیں اور نفل کی پہلی رکعت میں قل یآیہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھنا افضل ہے،نفل پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا مانگیں، اس کے بعد (مرد) سر ننگا کر لیں اور پاؤں میں ہوائی چپل پہن لیں یا ایسا جوتا پہن لیں جس میں سے پاؤں کے اوپر کی بیچ کی ہڈی اور پاؤں کے دونوں طرف کا حصہ کھلا رہے۔

احرام کی نیت

حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں۔ ائیر پورٹ پہنچ کر آپ جہاز میں سوار ہو جائیں اور جب جہاز فضا میں بلند ہوجائے یا جہاز جب میقات کے قریب آئے، (عام طور پر پائلٹ میقات سے گزرنے سے پہلے اعلان کر دیتا ہے) اس وقت نیت کریں، نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ بہتر ہے اگر نیت کے یہ الفاظ کہیں۔

عمرہ یا حج تمتع کی نیت کرنی ہو تو اس طرح کہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔

ترجمہ ''اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لیے آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔''

حج قران والے اس طرح نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ۔

ترجمہ اے اللہ! میں حج اور عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں پس ان دونوں کو میرے لیے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے۔''

حج اِفراد کی نیت کرنی ہو تو اس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

ترجمہ ''اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لیے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے۔''

تلبیہ: نیت کرنے کے بعد یہ تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ ط

ترجمہ ''میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی

شریک نہیں۔‘‘(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

نیت کرنے کے بعد ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا فرض ہے اور تین مرتبہ پڑھنا سنت ہے۔ مردوں کے لیے تلبیہ کا بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ حج افضل ہے جس میں تلبیہ اونچی آواز سے پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔ (ترمذی، ابن ماجہ) خواتین آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھیں، مگر اتنی آواز ہو کہ خود سن سکیں۔

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھنا سنت ہے(مسند شافعی)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ ط

ترجمہ: ’’اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت مانگتا ہوں اور تیرے غصہ اور دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔‘‘

اس کے بعد جو چاہیں دعا مانگیں۔

اب آپ کا احرام بندھ گیا احرام کی پابندیاں لگ گئیں تلبیہ پڑھ لینے کے بعد آدمی مُحرم کہلاتا ہےاور عورت محرمہ کہلاتی ہے۔ اب اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے وضو بے وضو ہر حال میں خصوصاً بلندی پر چڑھتے اور اترتے ، فرض نمازوں کے بعد غرض کہ ہر حالت بدلنے پر تلبیہ پڑھیں۔ دوران سفر تلبیہ ذکر واستغفار کثرت سے پڑھتے رہیں۔

تلبیہ کی مدت:

تلبیہ کی مدت حج میں قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد) عمرہ میں تلبیہ کی مدت حجر اسود کے استلام تک ہے۔ (ترمذی)

ضروری وضاحت: احرام باندھنے کے بعد گھر پر یا ایئرپورٹ پر یا جہاز میں بیٹھتے وقت نیت نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے جہاز کے جانے میں تاخیر ہو جائے تو نیت کر کے تلبیہ پڑھ لینے سے آپ پر احرام کی پابندیاں لگ جائیں گی تو اس طرح آپ کو دشواری ہو گی۔

خواتین کا احرام:

خواتین کا احرام مردوں کے احرام کی طرح ہے یعنی وہ بھی غسل کرلیں اگر غسل نہ کرسکیں تو وضو کرلیں اور سلے ہوئے کپڑے جس رنگ کے چاہیں پہن لیں اور اوپر کوئی ڈھیلا عبایہ پہن لیں یا چادر اوڑھ لیں تاکہ سر اور تمام اعضا چھپ جائیں۔

چہرہ ڈھانکنا عورت کے لیے بھی منع ہے۔عورت کو نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے لہٰذا نامحرم مردوں کے سامنے اپنے چہرے پر ایسی چیز لٹکانا جائز ہے جو چہرے کو ڈھانپ تو لے مگر چہرے کو چھوئے نہیں۔خواتین اپنے سر کو مردوں کے سامنے کھلنے سے بچانے اور سر کے بال ٹوٹنے سے بچانے کے لیے سر پر رومال باندھ لیں جو پیشانی سے اوپر رہے خواتین وضو کرتے وقت اس رومال کو کھول کر بالوں پر مسح کریں، پھر دوبارہ رومال باندھ لیں اب دو رکعت نفل پڑھ لیں اگر کوئی خاتون ناپاک حالت میں ہے تو اس کے لیے بھی مستحب ہے کہ غسل کرلے ورنہ وضو کرلے وہ نفل نہ پڑھے اور جہاز میں میقات کے قریب احرام کی نیت کرکے تلبیہ پڑھیں۔ اب آپ کا احرام بندھ گیا اور احرام کی پابندیاں لگ گئیں مگر مکہ مکرمہ پہنچ کر بھی جو خاتون ناپاک حالت میں ہے جب تک پاک نہ ہوجائے مسجد حرام میں نہ جائے،قرآن اور نماز نہ پڑھے اپنی قیام گاہ پر تسبیحات اور درود پڑھتی رہے۔ جب پاک ہوجائے تو غسل کرکے طواف اور سعی کرے۔

احرام کی پابندیاں

احرام کی حالت میں مندرجہ ذیل کام ممنوع (منع ہیں)

(۱) مردوں کے لیے سر اور چہرہ کو کسی چیز سے ڈھانپنا،عورتوں کے لیے چہرہ ڈھانپنا۔

(۲) جسم کے کسی بھی حصے کے بال منڈوانا، اکھاڑنا یا دور کرنا، اگر سر یا داڑھی کے بال خارش کے دوران گر جائیں تو کوئی کفارہ نہیں۔

(۳) ناخن کاٹنا چاہے ہاتھوں کے ہوں یا پاؤں کے،خوشبو لگانا یا خوشبو دار تیل یا صابن لگانا۔
(۴) مرد کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا مثلاً قمیص پاجامہ ٹوپی موزہ دستانے بنیان وغیرہ یا ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کی ہڈیاں چھپ جائے۔
(۵) خشکی کے جانور کا شکار کرنا، شکاری کی مدد کرنا یا شکار کی طرف اشارہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے ایمان والو! احرام کی حالت میں تم شکار نہ کرو اور خشکی کا شکار جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام کیا گیا ہے۔'' (المائدۃ ۹۵ :، ۹٦)
(٦) جماع کرنا۔ مباشرت کرنا،شہوت سے دیکھنا وغیرہ۔
(۷) حدودِ حرم میں درخت یا گھاس یا پودے کاٹنا یا مکھی، مچھر، جوں،ٹڈی وغیرہ مارنا۔
(۸) قتل وفساد،لڑائی جھگڑا کرنا۔

ان پابندیوں کی خلاف ورزی کرنا گناہ ہےجن کی تفصیل صفحہ ۹۵ جنایات میں دی گئی ہے۔

حالت احرام میں جائز کام:

- نہانا سر دھونا،مگر صابن وغیرہ سے نہ دھوئے۔ احرام کے کپڑے بدلنا اور دھونا۔
- موزی جانوروں کو مارنا مثلاً چیل، کوا، چوہا، سانپ، بچھو، کتا (مسلم)۔
- بحری شکار کرنا جائز ہے،مسواک کرنا، زخم پر پٹی باندھنا۔
- پیسے وغیرہ رکھنے کے لئے بیلٹ باندھنا۔ گھڑی باندھنا ،چشمہ لگانا ، خیمہ لگانا، گلے میں بیگ لٹکانا، کمبل ،لحاف اوڑھنا جائز ہےمگر سر اور منہ نہ ڈھانکا جائے خواتین موزے، بند جوتا پہن سکتی ہیں اور زیور بھی استعمال کرسکتی ہیں۔

بدن سے میل کچیل دور کرنا بکھرے ہوئے بالوں کوسنوارنا سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا مکروہ ہے

مکہ معظّمہ میں داخلہ کے آداب

حرم مکہ اوراُس کی عظمت:

قرآن پاک میں ارشاد ہے: ترجمہ: ''کہہ دو کہ مجھ کو یہی ارشاد ہوا ہے کہ اس شہر

(مکہ) کے مالک کی عبادت کروں جس نے اس کو محترم (اور مقام ادب) بنایا ہے اور سب چیز اُسی کی ہے اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اس کا حکم بردار رہوں۔'' (النمل:۹۱)

ترجمہ''میں اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں (اے حبیب مکرم) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں'' (سورۃ البلد ۱۔۲)

بیت اللہ جسے اللہ نے اپنا گھر قرار دیا ہے جس مسجد میں واقع ہے اُسے مسجد حرام (یعنی قابل احترام مسجد) کہا ہے (الحج ۲۵ سے ۲۹) اس مسجد کی عظمت یہ ہے کہ اس میں ایک نماز پڑھنے والے کو ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری یہ امت جب تک حرمِ مقدس کی عظمت اور احترام کا حق ادا کرتی رہے گی خیر سے رہے گی اور جب وہ اس کے احترام اور احساس کو ضائع کردے گی تباہ و برباد ہوجائے گی۔ (ابن ماجہ)

اللہ نے مکہ شہر جس میں بیت اللہ اور مسجد حرام واقع ہیں اس کو حرم (واجب الاحترام علاقہ) قرار دیا ہے۔ بلکہ اس کی ہر سمت میں کئی کئی کلومیٹر علاقے کو حدود حرم میں داخل فرمادیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ جگہ دکھا دی تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان جگہوں پر نشان لگا دیے تھے پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے عہد میں ان کی تجدید فرمائی۔ حرم کی حدود مدینہ کی جانب پانچ (۵) کلومیٹر، یمن کی جانب تقریباً گیارہ (۱۱) کلومیٹر، طائف کی سمت گیارہ (۱۱) کلومیٹر اور تقریباً اتنے ہی کلومیٹر عراق کی جانب، جدہ کی طرف تقریباً سولہ (۱۶) کلومیٹر تک حرم کی حد ہے۔ حرم میں منیٰ اور مزدلفہ شامل ہیں۔ میدان عرفات حرم میں شامل نہیں۔

یہ زمین بہت مقدس ہے۔ حرم کی حدود کے اندر گھاس اکھاڑنا خودرو درخت کاٹنا وہاں کے جنگلی جانوروں کو شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا حرام ہے۔ مکہ معظّمہ میں جنگلی کبوتر بکثرت ہیں۔ انہیں ہرگز نہ اڑائیں نہ ڈرائیں نہ تکلیف پہنچائیں۔

حرم مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرلینا مستحب ہے۔ حیض (ایام ماہواری)

اور نفاس والی عورت کے لیے بھی نہانا مستحب ہے۔ نہایت خشوع وخضوع اور پورے ادب کا لحاظ رکھتے ہوئے کثرت سے لبیک کہتے ہوئے مکہ مکرمہ میں داخل ہوں۔

مسجد حرام میں داخلہ کے آداب

اپنا سامان اپنی قیام گاہ پر رکھ کر باوضو مسجد حرام کی طرف آئیں۔ راستے میں تلبیہ پڑھتے رہیں۔ مسجد حرام کے بہت سے دروازے ہیں۔ ''باب السلام'' سے داخل ہونا افضل ہے۔ مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھ کر پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

ترجمہ: ''یا الٰہی میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' (مسلم)

(مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہی دعا پڑھیں: مگر رَحْمَتِكَ کی بجائے فَضْلِكَ کہیں)۔ کسی بھی مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کر لینا مستحب ہے تلبیہ پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں۔

خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت دعا کرنا:

جب خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے پر تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر اور درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

عمرہ کے افعال یہ ہیں۔ (۱) احرام باندھنا (۲) بیت اللہ کا طواف کرنا (۳) صفا ومروہ کی سعی کرنا اور حلق یا تقصیر کرنا۔

احرام باندھنے کے بعد عمرہ کا پہلا کام طواف ہے۔

طواف کا بیان

کعبۃ اللہ کے گرد سات بار چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔ طواف حجر اسود (کالا پتھر) سے شروع ہوتا ہے اور اسی پر ختم ہوتا ہے۔طواف کے ایک چکر کو شوط کہتے ہیں۔بیت اللہ کے چار کونے ہیں ہر کونے کو رکن کہتے ہیں ایک رکن اسود دوسرا رکن یمانی اور باقی دو کونے رکنِ شامی اور رکنِ عراقی کے نام سے موسوم ہیں۔

طواف کا حکم:

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

- اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ (البقرۃ:۱۲۵)
- اور اس قدیم گھر کا طواف کرنا چاہیے۔ (الحج:۲۶)

طواف کی فضلیت

طواف کی فضیلت کے متعلق نبی کریم ﷺ کے چند ارشادات درج ذیل ہیں

- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ساٹھ (۶۰) طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس (۴۰) نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس (۲۰) بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے ہوتی ہیں۔ (طبرانی، بیہقی)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا جیسے کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (ترمذی)
- جس نے طواف کیا اور اس کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اس نے گویا ایک غلام اللہ کی راہ میں آزاد کیا۔(ابن ماجہ)
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ تم طواف کی حالت میں کوئی بات کر لیتے ہو بس جو بھی دوران طواف کوئی بات کہے تو نیکی کی بات کہے۔ (نسائی، ترمذی، دارمی)

طواف کی قسمیں

طوافِ بیت اللہ کی سات قسمیں ہیں اور ہر ایک کا حکم الگ الگ ہے۔

(۱) طواف عمرہ: یہ عمرہ کا ایک رکن ہے۔ اس طواف میں اضطباع اور رمل ہے اور اس کے بعد سعی بھی ہے۔

(۲) طوافِ قدوم: یہ طواف سنت ہے جو مکہ معظّمہ پہنچ کر سب سے پہلی بار کیا جاتا ہے۔ اسے طواف الورودطواف تحیۃ بھی کہتے ہیں۔ یہ آفاقی (میقات سے باہر کے باشندے) پر واجب ہے۔ مکہ معظّمہ پہنچ کر جس شخص کا احرام افراد ہو وہ طواف قدوم کرے گا۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں مکہ پہنچے کہ اندیشہ ہو کہ وہ طواف قدوم کرے گا تو عرفات کا وقوف فوت ہوجائے گا تو وہ طواف قدوم کیے بغیر ہی عرفات پہنچ سکتا ہے۔ تمتع کا احرام باندھنے والے کے لیے طواف قدوم کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنا پہلا طواف طواف العمرہ ہی کی نیت سے کرے گا۔ جبکہ حج قران کرنے والا عمرہ کا طواف اورسعی کرنے کے بعد طواف قدوم کرے گا۔

(۳) طواف زیارت: اس کو طوافِ افاضہ طواف زیارۃ اور طواف حج بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف حج کا اہم رکن ہے۔ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا اور جب تک حاجی یہ طواف نہ کرلے اس کی بیوی اس پر حلال نہ ہوگی۔ اس کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔اس کے بعد تاخیر کرنے پردم واجب ہے۔

(۴) طوافِ وداع: بیت اللہ سے رخصت ہوتے وقت جو آخری طواف کیا جاتا ہے۔ اس کو طوافِ وداع یا طواف صدر کہتے ہیں۔ یہ طواف بھی آفاقی پر واجب ہے۔ طواف وداع کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص طواف وداع کیے بغیر بیت اللہ سے واپس نہ آئے مگر اس خاتون کے لیے اجازت ہے جو حالت حیض (ماہواری) میں ہو۔''

(۵) طواف نذر: اگر کسی نے طواف کی نذر مانی ہوتو نذر کا طواف واجب ہے۔

(۶) نفلی طواف: یہ کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔نفل نماز سے نفلی طواف افضل ہے۔نفلی طواف میں اضطباع اور رمل نہیں ہوتا۔

(۷) طواف تحیۃ: مسجد میں داخل ہونے کے بعد جس طرح مسجد میں دو نفل تحیۃ المسجد ادا کیے جاتے ہیں اسی طرح مسجد حرام میں داخلے کے بعد طواف تحیۃ کرنا مستحب ہے اس کا بڑا اجر وثواب ہے اگر کوئی دوسرا طواف کرلیا تو وہ بھی اس کے قائم مقام ہوجائے گا۔

طواف کے فرائض:

طواف کے فرائض دو ہیں:(۱) نیت (۲) طواف کے پہلے چار چکر

طواف کے واجبات:

(۱) جسم اور لباس کا پاک ہونا اور باوضو ہونا۔خواتین کو حیض ونفاس (ناپاکی) کی حالت میں طواف کرنا جائز نہیں۔

(۲) جسم کے ان حصوں کو چھپانا جو ستر میں شامل ہیں۔

(۳) حجر اسود سے طواف شروع کرنا۔

(۴) طواف کی ابتدا اپنی دائیں جانب سے کرنا۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ تشریف لائے تو سب سے پہلے حجر اسود کے پاس آئے۔ اس کا استلام کیا اور پھر اپنی دائیں جانب سے طواف شروع کیا۔جس کے پہلے تین چکروں میں آپ ﷺ نے رمل کیا اور ان کے بعد کے چار چکروں میں معمول کی رفتار سے چلے۔(مسلم)

(۵) پیدل طواف کرنا۔عذر کی حالت میں سواری پر طواف جائز ہے۔نفلی طواف بغیر عذر کے بھی سوار ہوکر جائز ہے۔

(۶) طواف کے پہلے چار چکر فرض ہیں ان کے ساتھ باقی تین چکر پورے کرنا۔

(۷) ہر طواف یعنی سات چکر پورے ہونے کے بعد دوگانہ طواف پڑھنا۔

(۸) حطیم کے باہر سے طواف کرنا تاکہ حطیم بھی طواف میں شامل رہے۔

(۹) ممنوعات احرام سے اجتناب کرنا۔

طواف کی سنتیں:

(۱) **استلام:** ہر چکر کے شروع میں حجر اسود کا استلام کرنا یا اسے بوسہ دینا۔ اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہوتو اس کے سامنے کھڑے ہوکر **بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ** یا **اَللّٰهُ اَکْبَرُ** کہتے ہوئے ہاتھوں کو چوم لیں۔ یہ اشارہ کرنا ہے۔

(۲) **اضطباع:** حج اور عمرہ کے طواف میں مرد کے لیے اضطباع یعنی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔ عورتوں کے لیے اضطباع اور رمل نہیں۔

(۳) **رمل:** طواف العمرہ اور طواف القدوم کے پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک مردوں کے لیے رمل کرنا (مونڈھے ہلاتے ہوئے آہستہ آہستہ دوڑنا)۔

(۴) ہر چکر میں رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگانا۔

(۵) **دعا:** طواف کرتے وقت اللہ کا ذکر کرنا افضل ہے لیکن حدیث میں کسی ایسی دعا کا ذکر نہیں جو طواف کے لیے خاص ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خانہ کعبہ کا طواف (سات چکر) کیا اور اس میں اس نے ان کلمات کہنے کے سوا اور کوئی بات نہ کی اس کے دس گناہ معاف کردیے گئے دس نیکیاں لکھ دی گئی اور دس درجات بلند کردیے گئے۔ (ابن ماجہ)

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (البقرۃ:۲۰۱)

طواف کے مکروہات:

- دوران طواف کھانا پینا اور بے ضرورت باتیں کرنا مکروہ ہے۔ اگر پیاس لگ جائے تو پانی پی سکتے ہیں۔ پیشاب پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا مکروہ ہے۔
- طواف کے دوران بلند آواز سے ذکر یا دعا کرنا جس سے طواف کرنے والوں کو خلل پڑے مکروہ ہے۔
- طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف دیکھنا اور پشت کرنا مکروہ ہے۔
- طواف کے دوران نظریں سامنے رکھیں۔ البتہ رکن یمانی اور حجر اسود کے استلام کے وقت ادھر منہ کریں۔
- طواف کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کے علاوہ بیت اللہ کے دوسرے حصوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے۔
- دوگانہ طواف (دو رکعت نفل) طواف کے فوراً بعد پڑھیں بلاعذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

طواف کے مسائل:

- جس طواف کے بعد سعی کرنا ہو اس طواف میں رمل بھی ہوگا اور حالت احرام میں کیا گیا تو اضطباع بھی ہوگا۔
- سات چکر پورے کرنے کے بعد اگر کسی نے قصداً آٹھواں چکر بھی لگالیا تو اب وہ چھ چکر مزید لگا کر طواف پورا کرے۔ نفل عبادت شروع کرنے کے بعد اسے ادا کرنا لازم ہوجاتا ہے۔ اس طرح دو طواف ہوجائیں گے۔ طواف کرتے وقت جماعت کھڑی ہوجائے یا جنازہ آجائے یا وضو کرنے چلا جائے تو واپس آکر پھر جہاں سے چھوڑا وہیں سے بقیہ طواف مکمل کرے۔ اگر دوبارہ پہلے چکر سے شروع کرے تو بھی حرج نہیں۔ • بیت اللہ کے جتنا قریب ہوکر طواف کیا جائے اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔
- طواف کرنے والے کو اگر چکروں کی تعداد میں شک ہوجائے تو جس چکر میں شک ہو

اس کو دوبارہ کرے مثلاً یہ شک ہوا کہ چھ چکر ہوئے ہیں یا سات تو ایک چکر اور کرے تاکہ یقین ہوجائے کہ سات چکر پورے ہوگئے۔

- اگر مریض کو طواف (بذریعہ ویل چیئر وغیرہ) کرایا اور اپنے طواف کی بھی نیت ہے تو دونوں کے طواف ہوگئے اگرچہ دونوں کے دومختلف قسم کے طواف ہوں۔ (عالمگیری)
- معذور شخص (اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے ہر وقت وضو توڑنے والی چیز نکلتی رہتی ہو اور اتنی مہلت نہ ملتی ہو کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے۔ مثلاً ریح خارج ہونا، پیشاب کا قطرہ خارج ہونا وغیرہ) طواف کر رہا ہے۔ اگر چار چکروں کے بعد وقت نماز ختم ہوگیا تو اب اس کا وضو جاتا رہا اب وہ دوبارہ وضو کر کے طواف کرے کیونکہ وقت نماز ختم ہوتے ہی معذور کا وضو ختم ہوجاتا ہے اور بغیر وضو طواف کرنا حرام ہے۔ اب وضو کرنے کے بعد بقیہ چکر پورے کرے اور اگر چاروں چکروں سے پہلے نماز کا وقت ختم ہوگیا تب بھی وضو کر کے بقیہ چکر پورے کرے اس صورت میں افضل یہ ہے پہلے چکر سے دوبارہ طواف شروع کرے۔
- عمرے میں طواف قدوم اور طواف وداع نہیں

متمتع اور قارن کا طواف عمرہ اور مفرد کا طوافِ قدوم:

بیت اللہ پہنچ کر سب سے پہلا کام طواف کعبہ ہے۔ عمرہ کرنے والے اور حج تمتع کرنے والے کے لیے یہ عمرہ کا طواف ہے جو واجب ہے لہٰذا یہ طواف شروع کرتے وقت تلبیہ بند کردیں۔ حج افراد والے کے لیے یہ طواف قدوم ہے جو سنت ہے اور حج قِران والے کو پہلے عمرہ کا طواف اور پھر سعی کرنا ہوگی پھر حج کا طواف قدوم کرنا ہوگا۔ حج افراد اور حج قران والے سوائے طواف کے تلبیہ کہنا موقوف نہ کریں کیونکہ ان کا احرام نہیں کھلے گا۔ طواف عمرہ اور طواف قدوم میں رمل اور اضطباع سنت ہے۔

طواف کا طریقہ

باوضو تلبیہ پڑھتے ہوئے بیت اللہ تک پہنچیں۔ حجر اسود کی طرف آ جائیں۔ اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوجائیں کہ حجرہ اسود کا کونا آپ کی دائیں طرف رہے اور درج ذیل امور انجام دیں۔

(الف) معتمر (صرف عمرہ کرنے والا) اور حج تمتع کرنے والا طواف سے پہلے تلبیہ پڑھنا موقوف کردے۔ (ب) اضطباع کریں یعنی احرام کی اوپر والی چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں اور داہنا کندھا ننگا رکھیں۔ (ج) طواف کی نیت کریں۔

معتمر طواف عمرہ کی نیت کرے۔ **حج تمتع** اور **حج قِران** کرنے والے بھی **طوافِ عمرہ** کی نیت کریں۔ جبکہ **حج اِفراد** کرنے والے **طواف قدوم** کی نیت کریں۔

نیت :

دل میں طواف کی نیت کریں اگر زبان سے یہ الفاظ کہہ لیں تو بہتر ہے نیت کرتے وقت ہاتھ نہ اُٹھائیں۔

''اے اللہ میں تیرے گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں اس کو میرے لیے آسان بنا اور قبول فرما''

حجر اسود کا استقبال: اب اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے اپنی دائیں جانب حجر اسود کی طرف چلیں یہاں تک کہ حجر اسود بالکل سامنے اور مقابل میں ہوجائے اب یہاں کھڑے ہوکر مرد کانوں تک اور خواتین شانوں تک اس طرح ہاتھ اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف رہے اب اس حالت میں یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

ترجمہ: ''میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں

رسول اللہ (ﷺ) پر درود وسلام ہو۔"

پھر ہاتھ گرا دیں اس کے بعد حجرہ اسود کا استلام کریں۔

حجر اسود کا استلام

حجر اسود کا استلام (چھونا) کئی طریقوں سے ہوتا ہے۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کا بوسہ لیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ کر ان کے بیچ میں منہ رکھ کے یوں بوسہ لیں کہ آواز پیدا نہ ہو تین بار ایسا کریں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ چوم لیں۔ احرام کی حالت میں ان دونوں طریقوں سے استلام نہ کریں۔ کیونکہ حجر اسود پر عام طور پر خوشبو لگی ہوتی ہے اگر وہ ہاتھ یا منہ کو لگ گئی تو دَم واجب ہوگا۔ اس لیے آج حجر اسود کا استلام صرف اشارہ سے کریں اور یہ اشارہ سے کرنا بھی سنت ہے۔ حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں سے ایک بار حجر اسود کی طرف اس طرح اشارہ کریں جیسے ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہوں۔ اشارہ کرتے وقت یہ پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

یا صرف اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں پھر ہتھیلیوں کو چوم لیں۔ یہ حجر اسود کا استلام ہوگیا۔

اب دائیں طرف سے بیت اللہ کا طواف شروع کریں۔

رمل: مرد طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیز چلنا) کریں باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق چلیں۔ ہجوم کی وجہ سے اگر رمل نہ ہو سکے تو چلتے رہیں پہلے تین چکروں میں جہاں موقع ملے رمل کرلیں۔ باقی چکروں میں رمل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

طواف کے دوران ذکر اور دعا کرنا افضل ہے۔ اگر کچھ نہ بھی پڑھیں تب بھی طواف ہوجاتا ہے۔ طواف کے دوران یہ دعا (تیسرا کلمہ) پڑھنا افضل ہے ورنہ جو ذکر دعائیں یاد ہوں پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''اللہ پاک و برتر ہے، تمام حمد وشکر اسی کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں جو نیکی کرا سکے اور کوئی قوت نہیں جو برائی سے روک سکے۔''

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دعا پڑھنا بند کردیں۔ رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگائیں۔ اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو رکن یمانی کی طرف نہ اشارہ کریں نہ بوسہ دیں۔ ایسے ہی گزر جائیں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط (البقرۃ:۲۰۱)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر ۷۰ فرشتے مقرر ہیں لہٰذا جو شخص یہ دعا کرتا ہے اس کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔(ابن ماجہ)

ہر چکر پر جب حجر اسود پر پہنچے تو استلام کریں یعنی بوسہ یا اشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط یا صرف اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ہاتھوں کو چوم لیں۔ اس طرح طواف کے سات چکر پورے کریں اور آخری چکر پر بھی استلام کریں اس طرح استلام کی تعداد آٹھ ہوگی طواف مکمل ہوگیا۔ اضطباع ختم کردیں اب یہ تین مسنون کام کریں

(۱) دوگانہ طواف (طواف کی دو رکعتیں) (واجب):

یہ دوگانہ طواف مقامِ ابراہیم کے قریب پڑھنا افضل ہے۔ اگر وہاں جگہ نہ ملے تو جہاں جگہ ملے پڑھ لیں۔ ہر طواف کے بعد یہ دو رکعت پڑھنا واجب ہیں۔ اگرچہ نفلی

طواف کیا ہو بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔ یہ نیت کریں کہ میں طواف کے دوگانہ پڑھتا ہوں یا پڑھتی ہوں۔ پہلی رکعت میں سورہ الکافرون (قُلْ يَآيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ) اور دوسری میں سورہ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھنا افضل ہے۔ اسلام پھیرنے کے بعد عاجزی اور خشوع خضوع کے ساتھ دعا کریں یہ دعا کی قبولیت کی جگہ ہے نماز کے مکروہ اوقات میں نہ پڑھیں ان اوقات کے بعد پڑھیں۔

(۲) ملتزم پر دعا:

بیت اللہ کے دروازے اور حجر اسود والے کونے کے درمیانی حصہ کو ملتزم کہتے ہیں ملتزم کی دعا کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مصیبت کا مارہ آفت زدہ شخص یہاں دعا مانگے گا وہ ضرور عافیت پائے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ) چونکہ عام طور پر لوگ ملتزم پر خوشبو لگا دیتے ہیں۔ اس لیے ملتزم پر نہ ہاتھ لگائیں نہ اس سے چمٹیں بلکہ سامنے کھڑے ہو کر دعا کریں۔ یہ قبولیت دعا کا خاص مقام ہے۔ اگر احرام میں نہ ہوں تو موقع ملے تو ملتزم سے چمٹ کر دعا کریں۔ خواتین حجر اسود کو بوسہ دینے اور ملتزم سے چمٹنے کے لیے مردوں کے ہجوم میں نہ گھسیں۔ نامحرموں کے جسم سے جسم لگنا بدترین گناہ ہے۔

(۳) آبِ زم زم پینا اور دعا کرنا:

آب زم زم قبلہ رخ کھڑے ہو کر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں پینا سنت ہے۔ جب بھی آبِ زمزم پئیں پیٹ بھر کر پئیں اور آخر میں الحمد للہ کہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آبِ زم زم بابرکت پانی خوراک بھی ہے اور بیماری سے شفا بھی۔ (بخاری، مسلم، بیہقی)

ایک اور روایت کے مطابق آبِ زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد پورا ہوگا۔ (بیہقی) پھر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے اس کے علاوہ اور جو چاہے دعا مانگیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔ ط

ترجمہ: ''الٰہی! میں تجھ سے نفع بخش علم، کشادہ رزق، مقبول عمل اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔''

طواف کے بعد عمرہ کا دوسرا کام صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔

سعی کا بیان

عبادت کی نیت سے صفا و مروہ (دو پہاڑیاں) کے درمیان سات مرتبہ آنا اور جانا سعی کہلاتا ہے۔ یہ حج اور عمرے کا رکن ہے۔ اگر رہ جائے تو نہ حج ہوسکتا ہے اور نہ عمرہ جب تک سعی کا ایک قدم بھی باقی ہے احرام نہیں کھولا جاسکتا۔

سعی کا حکم

قرآن میں ارشاد ہے

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف (سعی) کرے اور جو کوئی نیک کام کرے اللہ قدر شناس اور دانا ہے۔'' (البقرۃ:۱۵۸)

زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے صفا اور مروہ پر بت رکھے ہوتے تھے اور اُن کا طواف کرتے تھے اس وجہ سے مسلمان صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے میں بددلی اور گناہ محسوس کرتے تھے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی تردید فرمائی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: سعی کرو بے شک اللہ نے تم پر فرض کردی ہے۔ (ابن ماجہ)

''اللہ اس شخص کا حج مکمل نہ کرے جو صفا مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا۔'' (مسلم)

سعی کے واجبات (شرائط):

(۱) سعی کا طواف کے بعد کرنا۔ (۲) سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔ (۳) سعی میں سات چکر پورے کرنا۔

سعی کی سنتیں:

(۱)سعی کے لیے باب صفا کے راستے باہر آنا۔ (۲)سعی مسلسل کرنا۔ (۳)مردوں کے لیے سبز لائیٹوں کے درمیان دوڑنا اور باقی سعی میں عام رفتار سے چلنا۔عورتیں اور کمزور لوگ عام رفتار سے چلیں۔(۴) صفا اور مروہ پر کھڑے ہوکر قبلہ رخ ہونا اور اللہ کا ذکر اور دعا کرنا۔ (۵)سعی کے دوران دعا اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا۔(۶)سعی اور طواف چل کر ادا کرنا افضل ہے۔ عذر کی حالت میں سواری پر بھی جائز ہے۔

سعی کے مکروہات:

(۱) بلا عذر سواری پر بیٹھ کر سعی کرنا۔ (۲) پھیروں کے درمیان فرق اور تاخیر کرنا۔ (۳) خرید و فروخت کرنا۔ صفا مروہ پر چڑھنے کو ترک کرنا۔ (۴) دونوں سبز روشنیوں کے درمیان نہ دوڑنا۔ (۶) طواف کے بعد بلا عذر بہت تاخیر سے سعی کرنا۔

سعی کے مستحبات:(۱) سعی طہارت کے ساتھ ادا کرنا۔ (۲) اذکار اور دعا میں مصروف رہنا۔ (۳) اذکار اور دعا کی تکرار تین دفعہ کرنا۔ (۴)سعی سے فارغ ہوکر دو رکعت نفل پڑھنا۔

معتمر، متمتع، قارن اور مفرد کے سعی کے احکام:

معتمر (عمرہ کرنے والا)اور **متمتع** کی یہ سعی عمرہ کی ہے متمتع کو حج کی سعی ۱۰ ذی الحجہ کو طواف زیارت کے بعد کرنی ہوگی۔جس شخص نے **قران** کا احرام باندھاہو وہ مکہ معظّمہ آ کر اول عمرہ کا طواف رمل اور اضطباع کے ساتھ کرے اس کے بعد عمرہ کی سعی کرے، پھر حج کا طواف قدوم اور اس کے بعد حج کی سعی کرے۔ قارن کو طواف قدوم کے بعد سعی کرنا افضل ہے اگر اس وقت سعی نہ کی تو طواف زیارت کے بعد کرے۔ قارن اگر طواف قدوم کے بعد سعی کرے تو طواف قدوم میں بھی رمل اور اضطباع کرے۔**مفرد** کے لیے یہ سعی حج کی ہے اگر وہ اس وقت سعی نہ کرے تو پھر طواف زیارت کے بعد کرنا ہوگی حج افراد اور حج قران والے مکہ میں احرام کے ساتھ ٹھہرے رہیں۔ حج کی سعی طواف قدوم کے بعد بھی ہوسکتی ہے

اور طواف زیارت کے بعد بھی۔

سعی کا مسنون طریقہ

سعی شروع کرنے سے پہلے حجر اسود پر آئیں اور اس کا استلام کریں یہ استلام مسنون ہے یہ حجر اسود کا نواں استلام ہوگا۔ آٹھ مرتبہ طواف کے دوران استلام کر چکے ہیں۔ استلام کرنے کے بعد باب صفا سے نکل کر صفا پہاڑی کی طرف آئیں۔ اور یہ آیت پڑھیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ط (البقرہ:۱۵۸)

ترجمہ ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں''

صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آئے (بعض لوگ اوپر پیچھے دیوار تک چلے جاتے ہیں یہ صحیح نہیں۔) یہاں قبلہ رخ کھڑے ہو کر سعی کی نیت کریں۔

سعی کی نیت : ''اے اللہ میں تیری خوشنودگی کے لیے سعی کرتا ہوں/ کرتی ہوں اس کو میرے لیے آسان بنا اور اسے قبول فرما۔''

وہاں کھڑے ہو کر بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر تین بار **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہیں اور پھر تین بار یہ دعا پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ مروہ پر بھی اسی طرح دعا فرماتے تھے۔

اور جو دعا یاد ہو پڑھیں، درود پڑھیں اور دعا مانگیں۔ یہ دعا کی قبولیت کی جگہ ہے۔

پھر صفا سے اتریں اور مروہ کی طرف اللہ کا ذکر کرتے ہوئے چلیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کے نبی ﷺ سعی کے دوران یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

ترجمہ: ''اے میرے رب! میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم کر بے شک تو سب پر غالب اور سب سے زیادہ کرم کرنے والا ہے۔'' (مصنف ابن ابی شعبہ)

اس کے علاوہ بھی جو دعائیں یاد ہوں پڑھیں۔تیسرا اور چوتھا کلمہ پڑھتے رہیں

صفااور مروہ جاتے ہوئے جب درمیان میں دو سبز رنگ کے ستون ''ملین احضرین'' آئیں تو مردان دونوں ستونوں سبز روشنیوں کے درمیان ہر چکر میں دوڑتے ہوئے گزریں، اس کے بعد اطمینان سے چلیں۔ خواتین نہ دوڑیں، مروہ پہنچ کر ایک چکر مکمل ہوگیا۔ مروہ پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کرکے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور دعا مانگیں۔ جیسا صفا پر کیا تھا(مروہ پر بیت اللہ کی عمارت نظر نہیں آتی۔) پھر مروہ سے صفا کی طرف آئیں۔ صفا پہنچ کر پھر قبلہ رخ ہوکر دعا مانگیں۔ یہ دوسرا چکر ہوگیا۔ اسی طریقے سے سات چکر پورے کریں۔ ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

حدیث ہے کہ جمرات پر کنکریاں مارنا اور بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا مروہ کی سعی اللہ کے ذکر ہی کے لیے ہے نہ کسی دوسری وجہ سے۔ (مستدرک حاکم،ترمذی، ابوداؤد)

دو رکعت نفل شکرانے کے مسجد حرام میں جہاں چاہیں ادا کریں۔

سعی کے بعد معتمر (عمرہ کرنے والا) اور حج تمتع کرنے والا حلق یا قصر کرا کے اپنا احرام کھول لے:

وہ شخص جو صرف عمرہ کرنے والا یا حج تمتع کرنے والا ہو وہ سعی کے بعد سر منڈوا (حلق) کر یا بال کٹوا (قصر) کر حلال ہوجائے یعنی احرام سے نکل آئے۔ (حلق یا قصر کرنے کا طریقہ صفحہ ۵۴ پر دیا گیا ہے۔) حلق یا قصر کے بعد غسل کرکے سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں حج تمتع والے کو ۸ ذی الحجہ کو مکہ سے حج کا احرام باندھنا ہوگا۔

مفرد اور قارن کا حج کے اعمال سے فارغ ہونے تک اپنا احرام نہ کھولنا:

سعی کے بعد مفرد اور قارن اپنا احرام نہیں کھول سکتے وہ ۱۰ ذی الحجہ کو حج کے افعال کے بعد جمرہ عقبہ کی رمی۔ قربانی اور حلق یا قصر کے بعد احرام کھولیں گے۔

حلق اور قصر کا بیان

حلق کے لغوی معنی ہیں سر منڈوانا اور قصر کے معنی ہیں بال کتروانا۔ حلق یا قصر دراصل احرام سے باہر آنے اور حلال ہونے کا ایک شرعی طریقہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

"تم انشاء اللہ مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر یا بال کتروا کر امن و امان کے ساتھ داخل ہوگے اور تمہیں کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔" (الفتح:۲۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والے حاجیوں کے لیے تین بار دعائے مغفرت فرمائی جبکہ بال ترشوانے والوں کے لیے ایک بار (بخاری ومسلم)

حلق اور قصر کے مسائل

(۱) مردوں کے لیے حلق اور قصر دونوں ہی جائز ہیں لیکن حلق کی فضیلت زیادہ ہے۔

(۲) کسی کے سر پر بال بالکل اگے ہی نہ ہوں یعنی گنجا ہو تو اس کے لیے صرف استرہ سر پر پھیر لینا کافی ہے۔ حلق یا قصر سے پہلے نہ تو ناخن کتروائیں اور نہ ہی خط بنوائیں۔

(۳) نحر کے دن ۱۰ ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی اور قربانی کے بعد حلق یا تقصیر (قصر) کرانا واجب ہے۔ حلق یا قصر اور قربانی منیٰ میں سنت ہے اور حدِ حرم میں واجب ہے۔ اگر حدِ حرم سے باہر جا کر کروائے گا تو دم لازم آئے گا۔

(۴) جب احرام سے باہر آنے کا وقت آ گیا تو اب محرم اپنا یا دوسرے محرم کا حلق یا قصر کر سکتا ہے۔ جتنی مرتبہ عمرہ کریں ہر مرتبہ حلق یا قصر واجب ہے چاہے بال ہوں یا نہ ہوں

حلق اور قصر کا طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول ﷺ منیٰ میں تشریف لائے اور رمی کے بعد قربانی کی پھر آپ ﷺ نے حجام کے سامنے پہلے اپنے سر کا دایاں حصہ پیش فرمایا اس نے آپ ﷺ کے سر کے دائیں حصے کی حجامت کی آپ ﷺ نے وہ بال حضرت ابو طلحہؓ کو دے دیے پھر اُس نے آپ ﷺ کی سر کے بائیں حصے کی حجامت کی آپ ﷺ نے وہ بال صحابہؓ میں تقسیم فرما دیے (مسلم ابو داؤد بیہقی، احمد)

مستحب ہے قبلہ رخ ہو کر اپنی دائیں جانب سے سر منڈوانا یا کتروانا شروع کرے۔ چوتھائی سر کے بال مونڈ دینا یا چوتھائی سر کے بال کم از کم انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ دینا احرام سے نکلنے کے لیے واجب ہے اس سے کم مونڈنے یا کاٹنے میں احرام سے نہ نکلے گا۔ عمرہ والا ہو یا حج والا سب کے لیے ایک ہی حکم ہے۔

حلق اور قصر بھی ایک عبادت ہے اس وقت ذکر و دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔

خواتین کے لیے بال کتروانے کا طریقہ:

خواتین پردے کا مکمل خیال رکھتے ہوئے: بال کھول کر لٹکا لیں اور تمام بالوں میں سے ایک انگلی کے پورے سے ذرا زیادہ بال کٹوائیں۔ خواتین اپنے بال خود کاٹ لیں یا اپنے محرم سے کٹوا لیں۔ کسی نامحرم سے نہ کٹوائیں۔ خواتین کے لیے حلق (سر منڈوانا) حرام ہے۔

عمرہ مکمل ہو گیا:

حلق یا قصر کے بعد آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں مگر حدود حرم کی پابندیاں لاگو رہیں گی اب آپ غسل کر کے سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں خوشبو وغیرہ لگا سکتے ہیں۔ حج تمتع والے اب ۸ ذی الحجہ تک بغیر احرام کے رہیں اور نفل طواف کرتے رہیں۔

متمتع عمرہ کرنے کے بعد حج قران کا احرام نہ باندھے

اگر آفاقی متمتع حج کے مہینوں میں مکہ مکرمہ آ کر عمرہ کرے اور عمرہ کے احرام سے حلال ہو کر حج سے پہلے مدینہ منورہ چلا جائے تو اب اسے حج کے لیے واپس مکہ مکرمہ آنا ہے ایسی صورت میں یا تو وہ عمرہ کا احرام باندھے گا اور مکہ مکرمہ آ کر عمرہ کر کے احرام کھول دے گا اور پھر مکہ سے ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے گا دوسری صورت میں وہ صرف حج کا احرام باندھ کر مکہ آئے طواف کرے اور اسی احرام سے حج کرے ایسے شخص کے لیے قران کا احرام باندھنا جائز نہیں ورنہ دم دینا پڑے گا۔

بیرون مما لک سے جدہ پہنچنے والے:

بیرون مما لک مثلاً پاکستان ، ہندوستان ، امریکہ وغیرہ سے حج یا عمرہ کے ارادے سے مکہ مکرمہ آنا ہو تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ جدہ سے پہلے احرام باندھ لیں جدہ بغیر احرام داخل ہونا گناہ بھی ہے اور دم بھی دینا ہوگا۔اسی طرح اگر کسی کی پہلے عمرہ کی نیت نہ ہو جدہ پہنچ کر اس کا عمرہ کا ارادہ ہوجائے تو جدہ سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جانا جائز ہے۔

جس شخص کو پاکستان سے جدہ اور جدہ سے سیدھا مدینہ جانا ہو اور اب مدینہ سے مکہ حج کے لیے آنا ہو تو اسے مدینہ سے واپسی پر حج کی تینوں اقسام میں سے جس کا چاہے احرام باندھ سکتا ہے۔جو شخص حج کے بعد مدینہ گیا پھر مدینہ سے واپس مکہ آنا ہو تو پھر اسے عمرے کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے۔

مدینہ سے چلتے وقت اپنی قیام گاہ سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں ورنہ بیر علی سے باندھ لیں جو مدینہ کا میقات ہے۔(احرام باندھنے کا طریقہ صفحہ نمبر ۳۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

عمرہ کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

فرائض عمرہ: (۱) احرام باندھنا۔ (۲) طواف کرنا۔

واجباتِ عمرہ: (۱) سعی کرنا۔ (۲) حلق یا قصر کرنا۔

عمرہ کے افعال درج ذیل ترتیب سے ادا کریں۔

(۱) میقات سے غسل یا وضو کرکے احرام باندھنا۔ (۲) دو رکعت نفل ادا کرنا۔

(۳) عمرے کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا (۴) خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے ہی دعا کرنا

(۵) بیت اللہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دینا۔ طواف کی نیت کرنا حجر اسود کے استلام سے طواف کا آغاز کرنا اور طواف کے سات چکر مکمل کرنا۔

(۶) طواف کے دو رکعت نفل پڑھنا، ملتزم پر دعا کرنا، آب زم زم پینا اور دعا کرنا۔

(۷) حجر اسود کا استلام کرکے سعی کے لئے صفا پہاڑی کی طرف آنا صفا و مروہ کی سعی کے سات چکر مکمل کرنا دو رکعت نفل شکرانے کے ادا کرنا۔ مردوں کو حلق یا قصر کرنا اور عورتوں کو ایک یا دو پورے بال کاٹنا اس کے بعد احرام کھول دینا عمرہ مکمل ہوگیا۔

(تمام افعال کے طریقے و تفصیل صفحہ ۳۲ سے ۵۵ تک ملاحظہ فرمائیں۔)

حج تمتع کا مختصر طریقہ

(الف) میقات سے عمرہ کا احرام باندھیں۔ مکہ مکرمہ آکر عمرہ ادا کریں یعنی طواف سعی اور حلق قصر کے بعد احرام کھول دیں۔ عمرہ کے مختصر افعال صفحہ ۵۶ پر، احرام باندھنے کا طریقہ صفحہ ۳۲ پر طواف کا طریقہ صفحہ ۴۵ پر سعی کا طریقہ صفحہ ۵۱ پر اور حلق یا قصر صفحہ ۵۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

(ب) ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے حج کے لیے احرام باندھ کر ظہر سے پہلے منیٰ جانا منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں اپنے وقت پر ادا کرنا۔ ۹ ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات جانا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں عرفات میں ادا کرنا۔ وقوف کرنا غروب آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانہ ہونا۔ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں اکٹھی ادا کرنا۔ وقوف کرنا۔ ۱۰ ذی الحجہ کو منیٰ آنا۔ جمرہ عقبہ کی رمی کرنا۔ قربانی کرنا اور حلق یا قصر کر کے احرام کھول دینا۔ طواف زیارت کرنا۔ حج کی سعی

کرنا،۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی کرنا۔طواف وداع کرنا۔ حج کے مختصر افعال صفحہ ۵۸ سے ۵۹ تک اور تفصیلاً بیان صفحہ ۶۰ سے ۸۲ تک ملاحظہ فرمائیں۔

متمتع کے ذمے تین طواف واجب ہیں۔ (۱) طواف عمرہ (۲) طواف زیارت (۳) طواف وداع اور دو سعی واجب ہیں ایک عمرے اور دوسری حج کی۔

حج قرآن کا مختصر طریقہ

(الف) میقات سے عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے احرام باندھنا مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کے طواف اور سعی کے بعد حلق یا قصر نہ کرنا اور نہ ہی احرام کھولنا۔حالت احرام میں ہی رہنا۔طواف قدوم کرنااور حج کی سعی کرنا اگر نہ ہو سکے تو طواف زیارت کے بعد سعی کریں۔(ب) ۸ ذی الحجہ کو اسی احرام میں منیٰ جانا ایام حج کے تمام افعال وہی ہیں جو حج تمتع کے لیے دیئے گئے ہیں قارن کے ذمے تین طواف واجب ہیں اور طواف قدوم سنت ہے۔

(۱) طواف عمرہ (۲) طواف قدوم (۳) طواف زیارت (۴) طواف وداع

دو سعی واجب ہیں ایک عمرے کی دوسری حج کی۔

حج افراد کا مختصر طریقہ

(۱) میقات سے حج کی نیت سے احرام باندھنا (۲) مکہ پہنچ کر طواف قدوم کرنااور ۸ ذی الحجہ کو منیٰ جانا (اگر وقت نہ ہو تو ۸ ذی الحجہ کو سیدھے منیٰ چلے جانا) باقی افعال وہی ہیں جو حج تمتع کے ہیں۔مفرد کے ذمے قربانی نہیں صرف تین طواف ہیں۔

طواف قدوم (سنت)،طواف زیارت (واجب)، طواف وداع (واجب) اور حج کی سعی (واجب)۔غیر آفاقی کے لیے طواف قدوم اور طواف وداع نہیں۔

مناسک حج ایک نظر میں

حج کے ترتیب وار افعال: (۱) احرام باندھنا (۲) منٰی میں رات گزارنا (۳) عرفات میں ٹھہرنا (۴) مزدلفہ میں رات گزارنا اور کنکریاں اکٹھی کرنا (۵) منٰی واپس آکر جمرہ عقبٰی کی رمی کرنا (۶) قربانی کرنا (۷) بال منڈوانا یا کترانا (۸) احرام کھولنا (۹) طواف زیارت کرنا (۱۰) سعی کرنا (۱۱) تینوں جمرات کی رمی کرنا۔ (۱۲) طواف وداع کرنا۔

مسجد حرام ← ۸ کلومیٹر ← منٰی (8 ذی الحج (پہلا دن)) ← ۱۴ کلومیٹر ← عرفات (9 ذی الحج (دوسرا دن)) ← ۹ کلومیٹر ← مزدلفہ کی رات (9 ذی الحج (دوسرا دن))

مسجد حرام

- **حج تمتع:** حج تمتع کرنے والا عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول لے۔
- **حج قران:** حج قران کرنے والا طواف اور سعی کے بعد احرام پر رہے (بال نہ منڈوائے نہ کاٹے) اور طوافِ قدوم کرے چاہے تو حج کی سعی اب کرلے یا پھر طوافِ زیارت کے بعد کرے۔
- **حج افراد:** حج افراد کرنے والا طواف قدوم کرے چاہے تو حج کی سعی اب کرلے یا پھر طوافِ زیارت کے بعد کرے

منٰی

- 8 ذی الحج کو حج تمتع کرنے والا اور اہل حرم اپنی قیام گاہ سے حج کا احرام باندھ لیں اور منٰی کی طرف روانہ ہوجائیں۔
- حج قران اور افراد کرنے والا اپنے احرام پر منٰی روانہ ہوجائیں۔
- ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز ان کے اوقات پر پڑھنی ہیں۔ اگر مسافر ہیں تو قصر کریں رات منٰی میں قیام کریں۔

عرفات

- 9 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منٰی سے عرفات روانہ ہوجائیں۔
- نماز ظہر اور نماز عصر عرفات میں ادا کریں۔
- غروب آفتاب تک وقوف کریں
- غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پڑھے بغیر میدان عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائیں۔

دوران سفر تلبیہ پڑھتے رہیں۔

مزدلفہ کی رات

- 9 ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ پہنچیں، نماز مغرب اور عشاء عشاء کے وقت میں ملا کر مزدلفہ میں ادا کریں۔
- رات مزدلفہ میں بسر کریں
- نماز فجر کے بعد وقوف کریں سورج نکلنے سے پہلے منٰی کو روانہ ہوجائیں۔

10 ذی الحج (تیسرا دن)

منیٰ

- 10 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں ماریں۔ رمی سے پہلے تلبیہ بند کردیں۔
- قربانی کریں (تمتع اور قران کرنے والے کے لیے)
- سر کے بال منڈوانا یا کتروانا
- احرام کھول دینا
- مسجد حرام جا کر طواف زیارت اور حج کی سعی کرنا رات منٰی میں قیام کرنا

13,12,11 ذی الحج

ایام تشریق منیٰ

- ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کی راتیں منٰی میں گزارنا
- تمام نمازوں کو اُن کے اوقات میں ادا کرنا اگر مسافر ہے تو قصر کرے
- زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات سات عدد کنکریاں مارنا پہلے چھوٹے شیطان، پھر درمیانے شیطان اور پھر بڑے شیطان کو
- اگر طواف زیارت نہیں کیا تو ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ مغرب سے پہلے ضرور کرلیں۔
- ۱۲ ذی الحجہ کو اگر منٰی سے نکلنا چاہے تو غروب آفتاب سے پہلے منٰی سے روانہ ہوجائے۔
- منٰی سے مکہ آئیں آفاقی رخصت سے پہلے طواف وداع کریں، پھر اپنے مقام کی طرف لوٹ جائیں۔

ارکانِ حج

- احرام باندھنا
- عرفات میں ٹھہرنا
- طواف زیارت کرنا
- جس نے ایک رکن بھی چھوڑ دیا اس کا حج مکمل نہیں

واجبات حج

- میقات سے احرام باندھنا
- غروب آفتاب تک عرفہ میں ٹھہرنا
- مزدلفہ میں رات گزارنا اور وقوف کرنا
- کنکریاں مارنا
- قارن اور تمتع کو قربانی کرنا
- ترتیب وار پہلے جمرہ عقبہ پر رمی پھر قربانی پھر حلق یا قصر کرنا۔
- سعی کرنا
- طواف وداع کرنا

آفاق (آفاقی)
(میقات سے باہر رہنے والے)

} حدود میقات

اہل حل (حلی)
(میقات اور حدود حرم کے درمیان رہنے والے

} حدود حرم مکہ مکرمہ

اہل حرم (مکی)

مسجد حرام

حج کا تفصیلی طریقہ

ایامِ حج: حج کے پانچ دن مخصوص ہیں (۸ تا ۱۲ ذی الحجہ) جن میں اعمال حج ادا کیے جاتے ہیں۔

۸ ذی الحجہ (یوم الترویہ) حج کا پہلا دن
منیٰ کے لئے روانگی

۸ ذی الحجہ طلوع آفتاب کے بعد حالت حرام میں تمام حجاج کو منیٰ جانا ہے۔

مفرد جس کا احرام حج کا ہے اور **قارن** جس کا احرام حج وعمرہ دونوں کا ہے۔ ان کے احرام تو پہلے سے بندھے ہوئے ہیں۔ یہ انہی احرام کے ساتھ منیٰ جائیں گے۔

حج تمتع والا اور اہل حرم کا احرام باندھنا:

متمتع جس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا اور اہل حرم مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں، متمتع کا حج تمتع کا اور اہل حرم کا حج افراد کا احرام ہے مسجد حرام سے احرام باندھنا افضل ہے اور احرام باندھنے سے پہلے ایک نفلی طواف کر لینا افضل ہے۔ یہ طواف آپ سلے ہوئے کپڑوں میں بھی کر سکتے ہیں اور چاہیں تو احرام کے چادریں اپنی قیام گاہ سے ہی لپیٹ کر آئیں اور یہ طواف کر لیں، اس کے بعد دوگانہ طواف ادا کریں اگر سلے ہوئے کپڑوں میں یہ نفلی طواف کیا تو طواف کرنے کے بعد احرام کے چادریں باندھ لیں اور سر ڈھانپ کر احرام حج کے نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھنا افضل ہے، ان کے علاوہ دوسری کوئی سورۃ بھی پڑھ سکتے ہیں، نفل ادا کرنے کے بعد دعا مانگیں اور پھر سر ننگا کر لیں،

اس کے بعد حج کے احرام کی نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں۔(خواتین کے لیے احرام کا طریقہ صفحہ ۳۵ پر دیا گیا ہے۔)

حج کے احرام کی نیت اور تلبیہ:

نیت دل کے ارادے کا نام ہے، البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے، وہ الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ۔

ترجمہ ''اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، آپ اس کو میرے لیے آسان فرما دیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے۔''

نیت کرنے کے بعد آپ تلبیہ پڑھیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ؕ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ؕ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ؕ لَا شَرِيْكَ لَكَ ؕ

ترجمہ: ''میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی تیرا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

ایک مرتبہ تلبیہ پڑھنا فرض ہے اور تین مرتبہ تلبیہ پڑھنا سنت ہے، مرد اونچی آواز سے پڑھیں اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ ؕ ۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کے غصہ

اور دوزخ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

بس اب آپ کے حج کا احرام شروع ہو گیا اور اب احرام کی وہی پابندیاں لگ گئیں جو عمرہ کا احرام باندھتے وقت لگی تھیں۔ تلبیہ کہتے وقت گفتگو کرنا مکروہ ہے البتہ سلام کا جواب دینے کی اجازت ہے۔

مخصوص ایام میں خواتین کے لیے احکام:

• اگر خواتین حیض کی حالت میں ہوں تب بھی ان کے لیے ۸ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا ضروری ہے، احرام باندھنے سے پہلے ان کے لیے غسل کرنا بہتر ہے، ورنہ وضو کر لیں۔ البتہ ایسی خواتین نہ تو مسجد حرام میں جائیں اور نہ ہی نفل پڑھیں، بلکہ اپنی قیام گاہ پر قبلہ رخ بیٹھ کر حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، بس ان کا احرام بندھ گیا۔ نیت اور تلبیہ کے بعد ان پر بھی احرام کی پابندیاں لگ گئیں جو عمرہ کا احرام باندھتے وقت لگی تھیں۔ اب منیٰ روانہ ہو جائیں حج کے تمام افعال ادا کریں اور پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کریں جس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

حضرت عائشہؓ کو حیض آنے پر رسول پاک ﷺ نے فرمایا عام حاجی جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرتی رہو لیکن بیت اللہ کا طواف اُس وقت تک نہ کرو جب تک کہ پاک نہ ہو جاؤ (بخاری، مسلم)

• اگر کسی خاتون نے قران کا احرام باندھا تھا مگر حیض کی وجہ سے اسے حج سے پہلے عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ ۸ ذوالحجہ کو منیٰ روانہ ہو جائے اور حج کے تمام افعال سرانجام دے۔ پاک ہونے تک طواف نہ کرے اس تاخیر پر اس پر کوئی دَم واجب نہیں نہ ہی گناہ ہے۔ حج سے فارغ ہونے کے بعد اپنے عمرے کی قضا کرے اور حج سے پہلے عمرہ نہ کرنے کی وجہ سے ایک دم بھی دے۔ اب اس کا حج حج افراد ہو گیا اس لئے قربانی اس پر واجب نہیں رہی۔ عمرے کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے۔

• اگر کسی خاتون کوگھر سے روانگی کے وقت ایّام شروع ہو جائیں اور اس کا حج تمتع کا ارادہ ہو۔تو وہ بھی احرام باندھ لے جب پاک ہو جائے تو عمرہ کر لے۔ اگر پاک ہونے سے پہلے حج کا وقت آ جائے تو وہ ۸ ذی الحجہ کو عمرے کی نیت ختم کر کے حج کی نیّت کر کے منیٰ چلی جائے پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد اس عمرے کی قضا کرے (یعنی مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے۔)

منیٰ میں پانچ نمازیں

۸ ذی الحجہ کو احرام باندھ کر مکہ مکرمہ سے منیٰ جائیں اور راستے میں تلبیہ کثرت سے پڑھیں، منیٰ میں آج ظہر سے پہلے پہنچیں جہاں پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے،یعنی ۸ ذی الحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نویں ذی الحجہ کی فجر۔ نویں ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔بعض اوقات معلم حجاج کرام کو ۸ تاریخ کی بجائے ۷ تاریخ کو ہی منیٰ لے جاتے ہیں، ایسی صورت میں ۷ تاریخ کو ہی منیٰ روانہ ہونے سے پہلے احرام باندھ لیں، اس صورت میں منیٰ کے قیام کے دوران نمازیں پانچ سے زیادہ ہو جائیں گی، اس میں کوئی حرج نہیں، بقیہ اوقات میں ذکر ونوافل، تسبیحات اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہیں، کوشش کیجیے کہ کچھ نمازیں مسجد خیف میں جا کر پڑھیں، یہ منیٰ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔روایت میں ہے کہ مسجد خیف میں ستر انبیاء علیہم السلام نے نمازیں پڑھی ہیں۔(طبرانی)

تکبیر تشریق پڑھنا

۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد سے لے کر ۱۳ ذی الحجہ عصر کی نماز تک ۔ہر نماز کے بعد یہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔مرد بلند آواز میں پڑھیں عورتیں آہستہ آواز میں ۔(در مختار، ہدایہ)۔۹ ذی الحجہ سے ۱۰ ذی الحجہ تک نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہنی چاہیے پھر تلبیہ پڑھنی چاہیےتلبیہ ۱۰ ذی الحج کو رمی کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

۹ ذی الحجہ (یوم عرفہ) حج کا دوسرا دن

منیٰ سے عرفات کو روانگی

نویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہوجانے کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہوں گے، راستے میں تلبیہ اور تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تحلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنا مستحب ہے۔ عرفات پہنچتے پہنچتے دوپہر ہو جائے گی۔ وقوف عرفات جو فرض ہے اس کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے۔ نویں تاریخ کو عرفات کے میدان میں حاضری حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اگر کوئی نویں تاریخ کے زوال سے لے کر دسویں تاریخ کی صبح صادق تک تھوڑی دیر کے لیے بھی میدان عرفات میں حاضر نہ ہوا تو اس کا حج نہیں ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حج وقوف عرفہ ہے۔'' (ترمذی)

وقوف کی سنتیں:

(۱) غسل (۲) دونوں خطبوں میں حاضری (۳) دونوں نمازیں ملا کر پڑھنا (۴) روزے کے بغیر ہونا (۵) باوضو ہونا (۶) نمازوں کے بعد فوراً وقوف کرنا (۷) چھت یا ٹینٹ وغیرہ کے بغیر کھلے آسمان تلے قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا (۸) غروب آفتاب کے بعد بلا تاخیر روانہ ہونا۔

نویں تاریخ کو عرفات میں ان باتوں کا خیال رکھیے۔

(۱) وقوف کی نیت سے غسل کر لیں: زوال ہونے کے بعد اگر آسانی سے ممکن ہو تو وقوف عرفہ کی نیت سے آپ غسل کر لیں، اگر غسل کرنے کا موقع نہ ہو تو وضو کر لیں۔ کھانے پینے کی حاجت سے فارغ ہو جائیں

(۲) عرفات میں ظہر اور عصر دونوں نمازیں پڑھنی ہیں: نبیؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں وادی نمرہ (جہاں آج کل مسجد نمرہ ہے) میں آرام فرمایا جب سورج

ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا پھر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے ادا فرمائیں اور اس کے آگے پیچھے کوئی نفل نماز نہیں پڑھی (مسلم)

میدان عرفات میں جو مسجد نمرہ ہے اس کے امام صاحب ۹ ذی الحجہ کو حج کا خطبہ دیں گے اس کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ظہر کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائیں گے اور قصر پڑھائیں گے، پہلے ظہر کے فرض پڑھائیں گے، اس کے فوراً بعد عصر کے فرض پڑھائیں گے، جو حجاج کرام مسجد نمرہ میں امام صاحب کے پیچھے نمازیں پڑھیں، ان کو یہ دونوں نماز اکٹھی ملا کر پڑھنی ہے۔حنفی علماء کے مطابق دونوں نمازیں اکٹھی پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ وہ نمازیں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں پڑھی جائیں۔لیکن چونکہ ہر شخص وہاں پہنچ نہیں سکتا اور سب حاجی وہاں سما نہیں سکتے۔لہٰذا اپنے خیموں میں جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں پڑھیں اور اپنے مسافر یا مقیم ہونے کے مطابق قصر یا پوری نمازیں پڑھیں۔ نمازوں کے بعد تکبیر تشریق اور تلبیہ پڑھیں باقی وقت ذکراور دعاؤں میں گزاریں۔عرفہ کے دن دعا ہی خاص عبادت ہے۔

(۳) وقوف عرفہ کا وقت: وقوف کا مطلب ہے کھڑے ہونا، ٹھہرنا، ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی طلوع فجر تک وقوف عرفہ کا وقت ہے۔

وقوف عرفہ کا مسنون طریقہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ قبلہ رخ ہوئے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ (مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ)

زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک میدان عرفات میں جہاں چاہیں وقوف کر سکتے ہیں۔(مسلم) جبل رحمت (عرفات کا مشہور پہاڑ) کے قریب وقوف کرنا مستحب ہے۔ اگر وہاں جانے میں دشواری ہو یا واپسی میں اپنا خیمہ تلاش کرنا مشکل ہو

جائے تو اس سے بہتر ہے کہ اپنے خیمے میں وقوف کریں۔افضل یہ ہے کہ قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوکر مغرب تک وقوف کریں جتنا وقت کھڑے ہو سکتے ہیں کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جائیں اگر تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتو کچھ دیر دھوپ میں کھڑے ہوکر دعا مانگیں توبہ استغفار کریں اللہ کی حمد وثناء قرآن کی تلاوت درودشریف اورتلبیہ پڑھیں۔وقوف بیٹھ کر لیٹ کرسوتے اور جاگتے ہرطرح جائز ہےلیکن بلاعذر لیٹنا مکروہ ہے(عالمگیری)

عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت انتہائی قیمتی وقت ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں۔ یہ دعاؤں کی مقبولیت کا وقت ہے لہٰذا خشوع و خضوع اور گریہ زاری کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول رہیں اور اپنے لئے اپنے عزیز و اقارب اورکل مسلمانوں کے لئے دعائیں کریں۔

اگر ۹ ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہوتو عرفات میں ظہر پڑھیں عرفات شہر نہ ہونے کی وجہ سے یہاں جمعہ پڑھنا جائزنہیں۔حجۃالوداع کے دن جمعہ تھامگر نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی۔

میدانِ عرفات کی مسنون دعائیں

- حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بہتر دعاء عرفہ کے دن کی دعاء ہے اورسب سے بہتر جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے مانگی ہے، وہ یہ ہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ (ترمذی)

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے حمد ہے اس کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

- امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد عرفات میں قبلہ رخ ہوکر ۱۰۰

مرتبہ یہ دعا کہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

پھر سو (۱۰۰) مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○ پڑھے پھر سو (۱۰۰) مرتبہ یہ درود پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔

ترجمہ ’’اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیمؑ پر حضرت ابراہیمؑ کی آل پر بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے اور ہم پر بھی رحمت فرما۔‘‘

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے اس نے میری تسبیح اور تہلیل کی اور میری بڑائی اور عظمت بیان کی اور میری معرفت حاصل کی اور میری شان بیان کی اور میرے نبی ﷺ پر درود بھیجا، اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے حق میں میں نے اس کی سفارش قبول کی اور اگر میرا بندہ مجھ سے تمام عرفات والوں کے لیے سفارش کرے تو اس کی سفارش ان سب کے حق میں قبول کروں۔ (ترغیب)

- رسول ﷺ نے فرمایا کہ تم اس دعا کو عرفات میں کثرت سے پڑھو۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (شرح مناسک)

ان دعاؤں کے علاوہ تلاوت قرآن مجید، تلبیہ، استغفار کلمہ توحید (چوتھا کلمہ) تیسر کلمہ دعا و درود شریف پڑھنے میں غروب آفتاب تک مشغول رہیں۔ (کچھ مسنون دعائیں استغفار اور کلمے اس کتاب کے آخر میں دیے گئے ہیں وہاں سے ملاحظہ فرمائیں)۔

حدود عرفات کے اندر وقوف کرنا فرض ہے:

عرفات کی حدود میں وقوف کرنا فرض ہے، بعض حجاج جو انفرادی طور پر حج کرتے ہیں، وہ اپنے خیمے عرفات کی حدود سے باہر لگا لیتے ہیں۔ مسجد نمرہ کے اندر کا محراب کی طرف کا آدھا ہال اور محراب کے پیچھے کا حصہ حدود عرفات سے باہر ہے۔ جسے بطن عرفہ کہا جاتا ہے۔ اگر وہاں کوئی ٹھہرے تو اس کو چاہیے کہ مغرب سے پہلے حدود عرفات کے اندر آجائے اگر کوئی عرفات کی حدود میں تھوڑی دیر کے لیے بھی نہیں آیا تو اس کا حج نہیں ہوا۔

(۴) میدان عرفات سے نکلنے کا وقت:

عرفات کے میدان میں غروب آفتاب تک ٹھہرنا ضروری ہے۔ اور اگر کوئی شخص باہر نکل گیا اور غروب آفتاب سے پہلے اندر واپس نہیں آیا تو اس پر ایک دم یعنی ایک جانور ذبح کرنا واجب ہوگا۔

عرفات سے مزدلفہ روانگی

''جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو شعر الحرام یعنی مزدلفہ میں اللہ کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تمہیں سکھایا ہے۔'' (البقرۃ:۱۹۸)

غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب پڑھے بغیر عرفات سے مزدلفہ کے لیے روانہ ہوں۔ راستہ میں ذکر اللہ اور تلبیہ پڑھتے رہیں۔ مغرب کی نماز عرفات میں یا راستے میں پڑھنا جائز نہیں۔ نماز مغرب کو موخر کر کے عشاء کے وقت نماز عشاء کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ اگر کوئی غلطی سے راستے میں مغرب کی نماز پڑھ لے تو اسے مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر اندیشہ ہو کہ مزولفہ پہنچتے پہنچتے صبح صادق نہ ہو جائے تو اب راستے ہی میں نماز مغرب اور نماز عشاء پڑھ لے۔ (بخاری)

مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کا طریقہ: اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس جگہ پر آپ قیام کریں، وہاں پہلے اذان دیں، پھر تکبیر کہیں اور پہلے مغرب کے فرض جماعت سے پڑھیں پھر عشاء کے فرض جماعت سے پڑھیں، پھر مغرب کی سنتیں پڑھیں، اس کے بعد عشاء کی سنتیں پڑھیں اور پھر وتر پڑھیں، صرف ایک اذان دیں اور ایک اقامت کہیں۔ مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے لیے جماعت شرط نہیں ہے اگر اکیلے پڑھیں تب بھی دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں۔ فرض نمازوں کے بعد پہلے تکبیر تشریق پھر تلبیہ پڑھیں۔

وقوف مزدلفہ (واجب)

وقوف مزدلفہ واجب ہے اور اس کا وقت صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے تک ہے۔ مزدلفہ میں رات کو جاگنا اور عبادت کرنا افضل ہے۔ نماز پڑھنے کے بعد اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر کچھ دیر آرام کریں، پھر آخری شب میں بیدار ہو جائیں۔ نوافل پڑھیں، دعائیں کریں اور توبہ استغفار کریں اور درود شریف اور تلبیہ پڑھیں۔ جب صبح صادق ہو جائے اور یہ یقین ہو جائے کہ صبح صادق ہو چکی ہے تو اول وقت میں اذان دیں اور جماعت سے فجر کی نماز ادا کریں۔ مزدلفہ میں نماز فجر عام دنوں کی نسبت جلدی ادا کرنا مسنون ہے۔ صبح صادق ہو جانے کے بعد وقوف مزدلفہ کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، موقع ہو تو پہلے غسل کریں پھر نماز پڑھ کر وقوف کریں۔

تمام میدان میں جہاں چاہے وقوف کر سکتے ہیں سوائے وادی محسر کے جو مزدلفہ سے خارج ہے یہ وہ مقام ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب آیا تھا۔ لہٰذا یہاں سے دوڑ کر گزرنے کا حکم ہے۔ جبل قزح کے قریب وقوف کرنا افضل ہے اگر رش کی وجہ سے وہاں پہنچنا مشکل ہو تو بہتر یہی ہے جہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وہیں وقوف کریں۔

مسئلہ ضعیف معذور، بیمار اور عورتیں مزدلفہ میں کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد منیٰ چلی

جائیں تو ان کے لیے جائز ہے (غنیۃ المناسک)

مزدلفہ میں قبولیت دعا کا وقت:

فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے سے پہلے تک جو وقت ملے قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور ہاتھ اٹھا کر تکبیر تہلیل اور توبہ استغفار کریں درود شریف اور تلبیہ پڑھیں اور دعا مانگیں۔ یہ قبولیت دعا کا خاص وقت ہے۔

مزدلفہ سے کنکریاں چننا: مزدلفہ سے کنکریاں چننا مستحب ہے ورنہ راستے سے لیں جمرہ عقبہ کے پاس سے نہ لیں ستر (۷۰) سے کچھ زیادہ کنکریاں چن لیں اور یہ کام رات ہی کو کر لیں، صبح کو وقت نہیں ملے گا، یہ کنکریاں چنے کے دانے کے برابر ہوں زیادہ بڑی نہ ہوں، اگر ناپاکی کا یقین ہو تو بہتر ہے دھولیں۔ ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے یہ کنکریاں منیٰ میں تین دن تک شیطانوں کو مارنے کے کام آئیں گی۔

۱۰ ذی الحجہ (یوم نحر) حج کا تیسرا دن

مزدلفہ سے منیٰ روانگی

۱۰ ذی الحجہ سورج نکلنے سے تھوڑی دیر پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جائیں۔ سورج نکلنے کا انتظار کرنا خلافِ سنت ہے۔ حج کے مناسک کی وجہ سے عید الضحیٰ کی نماز حاجیوں کو معاف ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو دوبارہ منیٰ آ کر یہ چار کام ترتیب وار کریں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ چاروں کام اسی ترتیب سے انجام دیئے۔

(۱) جمرہ عقبہ پر رمی (۲) قربانی (۳) حلق یا تقصیر (۴) طواف زیارت۔

حنفی مسلک میں دسویں تاریخ کو یہ تینوں کام ترتیب سے کرنے واجب ہیں۔ (۱) جمرہ عقبہ پر رمی (۲) قربانی کرنا (۳) سر کے بال منڈانا۔ اگر اس ترتیب کو کسی شخص نے بدل کر آگے پیچھے کر دیا تو اس پر ایک دم واجب ہو گا۔

مفرد کو رمی اور حلق و قصر میں ترتیب رکھنا ضروری ہے۔یعنی پہلے رمی پھر حلق یا قصر۔

مسئلہ دوسرے،تیسرے دن کی رمی۔قربانی یا حلق قصر سے قبل کرنا ترکِ واجب نہیں۔
اگر پہلے دن قربانی نہیں ہوسکی حالت احرام ہی میں ہے کہ دوسرا دن آگیا دوسرے دن کی رمی اپنے وقت میں ہی کرے اس سے مذکورہ ترتیب پر فرق نہیں پڑے گا۔

(۱) ۱۰ ذی الحجہ کا پہلا کام: جمرہ عقبہ(بڑے شیطان) کی رمی (واجب):

کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں۔رمی شعائر اللہ میں سے ہے۔رمی کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے لے کر آنے والی رات کی صبح صادق سے پہلے تک ہے۔ البتہ رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے اور زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک بھی جائز ہے۔عورتوں، بیماروں اور ضعیفوں کے علاوہ غروب آفتاب کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ دسویں تاریخ کو منیٰ میں سب سے پہلا کام یہ ہے کہ آج صرف بڑے شیطان کو جسے جمرۃ کبریٰ اور جمرہ عقبہ کہتے ہیں، سات کنکریاں مارنی ہیں۔گیارہویں، بارہویں، تیرہویں کو تینوں شیطانوں کو مارنی ہیں۔ یہ دراصل ستون ہیں جو نشانی کے طور پر اس جگہ بنے ہوئے ہیں، جہاں شیطان زمین میں دھنسا تھا،عوامی زبان میں ان ہی کو شیطان کہا جاتا ہے،مزدلفہ سے جو کنکریاں آپ لائے ہیں، ان میں سے سات کنکریاں مارنے کے لیے لے لیں اور احتیاطاً ایک دو کنکریاں زیادہ لے لیں، چونکہ بعض مرتبہ کوئی کنکری ضائع ہو جاتی ہے، اس کی جگہ دوسری کنکری مارنی ہوتی ہے وہاں کی گری پڑی کنکری نہ اٹھائیں وہ مردود ہیں۔

رمی کرنے کا مسنون طریقہ:

رمی شروع کرتے وقت تلبیہ کہنا بند کر دیں: حضرت جابرؓ اور حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے پہلے کنکری مارتے ہی تلبیہ پڑھنا بند فرما دیا تھا۔(بخاری و مسلم)
جمرہ عقبیٰ(بڑے شیطان) کی رمی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جمرہ عقبہ سے تھوڑے فاصلے پر اس طرح کھڑے ہوں کہ منیٰ دائیں طرف اور خانہ کعبہ بائیں طرف اور چہرہ سامنے

ہو۔کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کے انگلی سے پکڑیں اور تکبیر پڑھ کر ایک ایک کر کے ماریں۔تکبیر یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَشْكُوْرًا۔

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے۔شیطان کی خواہش کو پامال کرنے اور اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے، اے اللہ! اس حج کو حج مبرور بنا دے اور گناہوں کو معاف فرما دے اور اس کوشش کو قبول فرمالے۔'' (فتح الباری)

اگر پوری تکبیر یاد نہ ہوتو صرف بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط کہہ کر کنکریں ماریں۔کنکریں ستون کو اس طرح ماریں کہ کنکری اس حوض کے اندر گرنی چاہیے جو اس ستون کے اردگرد بنی ہوئی ہے،کنکری ایک ایک کر کے پھینکیں اور ہر مرتبہ تکبیر پڑھیں، اگر کسی شخص نے ساتوں کنکریاں ایک ساتھ پھینک دی تو وہ ایک کنکری شمار ہو گی، چھ کنکریاں اور مارنی ہوں گی، اگر کوئی کنکری ستون تک نہیں پہنچی بلکہ پہلے ہی گر گئی تو اس کے بدلے دوسری کنکری ماریں، وہاں گری پڑی کنکریاں نہ اٹھائیں، اسی طرح موٹے پتھر نہ پھینکیں، جوتے نہ ماریں اور زبان سے کوئی فضول کلمہ نہ نکالیں۔ رمی کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہریں (بخاری) یونہی قیام گاہ چلے جائیں۔یہاں دعا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

کنکریاں خود مارنا واجب ہیں: کنکریاں خود مارنا واجب ہے، اگر کسی شخص نے خواہ مرد ہو یا عورت، کسی دوسرے شخص سے کنکریاں لگوائیں تو اس کی کنکری ادا نہیں ہو گی، اس کے ذمے واجب باقی رہے گا ورنہ ایک دَم دینا پڑے گا۔

ضعیف مرد اور خواتین کنکریاں رات کو بھی مار سکتے ہیں:

اگر کمزور اور ضعیف مردوں اور خواتین کو دن میں کنکریاں مارنا دشوار ہوتو وہ رات کو مغرب یا عشاء کے بعد جا کر ماریں یا درمیان شب میں ماریں، صبح صادق ہونے سے پہلے

پہلے مار سکتے ہیں۔ اگر رات کو ماریں تو قربانی ۱۱ ذی الحجہ کو کریں اور اس کے بعد بال کٹوائیں۔

کنکریاں مارنے کے لیے نائب بنانا:

قرآن پاک میں ارشاد ہے کے اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو(سورۃ بقرہ ۹۶)
لہٰذا حاجی کے لیے جائز نہیں کہ وہ رمی کا عمل کسی اور کو سونپے البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسا بیمار یا کمزور ہو کہ وہ کھڑے ہو کر نماز بھی نہ پڑھ سکے اور اپنی ضروریات کے لیے چلنا پھرنا بھی اس کے لیے دشوار ہو، یا کوئی شخص اپاہج، ہاتھ پاؤں سے معذور ہو، یا اندھا، نابینا ہو تو وہ دوسرے کو کہہ کر اپنی کنکریاں مروا سکتا ہے، لہٰذا نائب پہلے اپنی طرف سے سات(۷) کنکریاں مارے پھر جس نے اسے نائب بنایا ہے اس کی طرف سے سات(۷) کنکریاں مارے۔کنکری مارنے سے پہلے اس کی طرف سے نیت کرے۔

(۲) ۱۰ ذی الحجہ کا دوسرا کام : قربانی (واجب)

دسویں تاریخ کا دوسرا کام قربانی کرنا ہے،قربانی کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کی طلوع فجر سے ۱۲ ذی الحجہ کی غروب آفتاب تک ہے مسنون وقت ۱۰ ذی الحجہ کی طلوع آفتاب کے بعد ہے حج تمتع اور حج قران کرنے والے کے لیے قربانی کرنا واجب ہے۔ ایک بکری،بکرا،دنبہ،بھیڑ کی قربانی دیں یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شرکت کریں۔ یہ حج کی قربانی یا ''دم شکر'' کہلاتی ہے، آپ اسی نیت سے یہ قربانی کریں، البتہ حج افراد کرنے والے کے لیے قربانی واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے، اگر گنجائش ہو تو قربانی کر لے ورنہ رہنے دے۔

عام طور پر حجاج کرام قربانی کی رقم حج درخواست کے ساتھ سعودی بینک یا کمپنی کے پاس جمع کرواتے ہیں جو باقاعدہ حکومت کی زیر نگرانی یہ کام انجام دیتے ہیں اور اس طرح نہ تو قربانی کا گوشت ضائع ہوتا ہے اور نہ کھال بلکہ بحفاظت غریب مما لک اور مہاجرین میں

تقسیم کر دیا جاتا ہے حج سے پہلے مکہ میں قربانی کا کوپن جس پر قربانی کا وقت درج ہوتا ہے حجاج کی قیام گاہ پر دے دیا جاتا ہے اگر کوئی شخص اپنے طور پر حج کی قربانی یا دم کی قربانی کرنا چاہے وہ سعودی اداروں کے مخصوص کاؤنٹر پر رقم جمع کرواکے کوپن حاصل کرلیں۔ لہٰذا قربانی کا وقت جو کوپن پر درج ہے اس کے بعد حلق یا قصر کریں۔

اگر کوئی خود جانور خرید کر قربانی کرنا چاہے اسے اس کام کے لیے منیٰ کی قربان گاہ جانا ہوگا جو ایک مشقت طلب کام ہے دم شکر قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے جبکہ کفارے کی قربانی کا تمام گوشت صرف محتاجوں اور فقراء میں تقسیم کرنا ہوگا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر نبی پاک ﷺ تریسٹھ (۶۳) اونٹ کی قربانی خود اپنے دست مبارک سے فرمائی جبکہ بقیہ سینتیس (۳۷) اونٹ حضرت علیؓ نے آپ ﷺ کی طرف سے ذبح فرمائے (مسلم)

قارن اور متمتع اگر قربانی کی استطاعت نہیں رکھتے تو وہ دس روزے رکھیں تین روزے حج کے مہینے میں یعنی یکم شوال سے ۸ ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد جب چاہیں رکھ لیں۔ باقی سات روزے ۱۳ ذی الحجہ کے بعد رکھیں خواہ مکہ میں رکھیں یا کسی اور جگہ مگر اپنے گھر واپس آ کر رکھنا افضل ہے۔ اگر عرفہ سے پہلے تین روزے نہ رکھے تو پھر قربانی ہی کرنی ہوگی۔

عید الضحیٰ کی قربانی

عید الضحیٰ (یعنی سنت ابراہیمی والی) کی قربانی ان حاجیوں پر واجب ہے جو مکہ میں مقیم ہیں اور صاحب نصاب ہیں (جو شخص مکہ میں ۱۵ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کرے وہ مقیم ہے۔) البتہ انہیں اختیار ہے کہ قربانی چاہے مکہ میں کریں یا اپنے وطن میں کسی کو کرنے کے لئے کہہ دیں اور جو مسافر ہیں ان پر یہ قربانی واجب نہیں۔ اگر کریں تو ثواب ہے۔

(۳) ۱۰ ذی الحجہ کا تیسرا کام : **حلق یا قصر (واجب)**

قربانی کے بعد دسویں تاریخ کا تیسرا کام حلق یا قصر یعنی سر کے بال منڈوانا یا کٹانا ہے۔حلق اور قصر کا وقت دس ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے افضل وقت دس ذی الحجہ ہے اس کے بعد کریں تو دم لازم ہے۔

مردوں کے لیے حلق افضل ہے یا قصر میں کم از کم چوتھائی سر کے بالوں میں سے انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹوانا تو واجب ہے اور افضل یہ ہے کہ تمام سر کے بالوں میں سے ایک ایک پورے کے برابر کٹوائیں، یہ حکم مردوں ،عورتوں دونوں کے لیے ہے۔ (حلق اور قصر کا طریقہ تفصیلاً صفحہ ۵۵ پر دیا گیا ہے وہاں سے ملاحظہ فرمائیں)

احرام کھول کر عام لباس پہننا:

سر کے بال منڈوانے یا کٹوانے کے بعد آپ سے وہ تمام پابندیاں ختم ہوگئیں جو احرام باندھتے وقت آپ پر لگی تھیں، البتہ ایک پابندی ابھی باقی ہے، وہ یہ کہ بیوی اگر ساتھ ہے تو اس سے کوئی شہوت کی بات اور شہوت کا عمل نہیں کر سکتے، جب تک طواف زیارت نہ کرلیں۔لہٰذا بال کٹوانے کے بعد آپ غسل کرلیں، سلے ہوئے کپڑے پہن لیں، خوشبو لگانا مردوں کے لئے سنت ہے(مسلم) پھر طواف زیارت کے لیے مکہ آجائیں۔

(۴) ۱۰ ذی الحجہ کا چوتھا کام : **طواف زیارت/طواف افاضہ (فرض)** :

طواف زیارت حج کا تیسرا اور آخری بڑا رکن ہے۔قرآن پاک میں ارشاد ہے

''پھر چاہیے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں۔'' (الحج:۲۹) اس آیت سے طوافِ افاضہ مراد ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے روز طوافِ افاضہ کیا اور پھر آپ ﷺ نے مکہ سے واپس منیٰ آ کر ظہر کی نماز ادا کی۔ (بخاری، مسلم، بیہقی)

طواف زیارت کا وقت:

اس کا وقت ۱۰ ذی الحج کی صبح صادق طلوع ہو جاتے ہی شروع ہو جاتا ہے، اس سے پہلے جائز نہیں۔ طواف زیارت دس، گیارہ، بارہ ذی الحج کے تینوں دنوں میں ہو سکتا ہے۔ البتہ دسویں ذی الحج کو ادا کرنا افضل ہے۔ بغیر کسی عذر کے ۱۲ ذی الحجہ کے غروب آفتاب کے بعد کرنے سے گناہ ہوگا اور دم دینا ہوگا۔ یہ طواف کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہوتا۔

طواف زیارت کا طریقہ

اگر طواف زیارت کے بعد سعی کرنی ہو تو اس طواف میں رمل کرنا ہوگا اور اگر احرام کی حالت میں ہیں یعنی احرام کی چادریں نہیں اتاریں تو اضطباع بھی کریں۔ اگر کسی نے طواف قدوم کے بعد حج کی سعی کرلی ہے تو اس طواف میں رمل اور اضطباع نہ کرے۔ باوضو طواف زیارت کے لیے آپ پہلے بیت اللہ کے حجر اسود والے کونے کے سامنے آ کر اس طرح کھڑے ہوں کہ منہ آپ کا بیت اللہ کی طرف ہو۔ یہاں کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے یہ نیت کریں کہ

''میں طواف زیارت کے سات چکر اللہ کے لیے لگاتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔''

نیت کر کے دائیں طرف کو ذرا چلیں تاکہ حجر اسود آپ کے سینے کے بالکل سامنے ہو، یہاں کھڑے ہو کر آپ پہلے حجر اسود کا استقبال (تعظیم) کریں، استقبال کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ نماز کی طرح کانوں تک اٹھائیں، تکبیر یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

پھر ہاتھوں کو چھوڑ دیں۔ اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں، آج چونکہ آپ حالت احرام میں نہیں ہیں اور خوشبو لگانے کی کوئی پابندی نہیں ہے، اس لیے اگر موقع ملے تو حجر اسود کو بوسہ دیں، ورنہ صرف ہاتھ کے اشارے سے استلام کریں، ورنہ دور سے کھڑے ہو کر اس طرح

استلام کریں کہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ہتھیلیوں سے حجر اسود کی طرف ایک مرتبہ اس خیال اور نیت کے ساتھ اشارہ کریں جیسے آپ حجر اسود پر ہاتھ رکھ رہے ہیں اور اشارہ کرتے وقت یہ تکبیر کہیں: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور ہتھیلیوں کو چوم لیں۔

حجر اسود کے استقبال اور استلام کے بعد پاؤں کو داہنی طرف موڑ کر اس طرح کہ حجر اسود بائیں طرف رہے پھر طواف کرنا شروع کر دیں۔ طواف کے دوران یہ دعا پڑھتے رہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط (ابن ماجہ)

رکن یمانی اور حجر اسود کے دوران یہ دعا پڑھیں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

طواف زیارت کے پہلے تین چکروں میں مرد رمل کریں، ، ہجوم کی وجہ سے جس قدر بآسانی ممکن ہو اس پر عمل کریں۔ خواتین آرام سے چلیں، ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کریں۔ موقعہ ہو تو بوسہ دیں یا ہاتھ لگائیں، ورنہ اشارہ سے استلام کریں، اسی طرح آج جب آپ رکن یمانی سے گزریں اور موقع ملے تو دونوں ہاتھ لگائیں یا صرف داہنا ہاتھ لگائیں، صرف بایاں ہاتھ نہ لگائیں ایسے ہی گزر جائیں، البتہ رکن یمانی کو بوسہ دینا یا اس کی طرف صرف ہاتھ سے اشارہ کرنا درست نہیں بلکہ خلاف سنت ہے۔

جب سات چکر پورے ہو جائیں تو اب حجر اسود پر آ کر آٹھویں مرتبہ استلام کریں ۔آپ کا طواف زیارت مکمل ہو گیا۔ طواف کے بعد درج ذیل تین کام کریں۔

(۱) طواف کی دو رکعتیں (واجب)

مقام ابراہیم کے قریب یا مسجد حرام میں کسی بھی جگہ دو رکعت نفل پڑھیں، یہ واجب ہیں۔ اس کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ

فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھیں۔(مسلم)

(۲) ملتزم پر دعا

ملتزم سے چمٹ کر گڑگڑا کر سینے اور رخسار لگا کر انتہائی عاجزی سے دعائیں مانگنا حج کا ایک مسنون عمل ہے۔ اگر موقع ملے تو اس سے چمٹ کر دعا کریں۔ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے۔

ملتزم پر دعا کرنا مستحب ہے

حضرت عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان کی دیوار پر چمٹے ہوئے دیکھا۔ میں نے لوگوں کو (صحابہ کرام کو) بھی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خانہ کعبہ کی دیوار سے چمٹے ہوئے دیکھا۔ (احمد، ابوداؤد)

(۳) آب زَم زَم پینا اور دعا کرنا

آب زم زم پر آئیں اور کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے بِسْمِ اللہِ پڑھ کر تین سانس میں زمزم کا پانی پینا سنت ہے۔ اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں۔ زمزم پیتے وقت دعا کریں، زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرماتے ہیں۔ (بیہقی) اس لیے اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ دعا مانگیں اور یاد ہو تو یہ دعا بھی پڑھنا سنت ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ۔

طواف زیارت مکمل ہو گیا اور بیوی سے شہوت کی بات کرنے کی جو پابندی باقی تھی وہ بھی طواف زیارت کے بعد ختم ہو گئی۔

حج کی سعی (واجب)

طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کی جاتی ہے۔اس میں احرام شرط نہیں یہ سعی بغیر احرام کے اپنے روزمرہ کے لباس میں کریں۔ یہ طواف زیارت کے فوراً بعد کریں طواف زیارت سے پہلے نہیں ہوسکتی متمتع کے لیے یہ سعی ضروری ہے اور اس وقت کرنا افضل ہے اگر متمتع نے آٹھ ذی الحج کو حج کا احرام باندھنے کے بعد ایک نفلی طواف کر کے حج کی سعی کر لی ہے تو اب نہ کریں اگر قارن اور مفرد نے طواف قدوم کے ساتھ حج کی سعی کرلی ہے تو اب سعی نہ کریں۔ (حج کی سعی کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ کی سعی کا ہے یہ صفحہ نمبر ۵۱ پر دیا گیا ہے اس کے مطابق کریں)۔

طواف زیارت کے بعد منیٰ کو واپسی

طواف زیارت اور حج کی سعی کرنے کے بعد آپ واپس منیٰ آجائیں، بلا ضرورت مکہ مکرمہ میں نہ ٹھہریں، البتہ اگر نماز کا وقت قریب ہو تو حرم شریف میں نماز پڑھنے کے بعد منیٰ روانہ ہو جائیں، دسویں، گیارھویں اور بارھویں ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا سنت ہے۔ان راتوں میں ذکر الٰہی کریں اور دعائیں مانگیں۔

۱۱ ذی الحجہ حج کا چوتھا دن منیٰ میں قیام اور رمی

گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کو ایام رمی کہتے ہیں۔آج تینوں جمرات کو کنکریاں مارنی ہیں، کنکریاں مارنے کا وقت آج زوال کے بعد شروع ہوکر غروب آفتاب تک ہے۔ غروب آفتاب کے بعد مکروہ ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص نے آج زوال سے پہلے کنکریاں مار لیں تو وہ کنکریاں ادا نہیں ہوں گی، زوال کے بعد دوبارہ کنکریاں مارنا ضروری ہو گا۔ خواتین، بوڑھے اور کمزور حضرات رات کے وقت بھی کنکریاں مار سکتے ہیں لیکن صبح صادق سے پہلے پہلے کنکریاں مارنی ہیں، آج پہلے جمرہ اولیٰ کو سات کنکریاں مارنی ہیں پھر جمرہ وسطیٰ کو، پھر جمرہ عقبہ کو مارنی ہیں۔

جمرہ اولیٰ (چھوٹا شیطان) کی رمی

پہلے جمرہ اولیٰ کے سامنے آ کر پانچ چھ ہاتھ کے فاصلے پر کھڑے ہو جائیں اور کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان پکڑیں، کنکری مارتے وقت یہ تکبیر کہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطٰنِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا وَّسَعْيًا مَشْكُوْرًا۔

یا صرف بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لیں۔''

ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارنے کے بعد ستون سے ذرا دور ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کچھ دیر کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کریں، چھوٹے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا بقدر سورہ فاتحہ پڑھنے کے کھڑے رہنا اور تحمید، تہلیل، تکبیر اور درود پڑھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

جمرہ وسطیٰ (درمیانے شیطان) کی رمی

جمرہ وسطیٰ کی طرف آئیں، وہاں پہنچ کر اس کو بھی اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں، کنکریاں مارنے کے بعد ایک طرف ہٹ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کچھ دیر کے لئے جو دل چاہے دعا کریں۔

جمرہ عقبیٰ (بڑا شیطان) کی رمی

جمرہ عقبہ کی طرف آئیں اور اس کو بھی اسی طرح تکبیر کہتے ہوئے سات کنکریاں ماریں، لیکن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہیں کرنی بلکہ نکلتے چلے جائیں۔ تینوں جمروں کو ترتیب وار کنکریاں مارنا سنت ہے، پہلے چھوٹے کو پھر درمیانے کو پھر بڑے کو اور بعض علماء اس ترتیب کو واجب کہتے ہیں۔ رات کو منیٰ میں ہی قیام کریں، تلاوت، ذکر، توبہ و استغفار کریں، دعائیں مانگیں۔ ایک روایت ہے یہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔ (مسلم)

۱۲ ذی الحجہ حج کا پانچواں دن منیٰ میں قیام، رمی (واجب)

تینوں جمرات کو زوال کے بعد اسی ترتیب سے کنکریاں مارنی ہیں، پہلے جمرہ اولیٰ کو سات کنکریاں مار کر دعا کریں، پھر جمرہ وسطیٰ کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دعا کریں اور پھر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں، لیکن اس کے بعد دعا نہ کریں۔

بارہویں تاریخ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل کر مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ پر آجائیں، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے ”اور قیام (منیٰ) کے دنوں میں جو گنتی کے دن ہیں (یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذلحجہ) اللہ کو یاد کرو اگر کوئی جلدی کرے اور دو ہی دن میں چل پڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھرا رہے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں“ (البقرہ، ۲۰۳)

آج کل یہی معمول ہے کہ بارہویں تاریخ کی شام کو منیٰ سے لوگ مکہ مکرمہ آجاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص بارہویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ٹھہرا رہا اور صبح صادق اسے وہیں ہوگئی تو تیرہویں تاریخ کو کنکریاں مارنا بھی اس پر واجب ہے، لہٰذا وہ شخص تیرہویں تاریخ کو بھی اسی ترتیب سے تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارے۔ البتہ تیرہویں تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد زوال سے پہلے بھی کنکریاں مارنے کی کراہت کے ساتھ اجازت ہے، اگرچہ بہتر آج بھی زوال کے بعد ہی مارنا ہے، کنکریاں مارنے کے بعد اب آپ مکہ مکرمہ آجائیں۔ منیٰ کا کام مکمل ہوگیا۔

منیٰ سے واپسی کے بعد مکہ میں قیام

مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد ادب و احترام کے ساتھ مکہ میں قیام کریں، مسجد حرام میں جماعت سے نمازوں کا اہتمام کریں، زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کریں یہ افضل عبادت ہے، نفلی عمرے بھی کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت، نفل نمازیں اشراق، چاشت، اوابین، تہجد، صلوٰۃ التسبیح وغیرہ پڑھیں صدقہ خیرات بھی کریں۔

طواف وداع (واجب)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک نہ لوٹے جب تک وہ آخری مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کر لے۔

(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)

جس دن آپ کو مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا ہو، اس دن آپ ایک آخری طواف کر لیں۔ یہ آخری طواف ''طواف وداع'' کہلاتا ہے، اس کو طواف رخصتی اور طواف صدر بھی کہتے ہیں، یہ طواف صرف آفاقی پر واجب ہے (میقاتی، حلی اور مکی پر واجب نہیں مستحب ہے) اس کے لیے نیت ضروری نہیں اگر طواف زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف کرلیا تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔ اگر طوافِ وداع کے بعد کسی وجہ سے مکہ میں دوبارہ قیام کرنا پڑے تو رخصت کے وقت دوبارہ طواف وداع کرنا مستحب ہے۔ اس طواف میں رمل اور اصطباع نہیں۔

طواف وداع کا طریقہ

لہٰذا جب مکہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو، اس دن روانہ ہونے سے پہلے آپ مسجد حرام میں آئیں اور باوضو حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ حجر اسود والا کونا آپ کے دائیں طرف رہے اور طواف وداع یہ کی نیت کریں،

''اے اللہ میں طواف وداع کی سات چکروں کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لیے آسان بنا اور قبول فرما''

اس کے بعد حجر اسود کے بالکل سامنے کھڑے ہو کر حجر اسود کا استقبال اور استلام کریں اور بیت اللہ کے سات چکر لگائیں اور ہر چکر میں استلام کریں، سات چکر لگانے کے بعد آٹھواں استلام کریں اور اس کے بعد تین ضمنی کام کریں۔

(۱) دو رکعت ''دوگانہ طواف'' پڑھیں (۲) ملتزم سے چمٹ کر گریہ زاری سے دعا (۳) زمزم کا پانی پی کر دعا کریں۔ (طواف کا تفصیلاً طریقہ صفحہ ۴۵ پر ہے)۔

حج مکمل ہوگیا

حج آپ کا مکمل ہو گیا اللہ تعالیٰ عافیت اور سلامتی کے ساتھ ہم سب کو حج مبرور نصیب فرمائے۔ آمین۔ بیت اللہ پر آخری نظر ڈالتے ہوئے دل میں پھر حاضری کی تمنا و آرزو لئے یہ دعا کریں کہ اے اللہ! مجھے بار بار حاضری کی توفیق عطا فرما، اپنی حاجات کے لئے اور سب مسلمانوں کے لیے دعائیں کریں۔

حاجی کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''جب تم حاجی سے ملاقات کرو تو اُس کو سلام کرو اور اُس سے مصافحہ کرو اس سے پہلے کے وہ گھر میں داخل ہو اپنے لیے اس سے دعا کی درخواست کرو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے۔ (مشکوٰۃ) حاجی کی بخشش ہو جاتی ہے اور جس کے لیے حاجی استغفار کرتا ہے وہ بھی بخشا جاتا ہے (ترغیب، البزار)

نفلی عمرہ اور نفلی طواف

نفلی عمرے کے لیے آپ کو حرم کی حدود سے باہر جا کر عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا، اس کے لیے دو جگہیں مشہور ہیں، ایک مقام جعرانہ ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً ۹ میل کے فاصلے پر ہے، وہاں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کرلیں، یا دوسری جگہ مقام تنعیم ہے، جو مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام سے مشہور ہے، ان میں سے کسی جگہ جا کر آپ احرام باندھ سکتے ہیں، پہلے احرام کی چادریں باندھیں اوڑھیں، پھر احرام عمرہ کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھیں، پھر احرام عمرہ کی نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں اور مکہ مکرمہ آ کر عمرہ کریں۔ پہلے طواف کریں۔ پھر سعی کریں پھر حلق یا قصر کریں۔

نفلی طواف کے لیے احرام کی ضرورت نہیں ہے، اس لیے ہر نماز کے بعد آپ کر سکتے ہیں، مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران آپ کثرت سے نفلی طواف کریں۔ عمروں کی کثرت کے مقابلے میں طواف کی کثرت زیادہ افضل ہے، نفلی طواف کے بعد دوگانہ نفل پڑھیں جو واجب ہیں۔ آب زَم زَم پئیں اور ملتزم پر بھی دعا کریں۔

دوسروں کی طرف سے طواف یا عمرہ کرنا

اگر آپ کسی زندہ یا مردہ کی طرف سے عمرہ یا طواف کرنا چاہیں تو ان کی طرف سے نیت کر کے عمرہ یا طواف کرلیں نیت یوں کریں۔

"اے اللہ میں اپنے والد یا شوہر کی طرف سے یہ عمرہ یا طواف کی نیت کرتا ہوں یا کرتی ہوں ان کی طرف سے اسے قبول فرما اور میرے لیے آسان فرما دے۔"

خود عمرہ یا طواف کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے شخص کو یا کئی لوگوں کا پہنچا سکتے ہیں۔

متفرق مسائل اور ان کا حل

احرام کے مسائل :

اگر کوئی ۸ ذی الحجہ سے پہلے منیٰ میں موجود ہے اور وہ حج کرنا چاہتا ہے تو وہ منیٰ سے حج کا احرام باندھ سکتا ہے۔ احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے کیونکہ منیٰ حدود حرم میں ہے (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

اگر کوئی مفرد مکہ نہیں گیا بالا بالا عرفات چلا گیا وہاں وقوف کیا طواف قدوم اس سے ساقط ہو گیا اس کے ترک پر کوئی کفارہ نہیں۔ مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

اگر کوئی قارن مکہ نہیں گیا اور عرفات چلا گیا تو وقوف کی وجہ سے اس کا عمرہ جاتا رہا لہٰذا اس پر قربانی "دم شکر" بھی اس سے ساقط ہو گیا کیونکہ جب اس نے عمرے کو چھوڑ دیا تو یہ مثل مفرد کے ہے اور مفرد پر قربانی نہیں۔ عمرہ چھوڑنے کی وجہ سے ایک دم اس

پر لازم ہو گا اور عمرے کی قضا کرنی بھی لازم ہے۔

• ایک احرام سے ایک سے زیادہ عمرے نہیں ہو سکتے ۔عمرہ کرنے کے بعد جب تک حلق یا قصر کے ذریعے احرام نہیں کھولا جائے گا دوسرا احرام باندھنا جائز نہیں۔

مجبوری کی وجہ سے احرام نہ باندھنا:

بعض ملازمین (بحری جہاز، ہوائی جہاز وغیرہ) حج کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے یا حج کی اجازت ملے گی یا نہیں معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھ سکے مگر بعد میں اجازت ملنے کی صورت میں جدہ سے احرام باندھا تو دم لازم نہیں ہو گا۔

احرام کی مشروط نیت کرنا:

اگر کسی بیماری یا کسی دشواری یا قانونی پیچیدگی کی بنا پر حرم تک پہنچنا مشکل نظر آ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حج یا عمرے کی نیت کرتے وقت یہ الفاظ بھی کہے ("اے اللہ میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے") (بخاری)۔

اس مشروط نیت کا یہ فائدہ ہو گا کہ رکاوٹ پیش آنے کی صورت میں احرام کھولنا پڑا تو فدیہ نہیں دینا پڑے گا۔ اگر حج اور عمرہ نفلی ہوں تب بھی قضا دینی نہیں ہوگی۔

• فرض حج ادا کرنے کے بعد فقراء اور مساکین پر مال خرچ کرنا نفلی حج سے افضل اور بہتر ہے۔ خاص طور پر جہاں فقراء کو ضرورت زیادہ ہو (درمختار)۔

• مقام ابراہیم کو بوسہ دینا چھونا یا استلام کرنا منع ہے (غنیّۃ المناسک)

حرم شریف، منیٰ، عرفات، اور مزدلفہ میں نماز کے مسائل:

کوئی شخص مکہ مکرمہ میں اس وقت مقیم تصور کیا جائے گا جب ۷ ذی الحجہ تک اس کے کم از کم پندرہ دن ہوں گے تو ایسے افراد مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں تمام نمازیں پوری پڑھیں۔ اگر کوئی شخص دو مقامات پر ۱۵ روز ٹھرنے کی نیت کرے تو اگر وہ دونوں مقام مستقل جدا جدا ہوں تو وہ مقیم نہیں ہو گا مثلاً اگر کوئی شخص چودہ دن مکہ میں پانچ دن منیٰ

اورعرفات میں۔تو اس صورت میں وہ مسافر ہی رہے گااور سب جگہ نماز قصر ہی پڑھے گا۔مسافرمقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔

نماز میں عورت کا مرد کے برابر کھڑے ہونا:

نماز ایک ہی امام کے پیچھے باجماعت خواہ حرمین شریفین میں ہو یا کہیں بھی عورت کو مردوں سے الگ کھڑے ہونا شرعاً ضروری ہے۔ ورنہ مرد کی نماز نہیں ہوگی اورعورت کی بھی مکروہ ہوگی اور مرد خواہ اس عورت کا باپ بیٹا یا شوہر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر درمیان میں ایک مرد کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ چھوڑ کر یا درمیان میں کوئی پردہ حائل ہو،کھڑی ہوتو ان صورتوں میں نماز درست ہے۔ (عالمگیری)

عورتوں کے لیے حج سے متعلق احکام:

عورت بھی حج کے تمام افعال مرد کی طرح ادا کرے مگر چند امورعورت کے ساتھ خاص ہیں وہ یہ ہیں۔عورت تلبیہ آہستہ پڑھے اضطباع اور رمل نہ کرے مردوں کا ہجوم زیادہ ہوتو خانہ کعبہ سے دور رہ کر طواف کرے بلکہ استلام بھی اشارے سے کرے صفا مروہ کی سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان مردوں کی طرح نہ دوڑے۔

بیمار اور حائضہ عورت کے لیے طواف وداع کا حکم ساقط ہو جانا

اگر کسی خاتون کے معذوری کے ایام (حیض) شروع ہو جائیں تو طواف وداع اس خاتون سے معاف ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے ٹھہرنے کی ضرورت نہیں، اس طرح اگر کوئی شخص بیمار ہو گیا اور طواف وداع کی طاقت نہیں ہے تو اس سے بھی یہ طواف ساقط ہو جاتا ہے۔

حائضہ عورت کے لیے طواف زیارت کا حکم:

طواف زیارت جو فرض ہے، وہ کسی شخص سے کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا۔ اگر کسی خاتون کو حیض شروع ہو جائے اور اس نے اب تک طواف زیارت نہ کیا ہوتو طواف زیارت کے لیے اس کو وہاں ٹھہرنا ضروری ہے، جب فارغ ہو جائے تو فوراً غسل کر کے

پاک صاف کپڑے پہن کرطواف زیارت کرے، پھر صفا مروہ کی سعی کرے، سعی طواف کے تابع ہے لہٰذا طواف سے پہلے سعی کرنا درست نہیں۔طواف کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے تو حالت حیض ہی میں سعی کرسکتی ہے کیونکہ سعی کے لیے طہارت (پاکیزگی) شرط نہیں۔اور صفا مروہ کا حصہ مسجد کے حکم میں نہیں۔

طواف زیارت سے متعلق مسائل:

اگر کوئی مرد یا عورت طواف زیارت'' کیے بغیر وطن واپس آگیا تو جب تک وہ واپس جا کر ''طواف زیارت'' نہیں کر لے گا، اس وقت تک میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات حرام رہیں گے۔ اس لیے طواف زیارت کو کسی حال میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ اگر واپسی کی تاریخ آجائے تو درخواست کر کے اپنی تاریخ آگے بڑھوا لیں اور اپنا عذر بیان کر دیں لیکن طواف زیارت کے بغیر ہرگز واپس نہ آئیں۔

حج کی سعی سے متعلق مسائل:

(۱) پہلی صورت حج (وقوف عرفہ) سے پہلے سعی کرنا آفاقی حج افراد والے نے حج کا احرام باندھا ہوتا ہےاور قران والے نے عمرے کے ساتھ ساتھ حج کا احرام بھی باندھا ہوتا ہے ان دونوں قسم کے افراد نے طواف قدوم بھی کرنا ہوتا ہے لہٰذا طواف قدوم کے بعد کسی بھی دن حج کی سعی کر سکتے ہیں البتہ مسنون ہے کہ طواف کے بعد بلا ضرورت سعی میں تاخیر نہ کی جائے

(۲) واضح رہے کہ حج قران والے نے دو طواف کرنے ہوتے ہیں ایک طواف عمرہ کا اور دوسرا طواف قدوم اس طرح سعی بھی دو کرنی ہوتی ہیں ایک عمرے کی اور ایک حج کی اگراس نے پہلے دونوں طواف ایک ساتھ کر لیے پھر دونوں سعی ایک ساتھ کی تو مناسک کی ادائیگی تو ہو جائے گی البتہ ترتیب کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے سنت ترک ہوگی۔

(۳) حج تمتع والا مکہ مکرمہ پہنچ کرعمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیتا ہے پھر جب حج

کا احرام باندھے گا تو ایک نفلی طواف کرنے کے بعد حج کی سعی کر سکتا ہے۔

دوسری صورت یعنی حج کے بعد (وقوف عرفہ) کے بعد سعی کرنا:

(۱) حج کی سعی وقوف عرفہ کے بعد کرنا مسنون ہے یعنی رمی، قربانی، حلق یا قصر کے بعد احرام کھول کر طواف زیارت کے بعد کرے۔

(۲) اگر کوئی دس ذی الحجہ کو حلق سے پہلے سعی کرنا چاہتا ہے تو ایسی صورت میں احرام کی حالت میں طواف زیارت رمل اور اضطباع کے ساتھ کرے اس کے بعد سعی کرے۔

(۳) حج تمتع اور حج افراد کرنے والے کے لیے وقوف عرفہ کے بعد اور طواف زیارت کے بعد سعی کرنا افضل ہے حج افراد کرنے والا آفاقی ہو یا غیر آفاقی (اہل حل یا اہل حرم) دونوں کے لیے یہی حکم ہے۔

(۴) اگر کسی نے وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت سے پہلے سعی کر لی تو سعی ادا نہیں ہوئی سعی درست ہونے کے لیے شرط ہے وہ کسی معتبر طواف (یعنی ایسا طواف جس کے بعد سعی ہو سکتی ہے) یا طواف کے اکثر چکروں کے بعد واقع ہو لہٰذا اگر طواف کے تین چکروں کے بعد سعی کی تو سعی ادا نہیں ہو گی۔

دعا کی قبولیت کے خاص مقامات:

مکہ معظّمہ میں یوں تو ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے لیکن درج ذیل مقامات خاص ہیں

(۱) طواف کرتے وقت (۲) حجر اسود پر (۳) رکن یمانی (۴) ملتزم (۵) بیت اللہ کے اندر (۶) میزاب رحمت (۷) زم زم کے پاس (۸) مقام ابراہیم (۹) سعی کے وقت (۱۰) صفا مروہ پر (۱۱) عرفات میں (۱۲) مزدلفہ میں (۱۳) منٰی میں (۱۴) مشعر الحرام (۱۵) جمرات کے پاس سوائے جمرہ عقبہ کے (۱۶) خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑنے پر۔

نابالغ ناسمجھ اور سمجھ دار بچوں کا حج:

نابالغ بچے بھی حج اور عمرہ ادا کر سکتے ہیں جن کا ثواب ان کے والدین کو ملے گا (مسلم)

نابالغ بچوں کی طرف سے ان کا ولی یا سرپرست یا والدین نیت کریں انہیں احرام پہنا دیں اور افعال کی ادائیگی کے لئے اپنے ساتھ ساتھ رکھیں ان کا نفلی حج ہوگا اس کا ثواب بچوں اور ان کے والدین یا سرپرست کو بھی ملے گا اگر ان بچوں سے کوئی ممنوع فعل کا ارتکاب ہو جائے یا ان کا ولی ان کی طرف سے کوئی رکن ادا نہ کر سکے تو بچے پر یا اس کے ولی پر کوئی جزا یا کفارہ نہیں۔

سمجھ دار لڑکے اور لڑکیاں مرد اور عورت کی طرح احرام باندھیں تمام ارکان خود ہی ادا کریں اگر کوئی واجب یا فرض ادا نہ کر سکیں تو ان پر کوئی جزا یا کفارہ نہیں۔ آخر میں جس طرح بڑے احرام کھولیں وہ بھی کھولیں۔

نوٹ: بہتر یہی ہے کہ حتی الامکان بچوں کو حج میں ساتھ نہ لایا جائے بچوں کا یہ حج نفل حج ہوگا بالغ ہو کر صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں ان کو اپنا فرض حج خود ادا کرنا ہوگا۔

حج بدل

حج بدل سے مراد ہے اپنے بدلے اپنے مصارف (خرچ) پر دوسرے شخص سے حج کروانا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول میرے باپ پر حج فرض ہے وہ بہت بوڑھے ہیں۔ سواری پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں۔'' فرمایا: ''ہاں۔'' (بخاری ومسلم)

حضرت ابی رزین عقیلی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ میرے والد بہت ہی بوڑھے ہو چکے ہیں، نہ وہ حج کرسکتے ہیں نہ عمرہ اور نہ سواری پر بیٹھنے کی سکت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ان احادیث سے معلوم ہوا جو شخص خود اپنا فرض حج ادا نہیں کرسکتا وہ دوسرے کو بھیج کر اپنا فریضہ ادا کرسکتا ہے (نماز اور روزے میں نیابت نہیں یعنی کوئی دوسرے کی

طرف سے ادانہیں کرسکتا یہ بدنی عبادتیں ہیں جبکہ حج بدنی اور مالی عبادت کا مجموعہ ہے اس میں نیابت جائز ہے)

حج بدل صحیح ہونے کی شرائط:

حج بدل صحیح ہونے کے لیے فقہانے کچھ شرائط لکھی ہیں جو درج ذیل ہیں

(۱) جس پر حج فرض ہو اور اس نے زمانہ حج (شوال، ذیقعد، ذوالحج کے پہلے دس دن) پایا مگر حج نہیں کیا پھر کوئی ایسا عذر پیش آ گیا جس کی وجہ سے حج کرنے کی قدرت نہیں رہی مثلاً ایسا بیمار ہوگیا کہ شفا کی امید نہیں رہی یا نابینا یا اپاہج ہوگیا یا بڑھاپے کی وجہ سے ایسا کمزور ہوگیا کہ خود سفر کرنے پر قدرت نہیں رہی تو اس کے ذمے فرض ہے کہ اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کو بھیج کر حج کرائے یا وصیت کردے کہ میرے مرنے کے بعد میری طرف سے میرے مال سے حج بدل کروایا جائے۔

(۲) اگرعورت کے پاس بقدرضرورت حج کے لیے مال موجود ہےمگر ساتھ جانے کے لیے محرم نہیں ملتا یا اگر ملتا ہےتو وہ اپنا خرچ برداشت نہیں کرسکتا۔عورت کے پاس اتنا مال نہیں کہ اپنے خرچ کے علاوہ محرم کا خرچ بھی خود برداشت کرسکےتو موت سے پہلے وصیت کردے کہ میرے مال سے حج بدل کرایا جائے یہ وصیت تہائی مال میں نافذ ہوگی۔

(۳)اگرکسی نے اپنے آپ کو معذور و مجبور جان کر حج بدل کرادیا اس کے بعد خود حج کرنے پر قادر ہوگیا تو خود حج کرنا فرض ہوگیا اور جو حج بدل کروایا ہے وہ نفل حج ہوجائے گا۔

(۴) حج بدل کرانے والا خود کسی سے حج کے لیے کہے اگر کوئی شخص ازخود دوسرے شخص کی طرف سے اس کے کہے بغیر حج کرے تو فرض ساقط نہیں ہوگا۔ مرتے وقت وصیت کرنا بھی کہنے کے حکم میں ہے۔ البتہ کسی کا وارث اگر اس کی وصیت کے بغیر

بھی اس کی طرف سے حج بدل کردے یا کسی سے کرادے تو فرض ادا ہوجائے گا۔

(۵) حج بدل کرانے والا ہی حج کے سارے مصارف خود برداشت کرے۔

(٦) حج بدل کرنے والا مسلمان ہو، عاقل ہو چاہے نابالغ ہی ہومگر بلوغت کے قریب ہو، اگر کسی ناسمجھ سے حج بدل کرایا تو فرض ادانہیں ہوگا۔ (ردمختار)

(۷) حج بدل کرنے والا احرام باندھتے وقت اس شخص کی طرف سے حج کی نیت اس طرح کرے ''اے اللہ میں فلاح شخص (اسکا نام لے) کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اس کومیرے لیے آسان بنا اور قبول فرما''

(۸) اگر کوئی شخص کسی زندہ (معذور) یا کسی میت کی طرف سے محض ثواب حاصل کرنے کی نیت سے حج کرانا چاہتا ہے تو اس کے وطن سے کروانا ضروری نہیں۔مکہ سے بھی کروانا جائز ہے اگر حج کروانے والا صاحب استطاعت ہو میقات سے کروانا افضل ہے۔

(۹) حج بدل کرنے والا ایک ہی شخص کی طرف سے حج کا احرام باندھے۔اگر اس نے حج بدل کرانے والے کی طرف سے بھی احرام باندھا اور ساتھ ہی اپنے فرض حج کا احرام باندھ لیا یا پھر دو افراد کی طرف سے حج بدل کا احرام باندھ لیا تو ان کی طرف سے فرض ادانہیں ہوگا۔

(۱۰) وہی شخص حج کرے جس سے حج بدل کروانے والے نے کہا ہے ہاں اگر یہ اجازت دی ہے کہ وہ دوسرے سے بھی حج بدل کرواسکتا ہے تو پھر دوسرے کے ذریعے بھی حج بدل ہوسکتا ہے۔

(۱۱) حج بدل کرنے والا اس شخص کی منشا کے مطابق حج کرے جو حج بدل کرا رہا ہے مثلاً حج کرانے والے نے حج قران کا کہا ہے تو حج قران حج تمتع کا کہا ہے تو حج تمتع

کرے۔

(۱۲) حج بدل اجرت و معاوضہ لے کر کرنا جائز نہیں۔ جتنا روپیہ حج کے مصارف میں خرچ کیا ہے وہی دیا جائے۔

(۱۳) بہتر ہے حج بدل کے لیے ایسے شخص کو بھیجا جائے جس نے فرض حج کیا ہوا ہو۔

(۱۴) حج بدل کرانے والے کے مقام سے سفر حج شروع کیا جائے اور اسی میقات سے حج کا احرام باندھا جائے۔

(۱۵) فقہاء نے فرمایا ہے کہ اولاد والدین کی طرف اگر بلا وصیت بھی حج کرے تو اللہ سے امید ہے کہ اس سے ان کا فرض حج ادا ہوجائے گا۔

(۱۶) حج بدل کی جب سب شرائط پائی جائیں تو جس کی طرف سے کیا گیا اس کا فرض بھی ادا ہوجائے گا اور حج کرنے والا بھی ثواب پائے گا۔ (ردمختار، درالمختار)

(۱۷) دوسرے کا حج فرض ادا کرنے کے لیے حج بدل کرنا اپنا نفلی حج ادا کرنے سے افضل ہے۔(غنیّۃ المناسک)

(۱۸) عورت کا حج بدل مرد کرسکتا ہے اس طرح مرد کا حج بدل عورت کرسکتی ہے۔ البتہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر حج بدل کا سفر نہ کرے۔

حج کی وصیت کرنا:

جس شخص پر حج فرض ہوگیا اور ادا نہیں کیا اور موت آنے لگے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے مال سے حج کرانے کی وصیت کرے۔ اگر وصیت کیے بغیر مر گیا تو گناہ گار ہوگا۔ لیکن اگر حج فرض کے لیے روانہ ہوگیا اور راستے میں موت آ گئی تو وصیت کرنا واجب نہیں۔

وصیت تہائی مال میں نافذ ہوتی ہے۔ اگر میّت پر قرض ہے تو قرض کی ادائیگی کے بعد جو مال بچے اس کے ۱/۳ میں حج بدل کی وصیت اور دیگر وصیتیں نافذ ہوں گی۔ اگر بالغ وارث اپنی خوشی سے تہائی مال سے زیادہ دے دیں تو بھی جائز ہے۔

اگر تہائی مال میں حج بدل کی گنجائش نہ ہو اور بالغ ورثا اپنی طرف سے مزید مال دینے کو راضی نہ ہوں تو جس جگہ سے تہائی مال سے حج کیا جاسکتا ہے وہاں سے کسی کو حج بدل کے لیے بھیجا جائے۔حج بدل کرنے والے کو حج افراد کرنا چاہیے کیونکہ اس میں قربانی نہیں ہے۔

حج فوت ہونا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا وقوف عرفہ فوت ہوگیا اس کا حج فوت ہوگیا تو اب اسے چاہیے عمرہ کر کے احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کرے۔ (دارقطنی)

جس شخص کا حج فوت ہوجائے تو اس پر حج کے باقی افعال ساقط ہو جائیں گے اسے چاہیے کہ عمرہ کر کے احرام کھول دے اور آئندہ سال حج کی قضا کرے اگر مفرد یا متمتع ہے تو ایک عمرہ کر کے اور اگر قارن ہےتو اس کی دوصورتیں ہیں(۱) اگر عمرہ کر چکا تھا یعنی ایک طواف اور ایک سعی تو اب اسے ایک طواف اور ایک سعی کر کے حلق یا قصر کرنا ہو گا(۲) اگر عمرہ نہیں کیا تھا تو وہ پہلے عمرے کا ایک طواف اور سعی کرے گا پھر ایک اور طواف اور سعی کر کے حلق یا قصر کرے گا اور آئندہ سال اسے حج کی قضا کرنی ہو گی البتہ کوئی دم یا کفارہ ایسی صورت میں لازم نہیں نہ ہی حج کی قربانی اس پر ہے اور نہ ہی طواف وداع۔ (شرح لباب المناسک)

حج وعمرہ فاسد ہو جانا

وقوف عرفہ سے پہلے اگر کسی نے احرام کی حالت میں جماع کیا قصداً یا بھول کر حج فاسد ہو جائے گا اگر میاں بیوی دونوں احرام میں تھے تو دونوں پر ایک ایک دم (بکری ذبح کرنا) واجب ہوگا۔مگر پھر بھی افعال حج پورے کرنا ہوں گے اور احرام کی ممنوعات سے بچنا ہوگا ورنہ کفارہ دینا ہوگا۔اس فاسد حج کی قضا فی الفور واجب ہے یعنی آئندہ سال میں اس کی قضا کرے اور اس سے زیادہ تاخیر نہ کرے۔ حج اگرچہ نفل ہی ہو تب بھی قضا کرنی

پڑے گی۔ ہر عبادت اگرچہ وہ نفل ہی ہو شروع کر لینے کے بعد اسے مکمل کرنا واجب ہے۔رسول پاک ﷺ نے فرمایا: حج عرفہ ہے جس نے مزدلفہ کی رات میں طلوع فجر سے قبل وقوف عرفہ پالیا اس نے حج پالیا۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

عمرہ میں طواف کے چار شوط سے پہلے جماع مفسد ہے بعد چار شوط کے نہیں عمرہ فاسد ہو جائے تو اس کو بھی پورا کریں اور ایک دم دیں اور اس کی قضا کریں۔

احصار (حج سے رُک جانا)

احصار کے لغوی معنی ہیں روکنا، منع کرنا، باز رکھنا۔ اصطلاح فقہ میں احصار یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر وہ حج یا عمرہ کرنے سے روک دیا جائے ایسے شخص کو محصر کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

"اگر حج اور عمرہ سے تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے کرو اور اپنے سر نہ منڈواؤ اور جب تک قربانی اپنی جگہ (حرم) میں نہ پہنچ جائے۔" (البقرۃ:۱۹۶)

محصر پر واجب ہے وہ اس احصار کے بدلے حسب مقدور قربانی دے اس کو دَم احصار کہتے ہیں اس کے بعد وہ احرام ختم کرسکتا ہے۔

احصار کی چند صورتیں: احرام باندھنے کے بعد روکے جانے کی بہت سی صورتیں ہوسکتی ہی

(۱) راہ کا پُر امن نہ ہونا۔ (۲) مرض لاحق ہوجانا (۳) احرام باندھنے کے بعد عورت کے ہمراہ کوئی محرم نہ رہے بیمار ہوجائے یا وفات پاجائے۔ (۴) سفر حج کا خرچ نہ رہے کم پڑ جائے یا چوری ہوجائے۔ (۵) عورت نے شوہر کی اجازت کے بغیر احرام باندھا ہو اور احرام باندھ لینے کے بعد شوہر منع کردے۔ ان تمام صورتوں میں احرام باندھنے والا محصر ہوجائے گا۔

احصار کے مسائل: احصار کی صورت میں محصر حسب حیثیت اونٹ، گائے، بکری جو بھی

میسر ہو خرید کر حرم بھیج دے یا قیمت بھیج دے کہ اس کی طرف سے قربانی کردی جائے۔

احصار کی قربانی واجب ہے جب تک قربانی نہ ہو جائے محصر احرام ختم نہ کرے۔

عمرے یا حج اِفراد سے روکا گیا ہو تو ایک قربانی اور قران یا تمتع سے روکا گیا ہو تو دو قربانیاں بھیجے۔

احکام جنایات (جرم اور کفارے)

جنایت سے مراد ایسا کام کرنا ہے جو حرم میں ہونے کی وجہ سے یا احرام باندھ لینے کی وجہ سے حرام ہو کر گناہ کے زمرہ میں شامل ہو جائے، جنایت کی جمع جنایات ہیں۔ جنایات کی دو قسم ہیں **(الف)** **جنایات احرام** **(ب)** **جنایات حرم**

جنایت کے ارتکاب کی وجہ سے شریعت نے جو کفارے اور جزا مقرر کی ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ **بدنہ**: بدنہ سے مراد پورے گائے یا اونٹ ذبح کر کے صدقہ کرنا ہے۔

۲۔ **دم**: سے مراد جانور ذبح کرنا ہے جو پوری بکری یا بھیڑ (جو ایک سال کی) ہو یا اونٹ، گائے وغیرہ کا ساتواں حصہ ہے۔ (ان جانوروں کے بھی وہی احکام وشرائط ہیں جو قربانی کے جانوروں کے لئے ہیں۔)

۳۔ **صدقہ**: اس سے مراد صدقہ فطر یعنی ایک صاع جو یا کشمش یا نصف صاع گندم یا ان کی قیمت دی جائے۔ (نصف صاع تقریباً پونے ۲ کلو بعض فقہاء کے مطابق ڈھائی کلو کے برابر ہوتا ہے)۔ کچھ صدقہ دینے کا حکم ہو تو وہاں مٹھی بھر گندم دینا یا قیمت دینا مراد ہے۔

۴۔ **قیمت**: بحالت احرام یا حدود حرم میں خشکی کے جنگلی جانوروں کے شکار وغیرہ کرنے سے اس جانور کی قیمت دینا واجب ہے۔

☆ جنایت قصداً کرے یا بھول کر، سوتے میں کرے یا جاگتے میں کرے، خوشی سے کرے یا کسی کی زبردستی سے، وغیرہ سب صورتوں میں جزاء واجب ہوتی

ہے۔جنایت قصداً کرنا سخت گناہ ہے اگر جنایت ہو جائے تو توبہ بھی کریں اور جزا بھی دیں۔

☆ بدنہ یا دم واجب ہوتو اسے حدودحرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اور جو صدقہ واجب ہے اس کی ادائیگی کے لیے حدودحرم شرط نہیں، دوسری جگہ بھی فقراء کو دیا جا سکتا ہے۔

☆ دم جنایت جنایت کا تمام گوشت غریبوں اور فقراء میں تقسیم کیا جائے۔

☆ احرام کی جنایت میں قارن پر دو کفارے واجب ہوں گے کیونکہ اس کے دو احرام ہیں ایک حج کا دوسرا عمرے کا احرام کی جنایتوں پر دو کفارے اور بلااحرام میقات سے گزرنے پر ایک کفارہ ہے اس کے علاوہ حج اور عمرے کی باقی جنایتوں میں قارن پر ایک کفارہ ہو گا۔

جنایات احرام

وہ جنایات جن میں بدنہ (یعنی اونٹ یا گائے کی قربانی) واجب ہے:

صرف دوصورتوں میں سالم اونٹ یا سالم گائے کی قربانی واجب ہے۔

(۱) طواف زیارت اگر کوئی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں کر لے تو گائے یا اونٹ کی قربانی واجب ہوگئی۔

(۲) وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت اور حلق یا تقصیر سے پہلے اگر مباشرت کر لی تو اونٹ یا گائے کی قربانی واجب ہے۔

وہ جنایات جن میں دم (یعنی بکری یا بھیڑ کی قربانی) واجب ہے:

طواف کے واجبات میں سے کوئی بھی ترک کر دیا جائے تو ایک دَم واجب ہے۔ ممنوعات احرام سے بچنا بھی طواف کے واجبات میں سے ہے۔ ان میں سے بعض ممنوعات جن کا تعلق وجوبِ دَم سے ہے ۔ ان کے مسائل پیش خدمت ہیں

(۱) اگر زیادہ خوشبو کا استعمال کیا تو ایک دَم واجب ہے اور اگر تھوڑی خوشبو استعمال کی

لیکن جسم کے کسی بڑے عضو پر مثلاً سر، ہاتھ، پیر وغیرہ پر ملی تب بھی دَم واجب ہے۔

(۲) اگر ایک ہی **مجلس** میں پورے بدن پر خوشبو لگائی تو ایک ہی دَم واجب ہے اور اگر مختلف **مجلسوں** میں پورے بدن پر لگائی تو ہر مرتبہ کے عوض دَم واجب ہوگا۔

(۳) خوشبو لگانے کے بعد قربانی تو کرلی لیکن خوشبو زائل نہیں کی تو پھر دم دینا ہوگا۔

(۴) خوشبو دار **لباس** پہنا اور دن بھر پہنے رہا تو ایک دَم واجب ہوگا۔

احرام کی حالت میں خوشبو چھونا یا سونگھنا یا خوشبودار میوہ وغیرہ کو سونگھنا مکروہ ہے۔کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ۔ پکی ہوئی چیزیں پلاؤ بریانی جن میں زعفران الائچی وغیرہ ڈالی جاتی ہے ان کا کھانا جائز ہے۔

(۵) **رقیق مہندی** سر، داڑھی یا ہاتھ پیر میں لگائی تو ایک دَم واجب ہوگا۔

(۶) **سلے ہوئے کپڑے** پہننے میں دَم واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایک دن یا ایک رات پہنے رہے، اس سے کم وقت پہننے سے دَم واجب نہ ہوگا بلکہ صرف صدقہ واجب ہوگا، اسی طرح یہ بھی شرط ہے کہ سلے ہوئے کپڑے کو رواج کے مطابق پہنے اگر کوئی اپنا کرتہ یا شیروانی یونہی کندھے پر ڈال لے اور ہاتھ آستینوں میں نہ ڈالے تو کوئی جنایت نہیں ہے۔

(۷) اگر **طواف قدوم** و**طواف وداع طواف عمرہ** و**طواف نفل** ناپاک حالت میں کیا تو دم واجب ہے۔ اگر کامل طہارت کے ساتھ ان کا اعادہ (دوبارہ) کرلیا تو کفارہ ساقط ہوجائے گا۔

(۸) **طواف زیارت**، **طواف عمرہ** بے وضو کرنے سے دَم واجب ہے اگر وضو کرکے طواف دوبارہ کرلیا تو کفارہ ساقط ہوجائے گا۔

(۹) **طوافِ زیارت** کے زیادہ سے زیادہ تین شوط ترک کردینے سے دَم واجب ہے اور اگر تین شوط سے زیادہ ترک کردیے تو پھر دَم سے اس کی تلافی نہ ہوگی بلکہ دوبارہ طواف

زیارت کرنا ہوگا۔

(۱۰) **واجباتِ حج** میں سے کوئی واجب ترک کردیا جائے تو دَم واجب ہے۔

(۱۱) مفرد: **حلق یا تقصیر** یا **طوافِ زیارت** دسویں ذی الحجہ کے بعد کرے تو دَم واجب ہوگا۔

(۱۲) قارن قربانی سے پہلے یا رمی سے پہلے حلق کرالے تو ایک دَم واجب ہوگا۔

وہ جنایات جن میں صرف صدقہ واجب ہے:

(۱) **خوشبو** کا استعمال اس مقدار میں کیا جائے جس سے دَم واجب نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں صدقہ واجب ہوگا، مثلاً ایک عضو سے کم میں خوشبو لگائی یا لباس میں ایک بالشت مربع سے کم جگہ میں لگائی یا زیادہ لگائی لیکن لباس کو پورے ایک دن یا پوری ایک رات استعمال نہیں کیا۔

(۲) **سلا ہوا لباس** ایک دن یا ایک رات سے کم پہنایا اتنے ہی وقت کے لیے سر ڈھانک لیا تو ایک صدقہ واجب ہوگا اور اگر معمولی سے وقت کے لیے سر ڈھانکا یا سلا ہوا کپڑا پہنا مثلاً ایک گھنٹے سے بھی کم تو ایک مٹھی آٹا دینا کافی ہے۔

عورت کے چہرے کو کپڑا لگنا اگر کپڑا لگتے ہیں فوراً ہٹا لیا تو کچھ لازم نہیں اگر کچھ دیر کے لیے لگا رہا البتہ ایک گھنٹے سے کم وقت لگا رہا تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔عورت نے ایک دن رات پورا چہرہ یا چوتھائی **چہرہ ڈھانکا** تو ایک دم واجب ہے اگر چوتھائی حصے سے کم ڈھانکا یا ایک دن یا رات سے کم ڈھانکا تو صدقہ واجب ہے

(۳) **طوافِ قدوم** یا **طوافِ وداع** یا اور کوئی **نفلی طواف** بے وضو کرنے سے ایک صدقہ واجب ہوگا۔

(۴) **طوافِ قدوم** یا **طوافِ وداع** کے تین یا تین سے کم شوط ترک کردیے تو ہر شوط کے

عوض ایک صدقہ واجب ہوگا۔

(۵)سعی بلا عذر سعی کے تین یا اس سے کم چکر چل کر نہ کیے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقہ لازم ہوگا۔اگر پیدل اعادہ کرلیا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا۔

(۶) رمی ایک دن میں جس قدر رمی واجب ہیں ان میں سے آدھی سے کم ترک کردے مثلاً ۱۰ ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی سات رمی واجب ہیں، ان میں سے کوئی شخص تین رمی ترک کردے تو ہر کنکری کے بدلے میں ایک صدقہ واجب ہوگا۔

(۷) اگر احرام کھولنے کا وقت نہیں آیا تو کسی دوسرے شخص کے سر یا گردن کے بال بنا دیے، چاہے یہ دوسرا شخص محرم ہو یا غیر محرم صدقہ واجب ہوگا۔

(۸) ناخن کاٹنا پانچ ناخن کٹوائے یا پانچ سے زیادہ لیکن کسی ایک ہاتھ پیر کے نہیں بلکہ متفرق طور سے کٹوائے تو ایک صدقہ واجب ہوگا۔

جنایاتِ حرم

حرم کی خودرُو گھاس، درخت، پودے وغیرہ کا کاٹنا یا اکھاڑنا جنایت ہے۔اگر کسی کی ملکیت نہ ہوں تو ان کی قیمت راہ خدا میں خرچ کردی جائے۔اگر کسی کی ملکیت ہوں تو دگنی قیمت ادا کرنا واجب ہے۔یعنی صدقہ بھی دینا ہے اور مالک کو قیمت بھی ادا کرنی ہے۔البتہ اذخر(ایک قسم کی خوشبودار گھاس) کو کاٹنے یا اکھاڑنے کی اجازت ہے۔حرم کے شکار کا قتل بھی جنایت ہے۔ قتل کرنے والے کو اس کا تاوان دینا ہوگا۔حرم کے پرندے کے انڈے توڑنا، بھون کر کھانا جنایت ہیں۔ٹڈیاں اور جوئیں مارنا بھی جنایت ہے۔جوئیں یا ٹڈی تین سے زیادہ ماریں یا کسی کو مارنے کا حکم دیں تو ایک صدقہ فطر واجب ہوگا۔اور تین یا تین سے کم ماریں تو جو چاہے صدقہ دیں۔ پالتو جانور کے مارنے کی جزا واجب نہیں ہوتی مثلاً کوئی شخص اپنی پالتو بکری، گائے، اونٹ، مرغی ماردے تو اس پر جزا واجب نہیں۔صرف وحشی جانوروں کا شکار کرنے پر جزا واجب ہوتی ہے۔جن جانوروں کا گوشت حلال نہیں وہ چاہے کتنے ہی بڑے ہوں ان کی جزا ایک بکری

ہے۔ حرم کے درخت سے مسواک بنانا جائز نہیں۔ حرم سے باہر حلق یا قصر کرانا بھی جنایت ہے۔ ایسا کرنے سے ایک دم واجب ہوگا۔

دَم اور صدقہ ادا کرنے کے اصول:

(۱) اگر ایک ہی صدقے کی قیمت یا چند واجب صدقات کی قیمت ایک قربانی کے برابر ہوجائے چاہے قربانی کے جانور ارزاں ہونے کی وجہ سے ہو یا چند صدقات کی قیمت اتنی ہوجائے کہ قربانی کے برابر ہوجائے تو اس قیمت میں سے اتنی رقم کم کرلینا چاہیے کہ بقیہ رقم قربانی کی قیمت سے کم رہ جائے۔

(۲) حج کے واجبات میں سے کوئی واجب اگر کسی عذر (مثلاً بخار، زخم، سر میں درد وغیرہ) کے بغیر ترک کیا جائے تو قربانی واجب ہے اور اگر عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے تو نہ دَم واجب ہے اور نہ صدقہ۔ عذر کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت رہے۔

(۳) احرام کی حالت میں جو کام ممنوع ہیں ان کو کرلینے سے بعض صورتوں میں دَم واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں صدقہ۔ (جیسا کہ جنایات کی اقسام سے واضح ہے) دَم واجب ہونے کی صورت میں یہ بھی اختیار ہے کہ دَم کی بجائے چھ مسکینوں کو صدقہ یا اس کی قیمت دے دی جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ جب اور جہاں چاہے صرف تین روزے رکھ لے۔

صدقہ واجب ہونے کی صورت میں اختیار ہے کہ صدقے کے بجائے ایک روزہ رکھ لے۔

مدینہ منورہ کی حاضری

مکہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ تقریباً ۴۴۰ کلومیٹر ہے۔ مکہ معظّمہ کی طرح مدینہ منورہ بھی حرمت اور برکت والا شہر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عیر اور ثور (دو پہاڑ) کے درمیان مدینہ حرمت والا شہر ہے۔ (بخاری ومسلم) یہاں رسول اللہ ﷺ کا روضہ مبارک ہے۔ اگرچہ مدینہ

منورہ کا سفر حج کی عبادت میں شامل نہیں مگر مدینہ منورہ کی زیارت ایک بہت بڑی سعادت ہے ۔ لہٰذا جب مدینہ منورہ کا سفر کریں تو آپ ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت کریں۔ مدینہ میں نبی ﷺ کی سنتوں پر عمل کریں اور درود کثرت سے پڑھیں۔

مسجد نبوی کی فضیلت

اس مسجد کی تعمیر نبی اکرم ﷺ نے خود اپنے ہاتھوں سے فرمائی اور برسوں اس میں نمازیں پڑھائی ہیں۔ • حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجہ بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کا ملتا ہے جبکہ محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کا اور جامع مسجد میں پچاس نمازوں کا اور مسجد اقصیٰ میں پچاس ہزار نمازوں کا اور میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں پچاس ہزار نمازوں کا اور مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ)

• حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے کہ اس سے کوئی نماز فوت نہ ہو تو اللہ کے ہاں اس کے لیے جہنم کے عذاب اور نفاق سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ (مسند امام احمد، ترغیب)

• حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی (میری وفات کے بعد) گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (مشکوٰۃ، طبرانی، بیہقی)

• آپ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہیں کی اس نے میرے ساتھ جفا (بے وفائی) کی۔ (دارقطنی، ابن عدی، ابن حبان)

مسجد نبوی اور روضہ اقدس کی زیارت

مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے بعد اپنا سامان قیام گاہ پر رکھ کر غسل کرلیں ورنہ وضو کرلیں، صاف ستھرا لباس پہن لیں، خوشبو لگائیں، نہایت ادب و احترام سے درود پڑھتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف چلیں۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں قدم رکھیں اور مسجد میں داخل ہوکر یہ دعا پڑھ لیں اور مستحب ہے کہ اعتکاف کی بھی نیت کرلیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ ؕ

مرد ریاض الجنۃ یا مسجد نبوی کے کسی بھی حصہ میں اور خواتین مسجد میں اپنی جگہ پر تحیۃ المسجد کے دو رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا افضل ہے۔ اگر جماعت کھڑی ہو تو بغیر تحیۃ المسجد پڑھے جماعت میں شامل ہوجائیں۔

ریاض الجنۃ

ریاض الجنۃ وہ جگہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

روضہ مبارک اور ممبر کا درمیانی حصہ ریاض الجنۃ ہے۔ یہاں دو رکعت شکرانے کے نفل پڑھیں اور دعا کریں۔

ریاض الجنۃ کے ساتھ روضہ اقدس ہے جہاں آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ روضہ اقدس کی جالیوں میں تین سوراخ ہیں جو اس مقدس روضہ مبارک میں تین قبور مبارک کی نشاندہی کرتے ہیں نبی ﷺ کی قبر مبارک، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک حضور ﷺ کے سینہ مبارک کے برابر ہے اور

حضرت عمرؓ کا سر مبارک حضرت صدیق اکبرؓ کے سینہ کے برابر ہے۔

صلوۃ وسلام کا طریقہ:

روضہ مبارک پر حاضری کے لیے خشوع وخضوع ادب واحترام کے ساتھ روضہ اقدس کی طرف چلیں اور جالیوں کے سامنے پہلے بڑے سوراخ والی جگہ پر رسول ﷺ کی قبر مبارک ہے۔اس سوراخ کے آگے چند قدم کے فاصلہ سے کھڑے ہوجائیں اور نظریں جھکالیں۔ درود اور سلام درمیانی آواز سے اس طرح پیش کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَحْبُوْبَ اللهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَۃُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپؐ پر درود سلام ہو اے اللہ کے نبی ﷺ آپؐ پر درود سلام ہو اے اللہ کے حبیب آپؐ پر درود سلام اے اللہ محبوب آپؐ پر درود سلام ہو اے سب مخلوق میں افضل آپؐ پر درودسلام ہواے خاتم النبین آپؐ پر درود سلام ہواے نبی آپؐ پر درود سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔

اس کے علاوہ کوئی بھی درود پڑھیں بہتر ہے نماز والادرود (درود ابراہیمی) پڑھیں۔

اس کے بعد حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست کریں اور تین بار یہ کہیں

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

ترجمہ: ''یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی شفاعت کا سوالی ہوں۔''

اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر یوں سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ نِالصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ

ترجمہ سلام ہو آپ پر اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ سردار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَنَا عُمَرَ الْفَارُوْقُ رضی اللہ عنہ

سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

پھر دونوں چھوٹے گول سوراخوں کے درمیان کھڑے ہو کر دونوں خلفاء پر مشترکہ یوں سلام پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُشِيْرَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا رَفِيْقَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیروں مشیروں اور رفیقوں آپ دونوں پر سلام ہو۔

دونوں پر اکٹھا سلام پڑھنے کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہہ مبارک کے سامنے با ادب کھڑے ہو کر ایک بار یہ آیت تلاوت کریں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (سورہ احزاب:۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔"

اس کے بعد ۷۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

روایت ہے اگر کوئی شخص ایک بار اوپر لکھی ہوئی آیت تلاوت کرے اور ستر (۷۰) مرتبہ اوپر لکھا ہوا درود شریف پڑھے تو فرشتہ پکارے گا اس کی حاجتیں پوری کی جائیں۔ (بیہقی)

دعا: اس کے بعد مسجد نبوی میں کسی ایسی جگہ چلے جائیں کہ قبلہ رو ہوکر اللہ تعالیٰ سے خوب دعا کریں۔

نوٹ یہاں درود اور سلام کی کوئی حد مقرر نہیں جتنا پڑھنا چاہیے پڑھیں مگر زیادہ ہجوم ہوتے ہوئے قبر مبارک کے سامنے سے گزرتے ہوئے درود پڑھیں تا کہ دوسرے لوگوں کو بھی موقع مل سکے۔ خواتین کے لیے روضہ مبارک پر سلام پڑھنے کے اوقات معین ہیں ورنہ وہ مسجد میں اپنی جگہ پر ہی درود سلام پڑھیں۔

ستون ہائے مبارک

ریاض الجنۃ میں بعض ستون بہت مشہور ہیں اور فضیلت کے اعتبار سے بڑے اہم ہیں۔ ان ستونوں کے قریب نوافل اور نماز پڑھنا بڑی برکت کا ذریعہ ہے۔ ستونوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے

(۱) اسطوانۂ حنّانہ: اس ستون کی جگہ کھجور کا ایک تنا تھا۔ آپ ﷺ اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے لیے جب منبر تیار ہوا تو فراق اور جدائی میں یہ تنا آہ و بکا کرنے لگا۔ حضور ﷺ نے اس پر دست شفقت رکھا تو اس نے رونا بند کر دیا۔

(۲) اسطوانۂ عائشہ: حضور ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اس ستون کے پاس ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر میں اس کو ظاہر کردوں تو (وہاں اتنا ہجوم ہوجائے کہ) وہاں نماز پڑھنے کے لیے قرعے پڑنے لگیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ معلوم تھی اور آپ نے اپنے بھانجے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو بتائی تھی۔ جب دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو دیکھا تو وہ ستون سے ذرا دائیں ہٹ کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳) اسطوانہ ابی لبابہ رضی اللہ عنہ : ایک صحابی حضرت ابی لبابہ رضی اللہ عنہ جو جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انھوں نے اپنے آپ کو اس ستون سے باندھے رکھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نوافل ادا فرمایا کرتے تھے اور لوگوں کو قرآن سناتے تھے۔

(۴) اسطوانہ سریر : اس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں بستر بچھادیا جاتا اور پردہ لٹکا دیا جاتا۔

(۵) اسطوانہ وفود : آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے آنے والے وفود سے یہاں ملاقات فرماتے تھے۔

(۶) اسطوانہ تہجد: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تہجد کی نماز ادا کرتے تھے۔ یہ ستون روضہ مبارک کی جالیوں کے اندر آ گیا ہے۔

(۷) اسطوانہ جبریل علیہ السلام: یہاں جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ یہ ستون بھی روضہ مبارک کے اندر آ گیا ہے۔

(۸) چبوترہ اصحابِ صفہ رضی اللہ عنہ یہ زمین سے تقریباً دوفٹ اونچا چبوترا بنا ہوا ہے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن اور حدیث کی تعلیم کے علاوہ دیگر علوم وفنون سے بھی آراستہ کرتے تھے۔

اگر موقع ملے تو ان جگہ پر نوافل پڑھیں، تلاوت کریں، دعائیں مانگیں۔

گنبد خضرا

یہ گنبد ۱۲۸۲ ہجری کے بعد تعمیر کیا گیا پہلے اس کا رنگ سفید تھا بعد میں سبز کروایا گیا تب سے اس کا نام گنبد خضرا (سبز) ہی پڑ گیا۔

مدینہ منورہ کے مقاماتِ فضیلت کی زیارت

مسجد قبا میں نماز

یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں ستھرے لوگ اللہ کو پیارے ہیں۔" (سورہ توبہ: 108)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد قبا میں دو رکعت نماز (نفل) ادا کی تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ ہر ہفتہ کو مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے۔ آپ ﷺ مسجد قبا کبھی سواری پر اور کبھی پیدل تشریف لے جاتے۔ (بخاری و مسلم) لہٰذا مسجد قبا میں جا کر نفل پڑھیں۔

جنت البقیع کی حاضری

مسجد نبوی کے قریب ہی مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان جنت البقیع ہے جہاں بے شمار صحابہؓ اور سلف صالحین آرام فرما ہیں۔ جن میں آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے اور صاحبزادیاں سوائے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن، اہل بیت اور چچا، پھوپھیاں اور حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں آپ ﷺ اکثر وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ جنت البقیع کی زیارت سنت ہے وہاں جا کر ایصال ثواب کریں اور وہاں حاضری کے موقع پر یوں سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَآ اَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعَ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ ط وَنَحْنُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ط اٰنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَرَّفَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

ترجمہ: ”سلام ہو تم پر اہل بقیع اے عالی بارگاہ والو! تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم انشاء اللہ آپ سے ملنے والے ہیں۔ خوشخبری حاصل کرو کہ قیامت آنے والی ہے۔ نہیں شک اس میں اور بلاشبہ اللہ زندہ کر کے اٹھائے گا قبر والوں کو۔ مانوس بنالیا اللہ تعالیٰ نے تم کو اور معزز فرمایا اس قول کے ساتھ کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

شہدائے اُحد کی زیارت

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران احد پہاڑ کی طرف بھی جائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا ”یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“ (بخاری)

یہاں ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ ان شہداء کے مزارات ایک احاطہ میں موجود ہیں وہاں جا کر انہیں بھی ایصال ثواب یعنی سورہ فاتحہ اور قرآن کی کچھ سورتیں پڑھ کر ان شہداء کی ارواح کو ثواب پہنچائیں۔

مدینہ منورہ سے وطن واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو مسجد نبوی میں دو رکعت نفل پڑھیں پھر روضہ اقدس پر سلام عرض کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ حاضری کی توفیق عطا فرمائے اور عافیت و سلامتی سے وطن واپس پہنچائے سفر کی دعائیں پڑھ لیں مستحب ہے اپنے گھر پہنچ کر پہلے مرد مسجد میں یا اپنے گھر میں اور خواتین اپنے گھر میں دو رکعت نفل پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

سفر کی دعائیں

گھر سے نکلتے وقت کی دعا: آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو

پڑھے تو اس کو (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو ضرر اور نقصان سے محفوظ رہے گا اور ان کلمات کو سن کر شیطان مردود وہاں سے ہٹ جاتا ہے یعنی اس کے بہکانے اور ایذا دینے سے وہ محفوظ رہتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (میں اللہ کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (ترمذی)

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا: رسول ﷺ گھر میں داخل ہوتے وقت اسلام علیکم کہتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔

(اے اللہ گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔) (ابوداؤد)

جب سوار ہونے لگے: جب سواری پر سوار ہونے لگیں تو پائیدان پر قدم رکھیں تو بِسْمِ اللّٰهِ کہیں اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھیں تو پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہیں پھر یہ آیت پڑھیں

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ (سورۃ الزخرف: ۱۴۔۱۳)

ترجمہ۔ ”اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلا شبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔“

اس کے بعد تین بار **الحمد للہ** اور تین بار **اللہ اکبر** کہے، اور پھر یہ دعا پڑھے:

سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔ (اے خدا تو پاک ہے بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے، کیونکہ تو ہی گناہ بخشتا ہے) (ترمذی)

اترتے چڑھتے تکبیر وتسبیح: جب اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہیں اور جب نشیب ہو تو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا چاہیے۔ (بخاری،نسائی، ابوداؤد)

کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کی دعا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس دعا کو پڑھے گا وہ غرق ہونے سے بچا رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ O (سورۃ ہود آیت 41اور سورۃ الزمر آیت 67) (طبرانی ، ابن السنی) ترجمہ

:اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے ۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیے ویسی قدر نہیں کی ۔

سفر میں خوشحالی کی دعا: آپ ﷺ نے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ سفر میں جاؤ تو اپنے سب رفقا سے زیادہ خوشحالی ہو اور با مراد ہو اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے عرض کیا جی ہاں تو فرمایا کہ سفر میں ان پانچ سورتوں کو پڑھو۔ سورۃ کافرون، سورۃ نصر ، سورۃ اخلاص ،سورۃ فلق اور سورۃ الناس ۔ ہر سورۃ کو بسم اللہ سے شروع کرو اور سورۃ الناس کے ختم پر بھی بسم اللہ پڑھی جائے اس طرح بسم اللہ چھ مرتبہ پڑھی جائے گی۔حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ایسا کیا تو میں بہت مال دار ہو گیا۔ (مسند ابی یعلی)

منزل پر اترنے کے بعد پڑھنے والی دعا: رسول پاک ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ کسی منزل پر اتریں تو یہ دعا پڑھ لیں وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط ۔ (ترجمہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں)۔ (مسلم)

بازار میں داخل ہونے کی دعا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہو تو وہ یہ دعا پڑھے پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ہزار برائیاں دور فرماتا ہے اور ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے

جنت میں گھر تیار کرتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں، نیکی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔) (ترمذی)

مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھیں اور مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (ترجمہ: یا الٰہی! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔) (مسلم) مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالیں اور یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔) (مسلم)

صبح و شام کی مسنون دعائیں

ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لیے: آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھے وہ ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد)

سید الاستغفار (سب سے جامع دعائے مغفرت): حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ سید الاستغفار پڑھے اور پھر اسی دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور رات کو یہ استغفار پڑھے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَا غْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ (بخاری)

ترجمہ:اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری دی ہوئی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں۔

دین و دنیا کے غم دور کرنے کی دعا: حضرت ابو داوٗد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح و شام سات بار سورۃ توبہ کی یہ آیت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے تمام فکر و غم دور کر دیتا ہے ۔ (سنن ابوداوٗد۔سورۃ توبہ آخری آیت)

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ (میرے لیے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے)

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ط (ابوداوٗد)

ترجمہ:۔اے زندہ اے قائم رہنے والے میں آپ کی رحمت کا امیدوار ہوں۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

ہر بلا سے حفاظت کی دعا: آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کو یہ دعا پڑھ لی وہ دن بھر ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور جس نے شام کو یہ دعا پڑھ لی وہ صبح تک بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ (ابو داوٗد، نسائی)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءُ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۔ ترجمہ:اللہ ہر برائی سے پاک ہے اور اسی کے لئے حمد وثناء ہے اور طاقت وقوت بھی بس اسی کی ہے (اس لئے) جو اللہ نے چاہا وہ ہوگا۔اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوگا، میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ بڑی قدرت والا ہے بے شک اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

آفات وبلیّات سے حفاظت کی دعا (سورۃ مومن کی پہلی تین آیات): رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۃ مومن کی ابتدائی آیات اور آیۃ الکرسی پڑھ لے تو شام تک آفات وبلاؤں سے محفوظ رہے گا اور جو شخص شام کے وقت پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا۔ (مسند احمد، ترمذی)

حٰمٓ ۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۙ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ

ترجمہ: حٰم یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، ہر چیز کا جاننے والا ہے، گناہوں کا بخشنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، سخت سزا دینے والا ہے، صاحب قدرت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف جانا ہے۔

دعائیں برائے حاجات

ہر مشکل کو دور کرنے کے لیے یہ پڑھنا مجرب ہے۔ علماء کرام مشائخ نے فرمایا ہے اس آیت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھا جائے اور جو دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔ فکر و پریشانی کے وقت اور مصائب کے وقت اس کا پڑھنا مجرب ہے۔ (معارف القرآن) بعض علماء نے اسے پریشانیوں کے حل کے لیے پانچ سو مرتبہ یا چارسو پچاس مرتبہ پڑھنا ارشاد فرمایا ہے۔ اول وآخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۭ (ترمذی)

ترجمہ:۔ کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ بہتر کارساز ہے (سورۃ آل عمران)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا پڑھی تھی لہٰذا جو مسلمان اس کو پڑھ کر جو بھی دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی)

۱۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (سورۃ انبیاء آیت ۸۷)

ترجمہ:۔اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔

بزرگان دین نے اس کے پڑھنے کے مختلف طریقے بتائے ہیں۔

(۱)بعد نماز عشاء جو کوئی اس آیت کریمہ کو ۱۱۱ مرتبہ اول آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنی حاجات کی دعا کرے گا تو انشاء اللہ پوری ہوں گی۔(۲)تہجد کے وقت یا عشاء کی نماز کے بعد جو کوئی باوضو دوسو(۲۰۰) بار چند دن یہ دعا پڑھے گا تو انشاءاللہ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

جسم، آنکھ اور کان کی عافیت کی دعا: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو روزانہ صبح و شام یہ کلمات پڑھتے دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب رکھتا ہوں کہ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کروں۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ۔اے اللہ میرے جسم کو عافیت (تندرستی) دے اے اللہ میری سماعت کو عافیت دے۔اے اللہ میری نظر کو قائم رکھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔(ابوداؤد)

ستر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت (سورۃ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت): حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت تعوذ اور سورۃ حشر کے آخری تین آیتوں کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے دن میں ہونے والے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اگر اسے اسی دن موت آجائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص ان آیات کو شام کے وقت پڑھتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (تین بار پڑھ کر پھر یہ آیات ایک بار پڑھیں) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورہ حشر)

نقصانات سے بچاؤ کی دعا: حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد سے سنا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ روزانہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو اسے کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہوگا اور جو شخص شام کو پڑھے تو صبح تک اس پر کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو صبح کو پڑھے وہ شام تک محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع اس کے نام کے سبب زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔) (ترمذی) تین مرتبہ پڑھیں

ادائیگی قرض کی دعا: جب حضرت علیؓ سے ایک شخص نے اپنی مالی مجبوریوں کا ذکر کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ کلمات نہ بتا دوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے، اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادائیگی کا ذریعہ بنا دیگا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: اے اللہ، مجھے حلال کا رزق دے اور حرام سے بچا اور اپنے فضل کے ذریعے تو مجھے دوسروں سے بے نیاز کردے۔ (ترمذی)

ادائیگی قرض اور تفکرات دور کرنے کی دعا: حضرت ابوسعیدؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے بڑے بڑے تفکرات نے اور بڑے بڑے

قرضوں نے پکڑ لیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو میں ایسے الفاظ نہ بتا دوں جن کے کہنے سے اللہ تعالیٰ تمہارے تفکرات کو دور کر دے گا اور تمہیں قرض سے نجات دلوائے گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ضرور ارشاد فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صبح شام یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَ قَھْرِ الرِّجَالِ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر وغم سے اور پناہ چاہتا ہوں، ناتوانی اور سستی سے پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی اور بخل سے پناہ چاہتا ہوں میں قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔

توبہ و استغفار کی فضیلت و اہمیت

استغفار کے معنی معافی مانگنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ استغفار سے بہت خوش ہوتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ (ترمذی) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے اللہ اس کے رنج وغم وتنگی سے نجات دے کر ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے کہ جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد) گناہوں سے توبہ و استغفار کرنے کی وجہ سے آدمی ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا گناہ کیا ہی نہیں۔ (ابن ماجہ) جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اصرار کرنے والا (شمار) نہیں ہوتا اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے۔ (ابوداؤد) حضرت محمد ﷺ باوجود معصوم (گناہوں سے پاک) ہونے کے دن میں ستر (70) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتے تھے۔ (بخاری)

درج ذیل کلمات استغفار ہیں۔ روزانہ صبح و شام کم از کم سو بار (ایک تسبیح) کسی بھی

استغفار کی پڑھی جائے۔

۱-اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں (مسلم)

۲-اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ الَّذِیۡ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ترجمہ: میں بخشش چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی جو ہمیشہ زندہ رہے گا اور قائم رہے گا اور میں اسی کی طرف متوجہ ہوں۔(ابوداؤد، ترمذی)

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان الفاظ کے ساتھ توبہ و استغفار کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو۔

اگر کوئی فجر اور عصر کی نماز کے بعد تین یا پانچ مرتبہ صدق دل سے ان کلمات کو پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

۳-رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَتُبۡ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ

ترجمہ اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما کیونکہ بلا شبہ آپ ہی بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والے ہیں اور بہت رحم فرمانے والے ہیں۔(ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

نفل نمازوں کے اوقات اور فضیلت

اشراق، چاشت، زوال، اوابین، تہجد ان کے علاوہ تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور صلوٰۃ التسبیح وغیرہ نفل نمازیں ہیں۔

نماز اشراق: اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ یہ طلوع آفتاب سے تقریباً 20 منٹ بعد یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔ سورج نکلنے کے بعد کم وبیش ایک گھنٹے کے اندر یہ نماز پڑھ لینی چاہیے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی فجر کی نماز جماعت سے ادا کرے اور پھر وہیں بیٹھا ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ پھر طلوع آفتاب کے بعد دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے اس کو مقبول

حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے اور تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (ترمذی)

نماز چاشت: اس نماز کا وقت سورج میں گرمی پیدا ہونے سے لے کر زوال سے پہلے تک ہے۔ اس نماز کی رکعت کم از کم دو زیادہ سے بارہ اور اوسط آٹھ ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص چاشت کی نماز کی بارہ رکعت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی) ایک اور روایت ہے کہ مفلسی اور نماز چاشت اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ نماز چاشت رزق کو فراہم کرتی ہے اور فقر کو دور کرتی ہے۔

نماز اوّابین: رسول پاک ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کی نماز کے بعد کسی سے بات کیے بغیر چار رکعت نفل ادا کی اس کا درجہ علّیین میں بلند کیا جائے گا اور اس کو ثواب ملے گا جیسے کسی نے مسجد اقصیٰ کے اندر ذکر الٰہی کیا۔ مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد کم از کم چھ رکعت اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت پڑھیں اس کو اوابین کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھے تو اس کے لیے بارہ برس عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔ (ترمذی) ایک اور حدیث میں فرمایا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (طبرانی)

نماز تہجد: اس نماز کا وقت آدھی رات کے بعد صبح صادق تک ہے تہجد کے لیے افضل وقت اگر رات کے تین حصے کریں تو پچھلا حصہ ہے اس نماز کی کم از کم رکعت دو اوسط چار یا آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں۔ فرض نمازوں کے بعد سب سے زیادہ تہجد کی نماز کا ثواب ہے۔

تحیۃ الوضو تحیۃ المسجد وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں حدیث شریف میں اس کا بڑا ثواب آیا ہے۔ اس کی اول رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔ تحیۃ الوضو پڑھنے کا ثواب اس وقت تک ہے جب تک اعضا وضو کے پانی سے خشک نہ ہوں اسی طرح تحیۃ المسجد بھی پڑھنے کا بہت

ثواب ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہوتو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ (بخاری، مسلم)

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کے پڑھنے سے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس نماز کو آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کوسکھلایا تھا آپؐ نے فرمایا تھا اگر تمھارے گناہ کف سمندر کے برابر ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا اور فرمایا کہ اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھا کرو ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو اگر ہر ہفتہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں پڑھ لیا کرو اگر ہر مہینے نہ پڑھ سکو تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی وبیہقی)

یہ چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اول رکعت میں ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترجمہ:۔ اللہ پاک ہے اور اللہ تمام تعریفوں کے لائق ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر دس بار اسی کلمہ کو پڑھیں پھر رکوع کی تسبیح پڑھنے کے بعد دس بار اسی کلمہ کو پڑھے پھر قومہ میں دس بار سجدہ کی تسبیح پڑھ کر دس بار جلسہ میں دس بار دوسرے سجدے میں دس بار اس طرح ہر رکعت میں پچھتّر پچھتّر (75) بار پڑھے اس طرح چار رکعتوں میں کل تین سو بار یہ کلمے پڑھے جائیں گے اس کے پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ ثناء، سورہ فاتحہ اور کوئی بھی سورہ پڑھ کر پندرہ بار یہ کلمہ پڑھیں۔ باقی اوپر والے طریقے کے مطابق پڑھیں۔ دوسرے سجدے سے اٹھنے کے بعد بیٹھ کر دس بار اسی کلمے کو پڑھیں۔اس طریقے سے پچھتّر بار کی تسبیح پوری ہوجائے گی۔

اس نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ التکاثر دوسری میں والعصر

تیسری میں الکافرون اور چوتھی میں سورہ اخلاص پڑھنا مستحب ہے ایک اور روایت میں پہلی رکعت میں سورۃ الزلزال دوسری میں سورۃ العادیات تیسری میں سورہ النصر چوتھی میں سورہ اخلاص پڑھنا مستحب ہے ورنہ جو چاہیں پڑھیں۔ اس نماز کو ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے ویسے جب چاہے پڑھیں سوائے مکروہ اوقات کے۔ اگر اس نماز کی تسبیح میں کوئی بھول ہو جائے تو دوسرے بڑے رکن میں پڑھ لے مثلاً رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو قومہ میں نہ پڑھے بلکہ سجدہ میں بیس بار پڑھ لے اور اگر قیام میں بھول گیا تو رکوع میں پڑھ لے اول سجدہ میں بھول گیا تو دوسرے سجدہ میں پڑھ لے۔

تیسرا کلمہ تمجید کی فضیلت

تیسرے کلمے کی روزانہ صبح شام سو سو بار پڑھنا چاہیے اس کی بڑی فضیلت ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (ترجمہ:۔پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالی شان عظمت والا ہے۔)

اگر میں سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ○ کہوں تو مجھ کو یہ تمام دنیا کی دولت سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ چاروں کلمات اللہ کے محبوب ترین ہیں۔ (مسلم)

اس میں تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر چاروں اذکار شامل ہیں۔

نوافل سفر: سفر پر جانے سے پہلے اور آنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے نبی کریم ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔(بخاری) آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز اپنے پیچھے نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتیں ہیں۔ سفر کے دوران بھی اگر آدمی کسی مقام پر ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو یہ مستحب ہے وہاں پہلے دو رکعت نماز ادا کرلے۔ (شامی)

1

حجر اسود



2

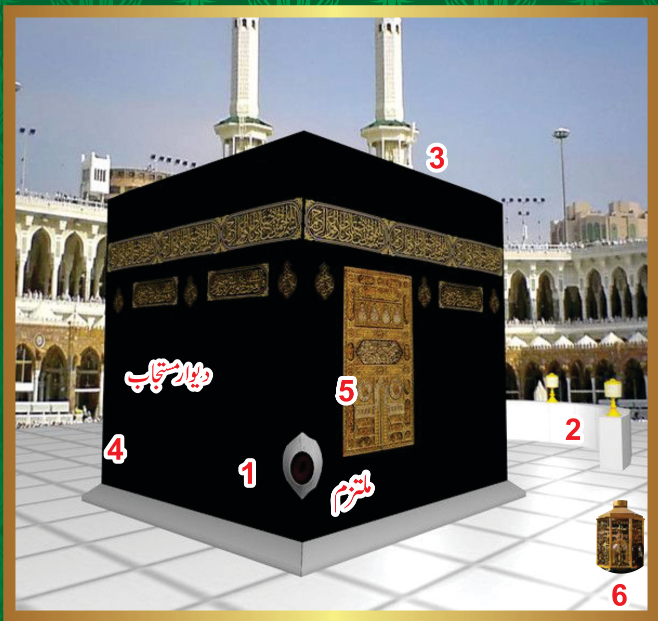
حطیم



3

میزاب رحمت







رکن یمانی

4



باب کعبہ

5



مقام ابراہیم

6